باسمہ تعالیٰ

وقال ربکم: ادعونی استجب لکم

یا ایھا الذین امنوا! اذکروا اللہ ذکراً کثیرا

ترجمہ

حصن حصین

بترتیب جدید

سوکر اٹھنے کے وقت سے لے کر سونے کے وقت تک کے تمام معمولاتِ زندگی اور پیدا ہونے سے پہلے سے لے کر مرنے کے بعد تک کے تمام حالات سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ادعیہ و اذکار اور ہدایات کا مستند مجموعہ

باضافہ حواشی و فوائد

از

مولینا محمد ادریس صاحب مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ کراچی

ناشران قرآن مجید و اسلامی مطبوعات

مطبوعہ

تاج آرٹ پریس، منگھو پیر روڈ، کراچی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ کراچی

۷۸۶

فہرست اذکار وادعیہ حصن حصین مع ترجمہ بطرز جدید

(تمام شد)

۷۸۶

عرضِ مؤلف اور مقصدِ تالیف

(۱) حصن حصین اور اس کا اُردو ترجمہ ہر دو طبع ہو چکے ہیں اور بآسانی دستیاب ہوتے ہیں اس کے باوجود اِس مجموعہ کی تالیف و اشاعت کا کیا مقصد ہے؟ یہ سوال ہر معقول آدمی کے ذہن میں پیدا ہونا چاہیئے علاوہ ازیں اگر مقصدِ تالیف کی جانب قارئین کے ذہن کو متوجہ نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ مؤلف کی کاوش و کاہش ضائع نہ ہو جائے (نعوذ باللہ منہ) اِس لئے عرض ہے کہ:-

حصن حصین مستند کتب حدیث سے جمع کردہ ادعیہ و اذکار و آیات پر مشتمل ایک معروف و مقبول کتاب ہے مصنفِ علّام امام محمد بن محمد بن محمد بن الجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ اتفاقاً اِس کتاب کی تالیف کے بعد ہی مشیّت الٰہی سے "تیموری فتنہ" کے زمانہ میں افواج تیمور کے نرغہ میں پھنس گئے ہیں (جس کا تذکرہ کتاب کے خطبہ میں آرہا ہے) اس ناگہانی مصیبت کے زمانہ میں اسی مسنون ادعیۂ و اذکار کے مجموعہ یعنی حصن حصین کے مسلسل ختم کی برکت سے انھوں نے اور تمام شہر کے مسلمانوں نے اس بلائے بے درمان سے رہائی پائی ہے اور تیموری فوجیں شہر کا محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں۔

اس لئے عام طور پر لوگ ایسی ہی ناگہانی بلاؤں، آفتوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہونے کے وقت حصن حصین کا ختم ایک "آزمودہ عمل" کے طور پر کرتے کراتے ہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی ہے تو خلوصِ نیّت کے ساتھ حصن حصین کا ختم کرنے والے ان مسنون ادعیہ و اذکار کی برکت سے "مستجاب الدعوات" مصنف کی دعا کی بدولت اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

لیکن مصنّف علیہ الرحمہ کا مقصد تو اِن ادعیہ و اذکار اور آیات کے جمع کرنے سے یہ تھا کہ لوگ رات دن کے مختلف اوقات میں ہر کام کے کرنے کے وقت جو دُعائیں، آیتیں اور اذکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے منقول ہیں وہ پڑھا کریں تاکہ اللہ جل شانہٗ کی یاد" شب و روز کے کاموں اور مشغلوں میں مصروف رہنے کے باوجود تازہ رہے۔ سردار دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی یہی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

كَانَ يَذْكُرُ اللهَ تَعَالىٰ فِيْ كُلِّ اَحْيَانِهٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

عام سطح سے بلند اہلِ علم کا طبقہ بھی عموماً حصن حصین کو ایسے ہی ادعیہ واذکار کی کتاب سمجھتا ہے، جیسے الحزب الاعظم، دلائل الخیرات، مناجات مقبول وغیرہ ادعیہ واذکار کی کتابیں ہیں، جو حضرات اَوراد و وظائف کے پابند ہیں وہ حصن حصین کو بھی روزانہ کسی مقررہ وقت میں بطور "وظیفہ" پڑھتے ہیں۔ اِسی لئے ہفتہ کے سات دنوں پر پوری کتاب تقسیم کرکے ہر دن کی ایک منزل قرار دی ہے اور چونکہ مصنّف علیہ الرحمہ نے مذکورہ بالا حادثہ میں جمعرات کے دن حصن حصین کا ختم کیا تھا اس لئے جمعرات سے ہی شروع کرتے ہیں۔ چنانچہ منزل اول پنجشنبہ (جمعرات) آغازِ کتاب سے "قبولِ دُعا پر شکر" تک ہے علیٰ ہٰذا القیاس۔

یہ روزانہ حصن حصین کا ورد رکھنے والے حضرات بھی رات یا دن کے کسی مقررہ حصہ (وقت) میں اِس دن کی منزل بطور وظیفہ پڑھتے ہیں، پھر دوسرے دن اُسی وقت دوسرے دن کی منزل پڑھتے ہیں۔ اِس میں شک نہیں کہ یہ "وِرد" یا "وظیفہ" ایک مستقل عبادت اور موجبِ اجر و ثواب ہے۔ اِس لئے کہ ذکر اللہ کسی بھی وقت ہو اور کسی بھی صورت میں ہو افضل ترین عبادت ہے، اِس کے ثمرات و برکات کا حاصل ہونا یقینی ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ مصنّف علیہ الرحمہ کا اصلی مقصد اس روزانہ بطور وظیفہ حصن حصین کی ایک منزل پڑھ لینے سے بھی پورا نہیں ہوتا اس لئے کہ مصنّف علیہ الرحمہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ شب و روز کے مختلف کاموں کے اوقات کی اور کاموں کی دعائیں آیتیں اور اذکار صرف اِس غرض کے لئے الگ الگ جمع کی ہیں کہ حصن حصین کا پڑھنے والا اُن کو یاد کرلے اور جب وہ وقت آئیں اور اُن کاموں کو کرنے لگے تو اُن کو پڑھ کر اسوۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کامل اتباع کرنے کی سعادت حاصل کرے

اور اس اتباع کے ثمرات وبرکات سے دنیا اور آخرت دونوں میں مستفید ہو۔ اسی غرض سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان آدعیہ وآذکار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ علیحدہ روایت کیا ہے، اور اسی غرض سے محدثین رحمہم اللہ نے ان روایات کو کتب حدیث کے اندر علیحدہ علیحدہ "ابواب" کے ذیل میں مدون کیا ہے، اور اسی غرض کے لئے مصنف علیہ الرحمہ نے مختلف اور متعدد کتب حدیث سے ہر ہر کام اور ہر ہر حاجت وضرورت کے اوقات کی دعاؤں، آیتوں اور آذکار کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر یکجا جمع کیا ہے۔

مثلاً رات کو سونے سے پہلے کی آیتیں اور دعائیں الگ بیان کیں اور بستر پر لیٹ کر پڑھنے کی الگ، جب تک نیند نہ آئے اس وقت تک بستر پر لیٹے لیٹے پڑھنے کی دعائیں الگ بیان کیں اور نیند اُچٹ جائے تو اُس وقت کی الگ، اور سوتے سوتے آنکھ کھل جائے تو اُس وقت کی الگ، اور کروٹ بدلے تو اُس وقت کی الگ، اور اچھا یا بُرا خواب دیکھے تو اُس وقت کی دعائیں الگ بیان کیں۔

اب اگر کوئی شخص رات یا دن کے کسی بھی حصہ میں یا کسی ایک کام کے کرنے کے وقت اِن سب دعاؤں کو یک وقت پڑھ لے تو نہ راویانِ حدیث کے اِن ادعیہ کو الگ الگ بیان کرنے کا مقصد پُورا ہوگا، نہ محدثین رحمہم اللہ کے الگ الگ بابوں میں ان کو بیان کرنے کا مقصد پُورا ہوگا اور نہ مصنف رحمہ اللہ کے مختلف اور متعدد کتب حدیث سے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر علیحدہ علیحدہ وقتوں اور کاموں کی دعائیں بیان کرنے کا مقصد پُورا ہوگا اور نہ ہی وہ حقیقی اور اصلی مقصد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے اتباع میں ہمہ وقت ذکر اللہ کرنے کا مقصد حاصل ہوگا جس سے دنیا اور آخرت کی سعادت اور کامرانیاں وابستہ ہیں۔

یہ کوتاہی اور نادانستہ طور پر اصل مقصد سے محرومی اس غلط فہمی اور غلط تاثر کا نتیجہ ہے کہ حصن حصین کو عملیات یا وظائف واَوراد کی کتاب سمجھ لیا گیا ہے اور یہی خیال ذہنوں میں راسخ ہوگیا ہے۔ اِسی خیال اور تاثر کو ذہنوں سے مٹانے کے لئے ہم نے حصن حصین کی تمام دعاؤں، آیتوں اور آذکار کو اُن کاموں اور اُن کے وقتوں کے عنوان سے مرتب کیا ہے جن میں ان کا پڑھنا مطلوب ہے تاکہ اس مجموعہ کا پڑھنے والا

یہ محسوس کرے کہ یہ کتاب شب و روز کے مختلف کاموں اور مشغلوں کے وقت پڑھنے کی دُعاؤں، آیتوں اور اذکار کا مجموعہ ہے، مجھے ان سب کو یا جس قدر ہو سکیں یاد کر لینا چاہیئے اور پورے اہتمام کے ساتھ ان کاموں کے کرنے کے وقت ان کو پڑھنا چاہیے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی سعادت و کامرانی اور دنیا و آخرت میں اس کے ثمرات و برکات حاصل کرنے نصیب ہوں۔

ہم نے حصن حصین کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا ہے نہ ہی اس میں کوئی اضافہ یا ترمیم کی ہے صرف صورت اور قدرے ترتیب بدلی ہے، اور ذہنوں سے اِس خیال کو بدلنے کے لئے کتاب کے نام میں بھی ذرا سا تصرف کیا ہے اور اس مجموعہ کا نام "حصن حصین کی دُعائیں" رکھا ہے۔ وما ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(۲) جو دعائیں اور اذکار قرآن عظیم میں مذکور ہیں وہ تو اللہ جل شانہ کا مقدس کلام ہیں ہی لیکن جو دُعائیں اور اذکار احادیث میں وارد ہیں وہ بظاہر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے کلمات ہیں لیکن درحقیقت وہ بھی اللہ تعالیٰ کی "وحی" کے ذریعہ ہی آپ کی زبانِ مقدس سے ادا ہوئے ہیں، اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک کے متعلق قرآن کریم کی شہادت یہ ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

آپ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے وہ (جو بھی زبان سے کہتے ہیں وہ) وحی ہے جو اُن کے پاس بھیجی جاتی ہے

لہٰذا اللہ جل و علیٰ کے مقدس کلام میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہوئی دُعاؤں اور اذکار میں جو تاثیر اور برکت ہو سکتی ہے وہ کسی بھی دوسرے شخص کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات میں یا انہی کے ترجموں میں خواہ وہ اُردو میں ترجمہ ہو خواہ فارسی یا کسی بھی دوسری زبان میں ہو بہو ترجمہ ہو، اُس میں وہ اثر و برکت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی جو قرآن کریم کی آیتوں یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور اذکار میں ہے۔ اِسی لئے آپ دیکھیں گے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی حفاظت میں خصوصًا ادعیہ و اذکارِ ماثورہ

کے روایت کرنے میں انتہائی احتیاط و اہتمام کرتے ہیں، اسی لئے ذرا ذرا سا لفظی فرق یا کمی بیشی کو بھی ظاہر کردیتے ہیں کہ یہ دعا اِن الفاظ کے ساتھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اِن الفاظ کے ساتھ بھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی کام کے وقت کی متعدد دعائیں اور ذکر ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ فلاں وقت کی دعا ان الفاظ کے ساتھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور ان الفاظ کے ساتھ بھی پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے ان الفاظ کے ساتھ پڑھ لے چاہے اِن الفاظ کے ساتھ، یا کبھی یہ پڑھ لے کبھی وہ، مثلاً نماز کے اندر التحیات چار پانچ طرق پر مذکور ہے، اسی طرح "درود" بھی چھ سات طرق پر منقول ہے، اس کا مطلب یہی ہے کہ ان میں سے کوئی سی التحیات پڑھ لے اور کوئی سا "درود"۔ یا کبھی ایک پڑھ لے کبھی دوسرا۔

بہر حال آیات اور اَدعیہ و اَذکار مستونہ کے بارے میں تمام علماء متفق ہیں کہ اُن کو انہی عربی الفاظ میں پڑھنا چاہیئے جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں ذرہ برابر تغیر و تبدل یا کمی بیشی نہ کرنی چاہیئے۔

دوسری طرف یہ بھی مسلّم ہے کہ جو ذکر یا دعا دل سے نکلتی ہے بہت جلد اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہے اور دل سے نکلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دعا مانگنے والے اور ذکر کرنے والے کو معلوم ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے کیا دُعا مانگ رہا ہوں؟ اور اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا میں کیا کچھ کہہ رہا ہوں؟ اِس لئے ازبس ضروری ہے کہ پڑھنے والے اِن آیات، اَدعیہ اور اَذکار کو بھی یاد کریں اور اُن کے اُردو ترجموں سے بھی واقف ہوں، تاکہ دونوں مقصد پورے ہوں اور دعا یا ذکر و ثنا دل سے نکلے اور بارگاہِ الٰہی میں جلد از جلد قبول ہو۔ مثلاً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کی اہمیت و عظمت اور اس کے پڑھنے کا شوق و ذوق اُس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک اِس ذکرِ جلیل کے معنی معلوم نہ ہوں کہ اس مختصر مگر عظیم ذکر کے معنی یہ ہیں:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

(کسی بھی کام کی) طاقت و قوت اللہ بزرگ و برتر (کی مدد) کے (بغیر) میسر نہیں ہے۔

اب ہر کام کے کرنے کے وقت اِس کو پڑھنے کو جی چاہے گا، خواہ دینی کام ہوں مثلاً نماز، روزہ وغیرہ اور گناہوں، معصیتوں وغیرہ منکرات، سے بچنا اور دُور رہنا، خواہ دنیوی کام ہوں مثلاً محنت مزدوری، کھیتی باڑی، تجارتی کاروبار وغیرہ جائز اور حلال دنیوی مشغلے، اِس لئے کہ یہ سارے ہی کام اور مشغلے طاقت و قوتِ کار کو چاہتے ہیں، اور طاقت و قوت اللہ تعالیٰ کے دیئے بغیر میسر نہیں آسکتی۔

اِس لئے ہم نے ہر آیتِ کریمہ، ہر دعا اور ہر ذکر کے ساتھ ہی اس کے نیچے اُردو ترجمے بھی اس اہتمام کے ساتھ کیئے ہیں کہ پڑھنے والے کو ایک ایک لفظ کا ترجمہ سمجھ میں آجائے، اور پوری آیتِ کریمہ دعا یا ذکر کا مطلب سمجھ کر پوری قلبی توجہ اور خیال کے ساتھ پڑھے، تاکہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور اس کے اثرات و برکات اِس طرح حاصل ہوں کہ پڑھنے والے کو محسوس ہو کہ میری فلاں دعا قبول ہوئی ہے اور یہ فلاں ذکر کا اثر ہے، اور اُس پر اللہ تعالیٰ شانہٗ کا شکر ادا کرسکے۔

لہٰذا اِن آیتوں، دُعاؤں اور اذکار کو بھی یاد کرنا چاہیئے، اور انکے ترجموں کو بھی سمجھنا اور جاننا چاہیئے۔

(۳) جیسا کہ ہم عرض کرچکے ہیں کہ یہ مجموعہ بعینہٖ حصن حصین ہے بغیر کسی کمی بیشی کے، صرف ترتیب میں ہم نے مذکورہ بالا مقاصد کے تحت ذرا سا تصرف کیا ہے۔ اِس تصرف کو ہم مثال دے کر واضح کردینا چاہتے ہیں تاکہ قارئینِ حصن حصین مطمئن ہوجائیں۔

الف۔ دن کی دعاؤں کے ذیل میں مصنف علیہ الرحمہ حصنِ حصین میں حسب ذیل حدیث مرفوع روایت بیان کرتے ہیں

مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَكَّلَ اللهُ بِهٖ مَلَكًا يَرُدُّ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنَ

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا:۔

"جو شخص دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں جو شیطانوں کو اس سے دُور رکھتا ہے۔"

ہم نے اِس "تعوّذ" کو دن کی دعاؤں کے ذیل میں اِس طرح درج کیا ہے۔

دن میں کم از کم دس مرتبہ یہ "تعوذ" پڑھا کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

مَیں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے

ف: حدیث شریف میں آیا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دن میں دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شیطانوں سے بچانے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔

دیکھئے اِس میں حصن حصین کا کوئی لفظ نہ کم ہوا ہے نہ زیادہ صرف ترتیب بدلی ہے اور وُہ بھی صرف اِس غرض سے کہ یہ تعوّذ دِن کے اذکار میں نمایاں طور پر آجائے، اور اس کے بعد حدیث شریف میں جو اس کا فائدہ مذکور ہے وہ علیحدہ واضح ہو جائے، تاکہ پڑھنے والا اِس مختصر سے "تعوّذ" کے عظیم فائدہ سے واقف ہو جائے اور پورے شوق و رغبت سے اسے پڑھا کرے۔

(ب) فجر کے وقت سنّتیں گھر میں پڑھ کر گھر سے نکلنے کی دعاؤں کے ذیل میں مصنف علیہ الرحمہ حصنِ حصین میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حسب ذیل فعلی روایت بیان کرتے ہیں۔

مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

اِس حدیث کا لفظی ترجمہ کتاب کے مطابق اس طرح ہوتا:

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں): ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فجر کی نماز کیلئے) میرے گھر سے نکلے ہوں اور آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر یہ دعا نہ پڑھی ہو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ مَیں (خود) گُمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا مَیں (خود سیدھے راستہ سے) پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا مَیں (خود کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا مَیں (خود کسی کے ساتھ)

جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

ہم نے اس دُعا کو فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلنے کے وقت کی دعاؤں میں نمبر (۴) پر اس طرح درج کیا ہے:

(۴) جب گھر سے فجر کی نماز کے لئے نکلے تو آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ

اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں خود گمراہ ہوں یا میں گمراہ کیا جاؤں، یا میں (سیدھے راستہ سے) خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، یا میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں خود (کسی کے ساتھ) جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

ف: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فجر کی نماز کے لئے) میرے گھر سے باہر نکلتے تو آپ آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر مذکورہ بالا دعا پڑھتے

اِس ترتیب بدلنے کا فائدہ صرف یہ ہوا کہ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلنے کے وقت کی ایک مستقل دُعا نمبر (۴) معلوم ہوگئی اور (فائدہ کے عنوان سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پُوری حدیث جس کا مقصد پابندی کے ساتھ اِس دعا کے پڑھنے کا اظہار ہے۔ بھی بعینہٖ ذکر ہوئی، اور حصن حصین کا ایک لفظ بھی نہیں چھوٹا۔

اِس مجموعہ کی تالیف کا جو اصلی مقصد اور محرک ہے جس کا ہم تفصیل سے سطور بالا میں ذکر کر چکے ہیں، اِس کے پیش نظر ترتیب میں یہ تصرف ناگزیر تھا، ورنہ تو جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں حصن حصین اور اس کا ترجمہ بازار میں دستیاب ہے بطور "عمل" ختم کرنے والوں کے لئے یا بطور "وظیفہ" روزانہ ایک منزل پڑھنے والوں کے لئے وہ بہت کافی ہے۔

آخر میں ہم صمیم قلب سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس سعی کو قبول فرمائیں اور مسلمانوں کو شب و روز کے مختلف اوقات اور مشاغل میں اُٹھتے بیٹھتے ذکر اللہ کی توفیق عطا فرمائیں

آمین ثمّ آمین وما توفیقی الاّ باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

دیباچہ

ترجمہ خطبہ حصن حصین اور مقصد تالیف کتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے اللہ[1]! تو تمام مخلوق کے سردار محمد پر اپنی رحمت نازل فرما اور سلامتی، اور انکے آل و اصحاب پر بھی۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[2] (کلمۂ توحید) اللہ تعالیٰ کی ملاقات (اور دیدار) کا سامان (اور وسیلہ) ہے۔
بندہ محتاج محمد بن محمد بن محمد، ابن جزری[3] شافعی کہتا ہے جو (بہت) کمزور و مسکین ہے، (تمام مخلوق سے رشتہ توڑکر) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا ہے، اُس کے کرم سے اُمیدوار ہے، کہ وہ اُسے ظالم قوم سے نجات دیگا — اللہ تعالیٰ اس سختی (اور ناگہانی مصیبت) میں اس کے ساتھ لطف و کرم

لہ "اے اللہ" کے معنی ہیں "اے تمامتر اعلیٰ و اکمل صفات کے مالک"۔ اس لئے یہ کلمہ بظاہر تو صرف "کلمۂ ندا" ہے مگر درحقیقت اللہ جل شانہ کی اعلیٰ درجہ کی تعریف اور حمد و ثنا بھی ہے، اور انتہائی عجز و انکساری کا بھی اسمیں اظہار ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ شانہ نے حمد و ثنا اور تعریف کے اہم ترین مواقع پر اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہے، ارشاد ہے قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ الآیۃ، اسی لئے بیشتر دعائیں اِسی کلمہ سے شروع ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ توہم نہ ہو کہ مصنف علیہ الرحمہ نے آغاز کتاب کے معروف طریقہ کو۔ کہ "تسمیہ" کے بعد "حمد" ہوا کرتی ہے اس کے بعد "صلوٰۃ وسلام"۔ چھوڑ دیا ہے ۱۲

سلہ چونکہ مؤلف علیہ الرحمہ اذکار و ادعیۂ مسنونہ کی کتاب تالیف کرنا چاہتے ہیں اور تمام اذکار و ادعیہ کی روح "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے، اس لئے اللہ جل شانہٗ سے قرب کا واحد ذریعہ اور وسیلہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی ہے اسی لئے "حدیث قدسی" میں آیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ عَذَابِیْ (لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو شخص میرے (اس) "قلعہ" میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا) اِسی لئے مؤلف علیہ الرحمہ نے عرض مدعا سے پہلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا اور اسکو لقاء الٰہی کا سامان اور وسیلہ قرار دیا۔ کہ اسکے بغیر تو بارگاہِ الٰہی میں کوئی باریابی حاصل ہی نہیں کرسکتا۔ اور اِسی لئے کتاب کا نام حِصن حَصین (مضبوط قلعہ) رکھا۔ اس لحاظ سے یہ کتاب کی وجہ تسمیہ (نام رکھنے کی وجہ) کی طرف بھی اشارہ ہے ۱۲

سلہ جَزَرِی دیار بکر کے جزیرۃ ابن عمر (برقعیدی) کی طرف نسبت ہے جو موصل کے قریب دریائے دجلہ و فرات کے درمیان واقع ہے اور امام ابن جزری کا آبائی مسکن اور وطن ہے ۱۲

کا معاملہ کرے۔ کہ اُس اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثنا کے بعد جس نے دعا کو قضا کے رد کرنے[1] کا وسیلہ بنایا،
اور سردار انبیا (علیہم السلام) محمد ﷺ پر اور ان کے پرہیزگار و برگزیدہ آل و اصحابؓ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد،
(۱) معلوم ہونا چاہیئے کہ بیشک "یہ کتاب" سردار انبیا (علیہم السلام) کے کلام مبارک سے (انتخاب کیا ہوا)
ایک مضبوط قلعہ ہے، اور رسولِ امین ﷺ کے خزانے سے (چنا ہوا) مومنوں کے لئے (دشمن سے مقابلہ کا)
ہتیار ہے، اور رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کے اقوال سے (جمع کیا ہوا) ایک عظیم تعویذ ہے اور (گناہوں
سے) معصوم و محفوظ (نبی علیہ السلام) کے (متبرک) الفاظ سے (تیار کیا ہوا) ایک محفوظ نقش ہے (یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متبرک احادیث کا مجموعہ ہے)

(مصنف فرماتے ہیں) میں نے اِس (کے انتخاب اور جمع کرنے) میں (مخلوق کی) خیر خواہی کو پورے
طور پر صرف کیا ہے اور صحیح حدیث کی کتابوں سے جمع کیا ہے اور ہر سختی (اور مصیبت) کے وقت اِس (دعاؤں
کے مجموعہ) کو (مصیبتوں کے مقابلہ کا) "سامان" بنا کر پیش کیا ہے اور جن والنس کے شر سے بچنے کے لئے اِس
(خالص دعاؤں کے مجموعہ) کو (سند وغیرہ سے) الگ کر کے ایک "سپر" بنایا ہے۔

اور میں خود بھی اِس ناگہانی مصیبت سے بچنے کے لئے جو مجھ پر آئی اِسی مضبوط قلعہ میں قلعہ نشین (اور
پناہ گزین) ہوا ہوں، اور جن نشانہ پر بیٹھنے والے تیروں (دعاؤں) پر یہ کتاب مشتمل ہے، اُن کے ذریعہ
سے ہی میں نے خود کو ہر ظالم (کے ظلم) سے بچایا ہے۔ میں نے (اس سلسلہ میں) یہ اشعار بھی کہے ہیں:۔

اَلَا قُوْلَا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰی	عَلٰی ضُعْفِیْ وَلَمْ یَخْشٰی رَقِیْبَہٗ
خبردار! اس (ظالم) شخص سے کہہ دو جو دلیر بنا ہوا ہے	مجھے کمزور سمجھ کر، اور اپنے حقیقی نگہبان سے نہیں ڈرتا
خَبَأْتُ لَہٗ سِہَامًا فِی اللَّیَالِیْ	وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ مُصِیْبَہٗ
میں نے راتوں میں (بیٹھکر) یہ دعاؤں کے تیر اس (کے مقابلہ) کے لئے خفیہ طور پر تیار کیئے ہیں	اور مجھے (اللہ تعالیٰ سے) اُمید ہے کہ یہ تیر اسکو ضرور نشانہ بنائیں گے (یہ دعائیں ضرور کارگر ہوں گی)

میں اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اِس (دعاؤں کے مجموعہ) سے (اَور مسلمانوں کو بھی)

---

[1] اِس حدیث کی وضاحت اور دعا کے قضا کو رد کرنے کا مطلب باب فضائل دعا کے ذیل میں مذکور ہے، ملاحظہ فرمائیے ۱۲

نفع پہونچائے، اور اُس کے ذریعہ ہر مسلمان کی مصیبت وپریشانی کو دُور فرمائے۔
اگرچہ (دعاؤں کا) یہ مجموعہ بہت مختصر اور چھوٹا سا ہے مگر مَیں نے (انسانی حوائج وضروریات کے) ہر باب کی کوئی صحیح حدیث نہیں چھوڑی جس کو پیش نظر نہ رکھا ہو (اور اس کتاب میں ذکر نہ کیا ہو)۔
اور جب میں اِس (مجموعہ) کی ترتیب و اصلاح مکمل طور پر کر چکا تو مجھے ایک ایسے دشمن (تیموری لشکر کے سردار) نے اپنے پاس حاضری کا حکم دیا (جو اتنا طاقتور اور ظالم تھا کہ) اُس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی دفع ہی نہیں کر سکتا تھا۔ تو مَیں فرار اور رُوپوش ہو گیا اور اسی قلعہ حصن حصین میں پناہ گزین ہو گیا (یعنی اِس روپوشی کے زمانہ میں حصن حصین کا ختم کرتا رہا) تو ایک شب مجھے سردار انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ مَیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں[2] جانب بیٹھا ہوا ہوں، اور گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ سے فرماتے ہیں: کہو کیا چاہتے ہو؟ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے اور تمام مسلمانوں کے لئے (اس کتاب کے ذریعہ تمام مصائب وآفات سے محفوظ رہنے کی) دُعا فرمائیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے اپنے

---

[1] حصن حصین سے پہلے محدثین وحُفّاظِ حدیث نے "ادعیہ واذکار" میں جتنی کتابیں تالیف کی ہیں ان میں مؤلفین نے محدثین کے طرز پر اپنے مشائخ سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک راویوں کا پُورا سلسلہ (سند یا اسناد) ضرور بیان کیا ہے، تاکہ حدیث کی صحت کا حال بھی قاری کو معلوم ہو جائے، اس کی وجہ سے ان کی کتابیں کافی ضخیم (بڑی بڑی) ہونے کے باوجود اتنے اذکار اور ادعیہ پر مشتمل نہیں ہیں جتنی حصن حصین میں ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ کا مقصد چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اذکار وادعیہ کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں جمع کرنا ہے اس لئے اُنھوں نے نہ صرف سند بلکہ صحابی کا نام تک بھی چھوڑ دیا اور صرف متن حدیث (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال) کے بیان کر دینے پر اکتفا کیا اور بیان سند کی کمی کو پُورا کرنے اور حدیث کی صحت کا حال معلوم کرنے کی غرض سے ان محدثین رحمہم اللہ کی اُن کتابوں کے حوالے دیدیئے جن سے حدیثیں اخذ کی ہیں، یہ حوالے بھی "رمز" و "اشارہ" کے طور پر بیان کئے ہیں۔ مثلاً صحیح بخاریؒ کے لئے خ اشارہ ہے، اور صحیح مسلمؒ کے لئے م اور جامع ترمذی کے لئے ت علیٰ ہذا القیاس، تاکہ کتاب کا حجم بھی نہ بڑھے اور زیادہ سے زیادہ حدیثیں آجائیں یہی مطلب مصنفؒ کے لفظ جرّدتُہٗ کا ہے، سمجھ لیجئے ۱۲

[2] پناہ دہندہ جس شخص کو اپنی پناہ میں لیتا ہے خود اس کی داہنی طرف ہو جاتا ہے اور اُس کو اپنی بائیں جانب لے لیتا ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مؤلف کو اپنی پناہ میں لے لینے کی بشارت ہے ۱۲

مبارک ہاتھ اُٹھائے — گویا میں آپ کے دست مبارک کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے دُعا فرمائی، اور (دعا سے فارغ ہوکر) روئے مبارک پر ہاتھ پھیرے۔

جمعرات کی شب میں مَیں نے یہ خواب دیکھا اور اتوار کی رات کو دشمن (شہر کا محاصرہ چھوڑ کر) بھاگ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس کتاب میں (جمع شدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے) کلماتِ طیّبہ اور مسنون دعاؤں (کے ختم) کی بدولت مجھ سے اور تمام (لبستی کے) مسلمانوں سے اِس ناگہانی مصیبت (اور بلائے بے درماں) کو دفع فرمایا[1]۔

(۲) یہ بھی (قارئین حصن حصین کو) معلوم ہونا چاہیئے کہ میں (اپنی بصیرت اور ذوقِ حدیث کی بناء پر) اُمید کرتا ہوں کہ اس کتاب کی تمام حدیثیں درست[2] ہونگی، پس (میرے اِس اطمینان دلانے کے بعد ان احادیث کے صحیح ہونے نہونے کے بارے میں) تردد دور ہوگیا۔

یہ مختصر اور چھوٹا سا مجموعہ (حصن حصین) بحمد اللہ ان احادیث پر بھی حاوی ہے جن پر کئی کئی جلد کی (ادعیہ واذکار) کی کتابیں حاوی نہیں ہیں، اور جب یہ (انتخاب) خاتمہ پر پہونچ جائے گا تو ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ (اس کی توفیق سے) اِس کے آخر میں ایک

---

[1] اِس کے بعد مؤلف علیہ الرحمۃ نے کتب حوالہ کی رُمُوز (اشارے) بیان کئے ہیں۔ ہم نے چونکہ مزید اختصار کی غرض سے ترجمہ میں ان رُموز کو چھوڑ دیا ہے، اس لئے ہم ان رُموز کے بیان کو بھی چھوڑتے ہیں۔ جس حدیث کا حال معلوم کرنا ہو کہ وہ کس کتاب میں ہے، حصن حصین کی مراجعت کیجئے ساری کتاب حصن حصین کی صرف یہی چند سطریں ہیں جن کا ترجمہ ہم نے نہیں کیا ورنہ پُوری کتاب کا اول سے آخر تک مکمل ترجمہ ذرا سے تصرف کے ساتھ ۔جس کا بیان اور نمونہ آپ "عرضِ مؤلف" کے ذیل میں پڑھ چکے ہیں — اِس مجموعہ میں پیش کیا ہے ۱۲

[2] مصنف علیہ الرحمہ کی مراد "صحیح احادیث" سے درست اور قابلِ اعتماد حدیثیں ہیں، خواہ علم اصولِ حدیث کی اصطلاح کے اعتبار سے وہ صحیح ہوں خواہ حسن خواہ قابلِ عمل ضعیف احادیث ہوں۔ اس لئے کہ خود مؤلف علیہ الرحمہ امام حدیث ہیں انکا قول صحتِ حدیث کے باب میں حجت اور سند ہے۔ چنانچہ مؤلف علیہ الرحمہ مفتاح شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں: "ہم نے کوئی ایسی حدیث حصن حصین میں ذکر نہیں کی جو قابلِ اعتماد نہ ہو جیسا کہ ہم نے کسی بھی باب میں کوئی صحیح حدیث چھوڑی نہیں ہے" ۱۲

ایک کا اضافہ کریں گے جو ان ادعیہ میں آئے ہوئے مشکل اور مغلق الفاظ کے اشکال کو دور کردیگی (یعنی ان کی شرح کردے گی)۔

کتاب کے ابواب اور فصلیں

۱- **مقدمہ**: اس حصہ میں حسب ذیل گیارہ فصلیں ہیں:-

فصل اول(۱): دعا کی فضیلت کا بیان۔

فصل دوم(۲): ذکر کی فضیلت کا بیان

فصل سوم(۳): دعا کے آداب کا بیان

فصل چہارم(۴): ذکر کے آداب کا بیان

فصل پنجم(۵): ان وقتوں کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے

فصل ششم(۶): ان حالتوں کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے

فصل ہفتم(۷): ان مقامات (جگہوں) کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے

فصل ہشتم(۸): ان لوگوں کا بیان جن کی دعائیں (خاص طور پر) قبول ہوتی ہیں

فصل نہم(۹): اسم اعظم کا بیان

فصل دہم(۱۰): اسماء حسنیٰ الٰہیہ کا بیان

فصل یازدہم(۱۱): دعا کے قبول ہونے پر شکر ادا کرنے کا بیان۔

۲- **باب اول**۔ صبح شام، دن رات اور انسانی زندگی کے مختلف مواقع وحالات واوقات اور مرتے دم

لہ حصن حصین پایۂ تکمیل کو پہونچتے ہی اور منظر عام پر آتے ہی اس قدر مقبول ہوئی کہ ہاتھوں ہاتھ اسکی نقلیں دور دراز شہروں میں پہونچ گئیں اور اس وعدہ کو پورا کرنے کی نوبت نہ آپائی۔ آخر مؤلف علیہ الرحمہ نے مفتاح نامی شرح حصن حصین تالیف کرکے اس وعدہ کا ایفا فرمایا جیسا کہ مفتاح کے آغاز میں اس کا ذکر کیا ہے ۱۲

تک پیش آنے والی حاجتوں کی ان دعاؤں کا بیان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صحیح احادیث میں ثابت ہیں۔

۳۔ **باب دوم**۔ ان اذکار کا بیان جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں

۴۔ **باب سوم**۔ اِن استغفاروں کا بیان جن سے گناہ اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۵۔ **باب چہارم**۔ قرآن عظیم اور اسکی چند سورتوں اور چند آیتوں کی تلاوت کی فضیلت کا بیان۔

۶۔ **باب پنجم**۔ اِن دعاؤں کا بیان جو بلا تعیین وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح
احادیث میں ثابت ہیں۔

۷۔ **خاتمہ**۔ سرورِ کائنات رسول برحق۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو گمراہی سے بچایا
اور جن کی بدولت (جہل کی) نابینائی سے (علم و معرفت کی) بینائی عطا فرمائی، چنانچہ
آپ نے (حق کا) راستہ پورے طور پر واضح فرمادیا اور کسی کے لئے حجت (کی گنجائش)
باقی نہیں چھوڑی۔ اُن پر درود و سلام کی فضیلت کا بیان۔

اللہ تعالیٰ ان پر (بے شمار) رحمتیں نازل فرمائیں اور سلام، جب تک (دنیا میں) اس کا ذکر کرنے
والے اسکے ذکر میں مشغول رہیں اور اسکے ذکر سے غافل (بے خبر اور بے پروا) لوگ غفلت میں پڑے رہیں۔

فصل اوّل

دُعا مانگنے کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دُعا مانگنا بعینہٖ[1] عبادت کرنا ہے پھر آپ نے (بطورِ[2] دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی :-

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا، بیشک جو لوگ (از راہِ تکبر)

میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں، وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل وخوار ہوکر

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اُس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دعائیں مانگی جاتی ہیں اُن میں اللہ کو سب سے زیادہ پسندیہ ہے کہ اس سے (دنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اِسی حدیث کے بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے) آیا ہے اور بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ

---

[1] دعا بعینہ عبادت اِس لئے ہے کہ قلب کی پُوری توجہ اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلانے، گڑگڑانے اور دُعا مانگنے میں عبدیت (بندگی) کا کامل ترین اظہار ہوتا ہے۔ اِسی لئے کوئی عبادت بھی دُعا سے خالی نہیں ہے ۱۲

[2] اِس لئے کہ اِس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کو "عبادت" اور دعا سے رُوگردانی کو "عبادت سے سرتابی" قرار دیا ہے ۱۲

(اُس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے) آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا کے سوا کوئی چیز قضا (تقدیر کے فیصلہ) کو ردؔ[1] نہیں کرسکتی، اور نیکی (عمل خیر) کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: (قضا و) قدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی، (ہاں) اللہ سے دعا مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہونچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اِس (مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی۔ اور بے شک بَلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دُعا اس سے جا ملتی ہے، پس قیامت تک ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دعا کی بدولت اس بَلا سے بچ جاتا ہے)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعا سے زیادہ اور کِسی چیز کی وقعت نہیں۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال

---

[1] ردکرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لے گا۔ اس لئے اِس بلا سے بچ جائیگا۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اِس شخص کی عمر ساٹھ سال ہے لیکن یہ شخص حج یا اللہ کی راہ میں جہاد کریگا اِس لئے اس کی عمر بیس سال بڑھادی جائے گی اور یہ اسّی سال دنیا میں زندہ رہے گا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے والدعاء من القضاء ایضا یعنی دعا بھی اللہ کے ہاں مقدر ہوتی ہے۔

نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں مَنْ لَمْ يَدْعُ اللهَ غَضِبَ عَلَيْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اُس سے ناراض ہو جاتا ہے) آیا ہے (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا: تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ ہو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لئے کہ دعا (کرتے رہنے) کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے) ہلاک نہ ہو گا۔

(۸) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں، اُس کو چاہیئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دُعا مومن کا ہتیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نُور ہے۔

ف۱ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے رُوگردانی دانستہ یا نادانستہ طور پر نخوت و تکبر کا مظاہرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے۔ اور دُعا مانگنا سراسر عبدیت (بندگی) کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیسا کہ مذکورۂ بالا آیتِ کریمہ سے ظاہر ہے ۱۲

ف۲ آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کی سب سے زیادہ مؤثر تدبیر دعا ہے اس لئے دعا مومن کا ہتیار ہے۔ اسی طرح دین کا ستون نماز ہے اور نماز کی رُوح خشوع و خضوع ہے جو دعا کا خاصہ ہے۔ اس لئے "دعا دین کا ستون ہے"۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعائیں مانگنا اللہ تعالیٰ کی معبودیت و وحدانیت کا اعلان ہے اور یہی وہ نور ہے جس سے آسمان و زمین روشن اور قائم ہیں۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا، اس لئے "دعا زمین و آسمان کا نور ہے" ۱۲

(۱۰) ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو (کسی مصیبت میں) گرفتار تھی، تو (اُن کی حالت دیکھ کر) آپ نے فرمایا: کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

(۱۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب اپنا مُنہ اُٹھاتا ہے (اور دُعا مانگتا ہے) اللہ تعالیٰ اُس کو وہ چیز ضرور[ل] دیتے ہیں، یا وہی چیز اُس کو فی الفور دیدیتے ہیں یا اُس کے واسطے (دنیا یا آخرت میں) اُس کو ذخیرہ کردیتے ہیں۔

[ل] یعنی دعا کے قبول ہونے کی تین صورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرین مصلحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کردی جاتی ہے (۲) اگر فوراً مراد پوری کرنا قرین مصلحت نہیں ہوتا تو بتاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کردی جاتی ہے۔ (۳) ورنہ اس کا نعم البدل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا اجر تو بہرصورت مل ہی جاتا ہے اس لئے کوئی بھی دعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی ۱۲

فصل دوم

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیثِ قدسی[1] میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان[2] رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں"۔

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنیوالا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے[3]"۔

---

[1] حدیث قدسی اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کو روایت کریں ۱۲ مترجم

[2] اسی لئے بندہ کو ہمیشہ اپنے رب سے اچھا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیئے اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲

[3] اس لئے کہ تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا حاصل ہی اللہ کا ذکر ہے چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لئے) اسی پر اور تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجئے ۱۲

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کوئی صدقہ (عملِ خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے"

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ، تو وہ سب فرشتے مل کر آسمانِ دنیا تک اِن ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث[۱] تک۔

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اُس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا "زندہ" اور "مُردے" کی سی مثال[۲] ہے۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا: جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے، سکون و اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن (فرشتوں) سے اِن ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں"۔

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

---

[۱] جب کوئی بھی شخص کسی طویل حدیث کے قدرِ ضروری حصّہ کو بیان کرتا ہے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آخر میں الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصّہ اور بھی ہے ۱۲

[۲] جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اسکا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص ان دونوں سے محروم ہو وہ مردہ ہے اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو حی "زندہ" اور کافر کو میّت "مردہ" کے نام سے ذکر فرمایا ہے ۱۲

ایک صحابی نے عرض کیا: "یارسول اللہ اسلام کے (موجب اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں (اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا: تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہیئے۔"

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

"ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جُدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے دریافت کیا: کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اِس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔"

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

"انہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے آپ نے فرمایا: اپنے مقدور بھر اللہ کے تقویٰ (خوف و خشیت) کو اپنے اُوپر لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کر بیٹھو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سرِ نو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ۔"

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔"

(۱۱) اِسی روایت میں آیا ہے کہ:-

"صحابہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے فرمایا: (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد، بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے (آخری جملہ) آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔"

(۱۲)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں، اور وہ ان کو (برابر) تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا اُس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا۔"

(۱۳)۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو) صحابہ نے عرض کیا: بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: "ذکر کے حلقے" (مجمع)۔

(۱۴)۔ ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آج تمام اہلِ محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ یہ عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد) کرنے والے (ذاکرین) ہیں۔"

(۱۵)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں، ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے) وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔"

(۱۶)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک "حج" اور ایک "عمرہ" کی مانند اجر ملے گا۔ پورے (حج اور عمرہ) کا، پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر لیکر (مسجد سے) واپس ہوگا۔"

(۱۷)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے:-

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اُس مجاہد کی مانند ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا۔"

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کیئے بغیر وہاں سے منتشر ہوگئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مُردار گدھے کی نعش (پر) جمع ہوئے تھے اور (اُسے کھا کر) منتشر ہوگئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی۔"

(۱۹)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

"جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لئے) چلا اور اس (اثنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لئے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اُس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اُس کے لئے حسرت وحرمان کا موجب ہو گی۔

(۲۰)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

"ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اُس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اس کو) مبارکباد دیتا ہے۔ آخر حدیث تک۔

(۲۱)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

"اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لئے سورج، چاند، ہلال اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں)

(۲۲)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجز اُس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انھوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

(۲۳)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں"۔

(۲۴)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انھیں انگلیوں پر شمار کیا کریں، فرمایا اس لئے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائیگا اور (انھیں (قوتِ گویائی دے کر) بلوایا جائیگا (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر و تقدیس و تہلیل کی تھی)۔

(۲۵)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرکے فرمایا: تم تسبیح (سبحان اللہ) تقدیس (سبحان الملك القدوس) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور کبھی ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محروم) کردی جاؤ"۔

(۲۶)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے"۔

(۲۷)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی نسل کے چار غلاموں کو آزاد کردوں اور (اسی طرح) میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں[۱] جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولاد اسماعیل کے) آزاد کروں۔"

(۲۸)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے" صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: کثرت[۲] سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔" اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے: اللہ کے ذکر کے شیدائی، یہ اللہ کا ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

(۲۹)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل

---

[۱] سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کا ذکر کرنے والوں کی، محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) انکے ساتھ بیٹھنا پسند فرماتے ہیں پھر یہ ذرہ نوازی صرف آپکی طرف سے ہی نہیں بلکہ خود رب العالمین اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ (اے نبی آپ اُن لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو روکے رکھئے (بیٹھئے) جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں) ۱۲

[۲] کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں، اس لئے کہ ہر وقت اسی سے لو لگائے رہتے ہیں، اسی کے ذکر کے شیدائی ہیں اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر حالت میں اُسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے ۱۲

کریں (راوی نے) پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو اس لئے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہو، اور وہ شخص (بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قلعے تک پہونچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو، بالکل اِسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔"

(۳۰)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم وگداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

(۳۱)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (وتازہ) رہتی ہیں وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔"

لہ واضح ہو کہ یہ ذِکرُ اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کئے گئے ہیں صرف اللہ اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور طاعتیں، قرآن وحدیث اور علوم دینیہ کا درس وتدریس، وعظ ونصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سرِفہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ تو خود اللہ کا کلام ہے جس کی شان یہ ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سن لو) اللہ کے ذکر (تلاوت کلام اللہ) سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں یہ کتاب بھی انہی ادعیہ واذکار کا مجموعہ ہے، اور اسی لئے مرتب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں، اور ہم ہلکے پھلکے اور ہنستے ہوئے جنت میں جائیں۔ آمین۔

فصل سوم

دُعا مانگنے کے آداب کا بیان

دُعا مانگنے کے بعض[1] آداب تو رکنیت کے درجہ کو پہونچتے ہیں اور بعض شرط کے درجہ کو پہونچتے ہیں (یعنی بعض رکن ہیں اور بعض شرط) اور کچھ مامورات ہیں (جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے) اور کچھ منہیات ہیں (جن سے منع کیا گیا ہے)۔ وہ آداب[2] یہ ہیں:-

(۱) کھانے، پینے، پہننے، اور کمانے (روزی کمانے کے ذرائع) میں حرام سے بچنا۔ (شرط)

---

[1] رُکن وہ امر جس پر دعا کے دعا ہونے نہونے کا مدار ہو کیونکہ دعا کی روح۔ مثلاً "اخلاص" کہ اس کے بغیر دعا دعا ہی نہیں ہوتی شرط وہ چیز جس پر دعا کی قبولیت موقوف ہو کہ اگر وہ نہ پائی جائے تو دعا قبول ہی نہو اگرچہ کتنے ہی اخلاص سے کی جائے مثلاً محرّمات (حرام غذا، حرام لباس، حرام روزی) سے بچنا کہ اگر یہ شرط نہ پائی جائیگی اور دعا کرنے والا اِن محرّمات سے اجتناب نکریگا تو دُعا قبول نہ ہوگی جیسا کہ حدیث شریف میں اسکی تصریح ہے۔ مامورات وہ پسندیدہ امور اور پسندیدہ صورتیں جو دعا کو زیادہ موثر اور قابلِ قبول بنا دیتی ہیں اِسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حکم فرمایا ہے اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تب بھی دل سے نکلی ہوئی دُعا انشاء اللہ قبول ہوجائے گی۔ مثلاً دُعا میں دو زانو بیٹھنا یا قبلہ کی طرف رخ کرکے بیٹھنا کہ یہ اللہ کی طرف توجہ اور ادب واحترام کی علامت ہیں مگر دعا کی قبولیت ان پر موقوف نہیں ہے۔ منہیّات وہ ناپسندیدہ امور یا دعا کی وہ صورتیں جو دعا کے مناسب یا اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ مثلاً دعا مانگنے کے وقت آسمان کی طرف نظر اُٹھانا اور تکنا دعا کی وہ ناپسندیدہ صورت ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ یہ صورت اللہ کے ادب و احترام اور دعا مانگنے والے کیلئے مناسب نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ حرکت بے ادبی یا گستاخی بن کر دعا کو قبول سے محروم کردے اسلئے اس سے بچنا چاہیئے تاہم یہ دعا کے قبول ہونے سے مانع نہیں ہے ۱۲

[2] یہ تمام آداب مرفوع احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں مگر مصنف علیہ الرحمہ نے اپنے الفاظ میں انکو بیان کیا ہے اور ہر ادب سے متعلق حدیث کے حوالے کتب حدیث کے رموز (اشاروں) میں دئیے ہیں ہم نے مزید اختصار کی غرض سے اِن رمزوں (اشاروں) کو بھی چھوڑ دیا ہے اور حصن حصین کے انداز میں ہی ان تمام آداب کا ترجمہ کیا ہے صرف نمبر شمار کا اضافہ کیا ہے۔ یہ کل ۴۳ آداب ہیں جنمیں کچھ دعا کے ارکان ہیں کچھ شرائط اور کچھ مامورات ہیں (جن کا حکم آیا ہے) اور کچھ منہیات (جن سے منع فرمایا ہے) قارئین کی سہولت اور واقفیت کی غرض سے ہم نے ہر ادب کے آگے قوسین (بریکٹ) کے درمیان اسکا حکم لکھدیا کہ یہ رکن ہے اور یہ شرط، اور مامورات کیلئے "مستحب" کا لفظ رکھا ہے اور منہیات کیلئے "مکروہ"

(۲) اللہ جل شانہ کے لئے اخلاص۔ (رکن)

(۳) دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (مثلاً صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا وغیرہ) سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کا ذکر کرنا (یعنی ان کے واسطے سے دعا مانگنا)۔ (مستحب)

(۴) (ناپاکی اور نجاست، گندگی اور غلاظت سے) پاک اور (میل کچیل سے) صاف (و ستھرا) ہونا۔ (مستحب)

(۵) وضو کرنا۔ (مستحب)

(۶) قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ (مستحب)

(۷) (دعا مانگنے سے پہلے) نماز (حاجت) پڑھنا۔ (مستحب)

(۸) (دعا مانگنے کے لئے) دوزانو بیٹھنا۔ (مستحب)

(۹) (دعا مانگنے سے) پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا۔ (مستحب)

(۱۰) اسی طرح (دعا کے) اول اور آخر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا۔ (مستحب)

(۱۱) دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنا۔ (مستحب)

(۱۲) (سائل کی طرح) دونوں ہاتھ اُوپر اُٹھانا۔ (مستحب)

(۱۳) دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھانا۔ (مستحب)

(۱۴) دونوں ہاتھوں کو کُھلا رکھنا۔ (مستحب)

(۱۵) (دعا کے وقت قولاً اور عملاً) اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان آداب و احترام کو اختیار کرنا (مستحب)

(۱۶) (دعا مانگنے میں) عاجزی اور انکساری اختیار کرنا۔ (مستحب)

(۱۷) گڑگڑانا۔ (مستحب)

(۱۸) دعا مانگنے کے وقت آسمان کی جانب نگاہ نہ اُٹھانا۔ (مکروہ)

(۱۹) اللہ جل شانہ کے "اسماءِ حسنیٰ" اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دے کر دعا مانگنا۔ (مستحب)

(۲۰) دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ (مکروہ)

(۲۱) دعا میں بالقصد نغمہ سرائی اور بتکلف خوش الحانی اختیار کرنا۔ (مکروہ)

(۲۲) انبیا علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔ (مستحب)

(۲۳) اللہ کے نیک بندوں (اولیاء اللہ) کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔ (مستحب)

(۲۴) دعا میں آواز کو پست رکھنا (نیچی آواز میں دُعا مانگنا)۔ (مستحب)

(۲۵) اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔ (مستحب)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دُعائیں صحیح احادیث میں منقول ہیں انہی کو اختیار کرنا کیونکہ آپ نے کسی دوسرے کو بتلانے کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی ہے، (یعنی وہ تمام ضروریات وحوائج جن کے لئے اِنسان دعا مانگتا ہے آپ نے ان سب کے لئے دعائیں بتلادی ہیں)۔ (مستحب)

(۲۷) جامع (تمام ضروریات وحوائج پر حاوی) دعائیں اختیار کرنا۔ (مستحب)

(۲۸) اپنی ذات سے دعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں باپ اور تمام مومن بھائیوں کے لئے دعا کرے (یعنی پہلے اپنے لئے پھر درجہ بدرجہ اوروں کے لئے دعا مانگے)۔ (مستحب)

(۲۹) اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دعا نہ مانگے بلکہ اپنے اور تمام مقتدیوں کے لئے دعا مانگے، مثلاً "میری" کی بجائے "ہماری" یا "مَیں" کے بجائے "ہم" کے الفاظ استعمال کرے)۔ (مستحب)

(۳۰) پُورے یقین کے ساتھ اور قطعی طور پر دعا مانگنا (کہ اللہ تعالیٰ دعا یقیناً قبول کرتے ہیں اور مَیں بغیر کسی تذبذب وتردد کے دعا مانگتا ہوں۔ نیز دعا کو اپنی طرف سے کسی چیز پر موقوف بھی نہ کرے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو میرا قرض ادا کر دے، بلکہ اس طرح دعا مانگے "الٰہی میرا قرض ادا کر دے")۔ (رکن)

(۳۱) انتہائی رغبت وشوق کے ساتھ دعا مانگے (بے دلی سے دعا نہ مانگے)۔ (مستحب)

(۳۲) دل (کی گہرائیوں) سے پُوری کوشش ومحنت سے دُعا مانگے اور دل (دعا کی طرف) پُوری طرح متوجہ ہو اور اللہ سے حسن ظن رکھے۔ (رکن)

(۳۳) (ایک ہی مقصد کے لئے) بار بار دعا مانگے۔ (مستحب)

(۳۴) ایک ہی دعا بار بار مانگنے کا کم سے کم درجہ تین مرتبہ ہے (یعنی ہر دعا کم سے کم تین مرتبہ مانگے)۔ (مستحب)

(۳۵) کسی دعا پر اصرار نہ کرے (کہ میری یہ دعا تو تجھے قبول کرنی ہی ہوگی)۔ (مکروہ)

(۳۶) کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ (شرط)

(۳۷) جو چیز روزِ ازل سے ہوچکی ہو اس (کے خلاف) دعا نہ مانگے (مثلاً الٰہی تو مجھے عورت سے مرد یا مرد سے عورت بنادے) (شرط)

(۳۸) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرے کہ کسی محال اور ناممکن امر کی دعا مانگے۔ (شرط)

(۳۹) اللہ کی رحمت میں تنگی نہ کرے (مثلاً الٰہی تو میری ہی مغفرت کر اور کسی کی نہ کر)۔ (مکروہ)

(۴۰) اپنی تمام حاجتیں (چھوٹی ہوں یا بڑی کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں) اللہ سے مانگے۔ (مستحب)

(۴۱) دعا مانگنے والا اور سننے والا دونوں آمین کہیں۔ (مستحب)

(۴۲) دعا سے فارغ ہوکر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔ (مستحب)

(۴۳) دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے، مثلاً یوں کہے "دُعا پوری ہونے میں ہی نہیں آتی"، یا "میں نے دعا کی تھی قبول ہی نہیں ہوئی"۔ (شرط)

فصل چہارم

ذکر اللہ (اللہ کے ذکر) کے آداب کا بیان

علماء (قرآن وحدیث) نے فرمایا ہے کہ:-

(۱) ذاکر جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ (ان تمام چیزوں سے جو توجہ کو ہٹانے اور خیالات کو پراگندہ کرنے والی ہوں) خالی اور پاک وصاف ہونی چاہیئے۔

(۲) اور ذکر کرنے والا (دعا کے آداب میں) مذکورہ بالا صفات (مثلاً اخلاص، خشوع وخضوع، ظاہری وباطنی طہارت ونظافت وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیئے (اس لئے کہ ذکر اللہ سب سے افضل عبادت ہے اس لئے اس میں دعا سے بدرجہا زیادہ تعظیم واحترام اور احتیاط واہتمام کی ضرورت ہے)۔

(۳) اور ذاکر کا منہ اور زبان بالکل پاک وصاف ہونی چاہیئے، اگر کسی چیز کی بُو مُنہ میں ہو تو مسواک کرکے اس کو ضرور دُور کرلینا چاہیئے۔

(۴) اور اگر کسی جگہ بیٹھکر ذکر کر رہا ہو تو رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

(۵) اور عاجزی وانکساری، سکون واطمینان، وقار واہتمام اور دل کی پُوری توجّہ کیساتھ ذکر کیلئے بیٹھے

(۶) اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنی ومفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور وفکر کرے۔

(۷) اور اگر کسی ذکر کے معنی نہ جانتا ہو تو (کسی عالم سے) دریافت کرلے اور سمجھ لے۔

(۸) اور تعدادِ زیادہ کرنے کے خیال سے جلدبازی نکرے۔ اسی لئے علماء نے کلمۂ طیبہ کے ذکر میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں لا کے مَدکو خوب اچھی طرح کھینچنے (اور اِلَّا اللہ پر زور دینے) کو مستحب فرمایا ہے۔

(۹) اور جو بھی ذکر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے خواہ واجب ہو خواہ مستحب، جب تک اس کو زبان سے اِس طرح ادا نہ کرے کہ خود سُن لے اُس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں (یعنی دل ہی دل میں سوچنا ذکر نہیں کہلاتا۔)

(۱۰) اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے بجز ان اذکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصیت کے ساتھ ثابت ہیں (کہ اُس جگہ وہی ذکر کرنا چاہیئے جو آپ نے بتلایا ہے مثلاً رکوع میں آپنے سُبحان ربی العظیم بتلایا ہے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ۔ لہٰذا رکوع اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیئے قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے، اِسی لئے آپ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔

(۱۱) اور ذکر اللہ کی فضیلت تہلیل (لاَ اِلٰہ الا اللہ) تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) میں منحصر نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنیوالا' اللہ کا ذکر کرنے والا ہے[لہ] اور وہ عمل ذکر ہے)

(۱۲) اور جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن، صبح شام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہیگا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں "کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں" شامل ہو جائے گا (جن کا ذکر قرآن عظیم میں آیا ہے)

(۱۳) اور جس شخص کا کوئی وظیفہ رات یا دن کے کسی حصہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (اور وہ پابندی کے ساتھ اسکو پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دن وہ چھوٹ جائے تو اس کا تدارک (قضا) ضرور کر لینا چاہیئے اور جس وقت بھی ممکن ہو اس کو پڑھ لینا اور پورا کر لینا چاہیئے، اور اُسے اس دن بالکل ہی نہ چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ وہ پابندی کی عادت برقرار رہے۔ اس کی قضا میں سُستی ہرگز نہ برتنی چاہیئے (کہ سخت مضر ہے)

لہ گویا اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت وطاعت اللہ کا ذکر ہے خواہ وہ اللہ اللہ ہو خواہ تلاوت قرآن، خواہ درس وتدریس قرآن وحدیث، خواہ وعظ ونصیحت، خواہ اور کوئی عبادت وطاعت روزہ نماز وغیرہ ۱۲

فصل پنجم

اُن وقتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

جن وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں[۱]:-

(۱) شب قدر (زیادہ تر اُمید یہ ہے کہ شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، یا انتیسویں شب میں آتی ہے۔ اکیسویں اور ستائیسویں شب کے متعلق سب سے زیادہ گمان ہوتا ہے)

(۲) عرفہ کا پُورا دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ)

(۳) رمضان المبارک کا (پُورا) مہینہ۔

(۴) جمعہ کی رات (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)

(۵) جمعہ کا (پُورا) دن۔

(۶) (روزانہ) رات کا دوسرا آدھا حصّہ۔

(۷) (روزانہ) رات کا پہلا تہائی حصّہ۔

(۸) (روزانہ) رات کا آخری تہائی حصّہ۔

(۹) (روزانہ) رات کے آخری تہائی حصّہ کا درمیان۔

(۱۰) (روزانہ) سحر کے وقت۔

(۱۱) سب سے زیادہ دعا کے قبول ہونے کی اُمید جمعہ کی (دعا قبول ہونے کی) ساعت اجابت میں ہے۔ اس ساعت

---

[۱] دعا کی قبولیت کے اِن اوقات کا ذکر بھی صحیح احادیث میں آیا ہے مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے انکو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے اور "رموز" (اشاروں) کی صورت میں کتب حدیث کے حوالے دئیے ہیں ہم نے بھی اسی طرح نمبر شمار کے اضافہ کے ساتھ ترجمہ کر دیا ہے جن "وقت" کے متعلق حدیث معلوم کرنی ہو کہ کس کتاب میں ہے حصن حصین کی مراجعت کیجئے ۱۲

کے وقت (کے متعلق مختلف احادیث کے تحت حسب ذیل اقوال ہیں) :-

(۱) یہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے۔

(۲) جماعت کھڑی ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔

(۳) دعا کرنے والا جب کھڑا ہوا جمعہ کی نماز پڑھ رہا ہو وہ وقت ہے۔

(۴) بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے۔

(۵) بعض علماء کہتے ہیں جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔

(۶) بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) صبح صادق نکلنے سے سورج طلوع ہونے تک ہے۔

(۷) بعض علما کہتے ہیں (جمعہ کے دن) سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔

(۸) مشہور صحابی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ ساعتِ اجابت (جمعہ کے دن دوپہر کو) سورج ڈھلنے کے ذرا دیر بعد سے ایک ہاتھ کے بقدر سورج ڈھلنے تک ہے۔

(۹) حصن حصین کے مصنف امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا تو عقیدہ یہ ہے کہ (ساعتِ اجابت) امام کے جمعہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے لے کر آمین کہنے تک کے درمیان ہے تاکہ جو حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ وارد ہوئی ہیں وہ سب (اس مذکورہ بالا صورت میں) جمع ہو جائیں جیسا کہ میں نے ایک دوسرے مقام پر اس کو واضح طور پہ بیان کیا ہے۔

(۱۰) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ: (اس ساعت کا) صحیح بلکہ ایسا درست ترین (وقت) کہ اس کے علاوہ کسی قول کو اختیار کرنا ہی جائز نہیں، وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے (کہ ساعت اجابت کا وقت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے۔ (یہی سب سے پہلا قول[۵] ہے)۔

---

[۵] دعا کی قبولیت کے سب سے زیادہ یقینی وقت احادیث میں دو بتلائے گئے ہیں، ایک لیلۃ القدر (شبِ قدر) دوسرے جمعہ کی ساعت اجابت (دعا قبول ہونے کی ساعت) مگر نہ لیلۃ القدر کو متعین کیا گیا ہے اور نہ ساعتِ اجابت کو (باقی حاشیہ ص۳۵ پر دیکھئے)

فصل ششم

اُن حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

دُعا کرنے والا مذکورہ ذیل حالتوں میں دعا کرے تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے):-

(۱) نماز کی اذان ہونے کے وقت (یعنی اذان سُننے' اذان کا جواب دینے' اور اذان کی دُعا پڑھنے کے بعد دعا کرے)۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴) کہ جمعہ کے دن وہ کونسی ساعت ہے' اسی لئے علماء کے لیلۃ القدر کے متعلق بھی بہت سے اقوال ہیں اور جمعہ کی ساعتِ اجابت کے متعلق بھی بہت سے اقوال ہیں جن میں سے چند اقوال کو مصنف نے بیان کیا ہے علماء محققین کا کہنا ہے کہ اسکی حکمت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا منشایہ ہے کہ بندہ لیلۃ القدر کی جستجو میں رمضان المبارک کی تمام راتوں میں نہ سہی آخری عشرہ میں تو شب بیداری کی سعادت حاصل کرلے انہی راتوں میں سے کسی نہ کسی رات کو دعا کی قبولیت کا وقت آجائیگا اور انشاء اللہ دُعا ضرور قبول ہوجائے گی۔ اسی طرح جمعہ کے دن ساعتِ اجابت کی جستجو میں جمعہ کا تمام دن نہ سہی زوال کے بعد سے غروب شمس تک تو عبادت میں مصروف رہے کہ اسی اثنا میں دوپہر سے شام تک دعا کی قبولیت کی ساعت بھی آجائے گی اور انشاء اللہ اسکی دعا بارگاہِ الٰہی میں ضرور قبول ہوگی لہٰذا اسی پر مسلمانوں کا عمل ہونا چاہیئے کہ رمضان المبارک میں کم از کم آخری دس راتوں میں شب بیداری میں مصروف اور عبادات وادعیہ واذکار مسنونہ میں مشغول رہیں اور ہر جمعہ کو زوال کے بعد سے غروب تک عبادات اور اوراد ادعیہ واذکار میں مشغول رہیں اس لئے کہ ہفتہ کے سات دنوں میں جمعہ کا ایک دن اللہ کی عبادت کے لئے فارغ ہونا چاہیئے اسی لئے تمام دنیا کے مسلمان ہمیشہ سے جمعہ کے دن کی چھٹی کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ چھٹی سیر و تفریح یا راحت و آرام کے لئے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہے ۱۲

لہ حالت سے مراد دعا مانگنے والے کی وہ کیفیت اور صفت ہے جو دعا مانگنے والے کے ساتھ قائم ہو اور وقت سے مراد وہ زمانہ اور وقت ہے جسمیں دعا مانگ رہا ہے۔ اُردو میں عموماً ایک کو دوسرے سے تعبیر کردیتے ہیں مثلاً اذان ہوتے وقت بھی کہہ سکتے ہیں اور اذان ہونے کی حالت میں بھی کہہ سکتے ہیں مگر دونوں میں فرق ہے وقت کا تعلق دعا کرنیوالے کی ذات سے نہیں ہے اور حالت کا تعلق دعا کرنے والے کی ذات سے ہے۔ دعا کرنے والے کی ان حالتوں کا بیان بھی صحیح احادیث میں آیا ہے مگر یہاں بھی مصنف نے حسب سابق اپنے الفاظ میں ان حالتوں کو بیان کیا ہے اور رمزوں (اشاروں) کی صورت میں کتب حدیث کا حوالہ دیا ہے' اسی طرح ہم نے بھی نمبر شمار کے اضافہ کے ساتھ انہی الفاظ میں ترجمہ کیا ہے ۱۲

(۲) اذان اور تکبیر کے درمیان (یعنی اذان واقامت کے درمیان جہاں بھی موقع مل جائے دعا کرے)

(۳) جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الفَلَاح کے بعد دعا کرے۔

(۴) اللہ کی راہ (جہاد) میں صفیں باندھنے کی حالت میں دعا کرے۔

(۵) جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہوں اس حالت میں دعا کرے۔

(۶) فرض نمازوں کے بعد (یعنی جماعت سے نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد) دعا کرے۔

(۷) اور (نماز میں) سجدہ کے اندر (مگر وہی دعا مانگے جو قرآن وحدیث میں آئی ہو

(۸) قرآن کریم کی تلاوت (سے فارغ ہونے) کے بعد۔

(۹) خاصکر ختم قرآن کے بعد (خواہ خود ختم کیا ہو، خواہ کسی دوسرے نے)

(۱۰) خاص طور پر قرآن ختم کرنے والے کی دعا۔

(۱۱) زمزم کا پانی پینے کی حالت میں (یعنی چاہ زمزم پر کھڑے ہو کر پانی پیئے اور دُعا کرے)۔

(۱۲) مرنے والے کی جاں کنی کے وقت (خود مرنے والا بھی دعا کرے اور حاضرین بھی دعا کریں، اسی طرح) میت کے پاس آنے کے وقت دُعا کرے۔

(۱۳) مرغ کی اذان کے وقت (یعنی مرغ کی اذان سُن کر دُعا کرے)۔

(۱۴) مسلمانوں کے (دینی) اجتماعات میں (ان مسلمانوں کے ساتھ یا تنہا دعا کرے)

(۱۵) ذکر کی مجلسوں میں (خواہ ذکر اللہ کا حلقہ ہو خواہ درسِ قرآن وحدیث کا خواہ وعظ ونصیحت کا)

(۱۶) امام کے وَلَا الضَّالِّین کہنے کے بعد۔

(۱۷) میت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔

(۱۸) نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت۔

(۱۹) بارش برسنے کے وقت، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الام" میں اس حدیث کو

مرسلاً[1] روایت کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ :-

"میں نے بہت سے علماءِ حدیث سے بارش برسنے کے وقت دعا قبول ہونے (کی حدیث کو سُنا اور) حفظ کیا ہے۔"

(۲۰) امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (۱) کعبۂ مکرمہ کو دیکھنے کے وقت (خواہ مکہ معظمہ پہونچکر پہلی مرتبہ دیکھے، یا جس وقت بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے دعا کرے)۔

(۲) سورۂ انعام میں جو ایک ساتھ دو مرتبہ اسم جلالت (اللہ جل شانہ کا نام) آیا ہے، اِن دونوں کے بیچ میں دعا کرے وہ آیتِ کریمہ یہ ہے مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ فرماتے ہیں: "ہم نے بہت سے علماء سے اِس آیت کریمہ میں اِس جلالت کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سُنا اور یاد کیا ہے اور حافظ حدیث عبدالرزاق رسُعَنی نے تو اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسی سے اِس مقام پر دعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔"

---

[1] مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور اس صحابی کا نام نہ لے جس سے اُس نے وہ حدیث سُنی ہے ۱۲

فصل ہفتم

اُن مقامات (جگہوں) کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

(ا) تمام مقدس مقامات ۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا ہے، اِس خط میں وہ (مکہ معظمہ میں) دعا کے قبول ہونے کے یہ ۱۵ مقامات بیان کرتے ہیں:۔

۱ طواف (گاہ "مطاف") میں

۲ ملتزم کے پاس (خانہ کعبہ کا وہ حصہ جس سے طواف کرنے والے چمٹتے ہیں، یہ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چار ہاتھ کے بقدر جگہ ہے)

۳ میزاب (خانۂ کعبہ کی چھت کے پرنالہ) کے نیچے۔

۴ بیت اللہ کے اندر۔

۵ چاہِ زمزم کے پاس۔

۶ و ۷ صفا اور مروۃ (پہاڑیوں) پر۔

۸ مسعیٰ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ) میں۔

۹ مقام ابراھیم کے پیچھے

۱۰ (میدان) عرفات میں (جہاں ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب تک ٹھیرتے ہیں، اور یہی حج کا اصلی رُکن ہے)

۱۱ مزدلفہ میں (جہاں حجاج عرفات سے واپس آکر مغرب و عشا کی نماز پڑھتے ہیں اور رات گذارتے ہیں)

۱۲ منیٰ میں (جہاں دسویں تاریخ کو حاجی جمروں پر کنکریاں مارتے، قربانی کرتے ہیں)

۱۳ و ۱۴ و ۱۵ تینوں جمروں کے پاس (یہ تین ٹیلے ہیں جن پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں)

(۲) امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

"اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (کے روضۂ اقدس) کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی (یعنی روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو دُعا قبول ہونے کا وہ مقدس مقام ہے کہ اس کو تو سرِ فہرست (سب سے پہلے شمار) ہونا چاہیئے۔

باقی ملتزم کے پاس دعا کی قبولیت کی ایک حدیث مسلسل بھی ہمیں مکّہ کے راویوں سے پہونچی ہے۔

فصل ہشتم

اُن لوگوں کا بیان جنکی دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں جلد قبول ہوتی ہیں

(احادیثِ صحیحہ[1] سے ثابت ہے کہ مذکورۂ ذیل لوگوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں:-

(۱) مجبور و لاچار اور بے بس لوگ۔

(۲) مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ (ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ گنہگار ہوں (ایک اور روایت میں ہے) اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔

(۳) باپ کی دعا (اپنی اولاد کے لئے)۔

(۴) امام عادل کی دعا (عدل و انصاف کرنیوالے خلیفہ یا بادشاہ یا حکمراں کی دعا اپنی رعایا کے لئے)۔

(۵) ہر نکوکار آدمی کی دعا۔

(۶) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی خدمتگذار اولاد کی دعا (اپنے ماں باپ کے لئے)

(۷) مسافر کی دُعا۔ (۸) روزہ دار کی دعا روزہ افطار کرنے کے وقت۔

(۹) ایک مسلمان کی دُعا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پس پُشت۔

(۱۰) ہر مسلمان کی دعا جبتک کہ وہ کسی پر ظلم کرنے یا قطع رحمی (قرابتداروں کی حق تلفی) کی دُعا نکرے یا (دعا کرکے اظہار مایوسی یا شکایت کے طور پر) یہ نہ کہے کہ میں نے دعا مانگی تھی وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ:-

"اللہ تعالیٰ کے کچھ (عذاب جہنم سے) آزاد کردہ بندے ہیں جنہیں سے ہر ایک کی دن رات میں ایک دُعا (ضرور) قبول ہوتی ہے"

اور جامع ابو منصور میں (ایک روایت) ہے کہ:-

"صحیح دعا حاجی کی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ (اپنے گھر حج سے) واپس آجائے"

---

[1] یہ بیان بھی مصنف نے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے، اسی لئے ہم نے بھی حسب سابق اسی طرح نمبر شمار کے ساتھ ترجمہ کردیا ہے ۱۲

فصل نہم

اِسم اعظم اور دُعا کی قبولیت میں اُسکے اثر کا بیان

(۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم[لہ] جس کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ اسکو قبول کرتے ہیں اور اس کے ساتھ جو بھی اللہ سے سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ اُسکو پُورا کر دیتے ہیں، اِس آیت کریمہ میں ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (انبیا رکوع ۶)

(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں

(۲) . ایک اور حدیث میں آیا ہے :-

اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ساتھ اللہ سے جو بھی مانگا جائے (ضرور) دیتا ہے اور جو بھی دعا کی جائے اللہ (ضرور) قبول کرتا ہے یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے،

لہ دعا کی قبولیت کے سلسلہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر اور جمعہ کی ساعتِ اجابت کو متعین نہیں فرمایا اسی طرح اسم اعظم کو بھی متعین نہیں فرمایا تاکہ دعا کرنیوالا اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بنا پر اسم اعظم کی جستجو میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ ناموں سے دُعا مانگے اور اس طرح اللہ کی زیادہ سے زیادہ تعریف اور حمد و ثنا کرنیکی سعادت حاصل کرے کہ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور اُمید ہے کہ اسی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرمالیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت و شفقت ہے کہ وہ ان حکمتوں اور تدبیروں سے اپنے بندوں سے زیادہ سے زیادہ عبادت کرا کے انھیں دنیا اور آخرت میں زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب کا مستحق بنا دیتے ہیں ۱۲

تو اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اسکے برابر کا ہمسر ہے

بعض روایتوں میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ

یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو ہی اللہ ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(۳) ۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا اور سب سے بڑا نام جس سے جب بھی دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتے ہیں اور جو بھی مانگا جائے وہ ضرور دے دیتے ہیں، یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ،

لَاشَرِیْكَ لَكَ اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تیری ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے (تو) بہت بڑا مہربان ہے، بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے، اے (عظمت و) جلال اور (انعام و) احسان کے مالک!

اور بعض روایتوں میں (بجائے یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے)

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (اے (ہمیشہ) زندہ رہنے والے، اور (سب کو قائم رکھنے والے)

بھی اس کے آخر میں آیا ہے۔

(۴) ۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:۔

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (بقرہ۔رکوع ۱۹)

اور تمہارا معبود تو وہی یگانہ معبود ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے

(۲) الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ (آل عمران رکوع ۱)

الف، لام، میم، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا ہے

(۵)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا اسمِ اعظم تین سورتوں میں ہے:۔

(۱) سورۃ بقرۃ (۲) سورۃ آل عمران (۳) سورۃ طٰہٰ

(۶)۔ قاسم (بن عبدالرحمٰن) نے کہا ہے:۔

میں نے (اس حدیث کے تحت) اُس کو تلاش کیا تو اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو اسمِ اعظم پایا۔

(۷)۔ حصن حصین کے مصنف امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسمِ اعظم ہے تاکہ (سب) حدیثیں موافق و مطابق ہو جائیں، اور اس لئے بھی کہ واحدی کی کتاب الدعاء کی حدیث جو یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے، وہ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم

نیز فرماتے ہیں:۔

یہ قاسم، عبدالرحمٰن کے بیٹے شام کے رہنے والے تابعی ہیں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے قابلِ اعتماد شاگرد ہیں۔

فصل دہم

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ جن کے ساتھ دعا مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے ننانوے[۱] نام ہیں جو شخص ان کا احاطہ کرلے گا (یعنی یاد کرلے گا اور پڑھتا رہے گا) وہ جنت میں داخل ہوگا. (اسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے) جو کوئی شخص ان کو حفظ کرلے گا (اور برابر پڑھتا رہے گا) وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا. وہ نام[۲][۳] یہ ہیں:-

---

[۱] اِس حدیث میں جن ننانوے ۹۹ ناموں کا ذکر آیا ہے ان میں سے اکثر و بیشتر نام قرآن کریم میں مذکور ہیں صرف چند نام ایسے ہیں جو بعینہٖ قرآن عظیم میں مذکور نہیں ہیں، لیکن ان کا بھی مادہ (اصل جس سے وہ نام نکلے ہیں قرآن کریم میں مذکور ہے مثلاً منتقم تو بعینہٖ قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے مگر ذوانتقام قرآن میں آیا ہے جس کے معنی بعینہٖ وہ ہی ہیں جو منتقم کے ہیں (انتقام لینے والا) ۱۲۔

[۲] اللہ جل شانہٗ کے اسماء حسنیٰ جن کا ذکر آیتِ کریمہ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں پس ان ناموں سے اُس کو پکارو) میں آیا ہے، اِن ننانوے ناموں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی قرآن وحدیث میں نام آئے ہیں مثلاً غافر ان ناموں میں مذکور نہیں ہے مگر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اس لئے جو نام بھی قرآن وحدیث میں آئے ہیں وہ سب اس آیت کریمہ کا مصداق ہیں اور ان سے دعا کرنی چاہیئے ہاں اپنی طرف سے اللہ کا کوئی ایسا نام جو قرآن وحدیث میں نہیں آیا ہو نام کے طور پر نہیں لے سکتے اگرچہ معنی کے اعتبار سے درست بھی ہو۔ ۱۲

[۳] اسماءِ حسنیٰ کے پڑھنے کا طریقہ ہم نے تو نمبر شمار کے حساب سے نام اُن کے معنی اور فوائد بیان کیئے ہیں جب ان اسماءِ حسنیٰ کی تلاوت کرنا چاہیں تو اِس طرح شروع کریں ھُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ آخر تک مسلسل پڑھتے چلے جائیں۔ ہر اسم کے آخری اسم پر پیش پڑھیں اور دوسرے اسم سے ملا دیں جس نام پر سانس لینے کیلئے رُکیں اس کو نہ ملائیں، اور دوسرا نام اَلْ سے شروع کریں۔ اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں تو شروع میں یَا (حرفِ ندا) کا اضافہ کریں مثلاً الرحمن کا وظیفہ پڑھنا ہو تو یَارَحْمٰنُ پڑھیں یَاالرَّحْمٰنُ نہ پڑھیں، اسی طرح تمام اسماء کو سمجھ لیجیے ۱۲

نمبرشمار	اسمائے حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
۱	اَللّٰہُ	خدا کا نام	جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ یَا اَللّٰہُ پڑھیگا انشاءاللہ اُسکے دل سے تمام شکوک وشبہات دُور ہوجائینگے اور عزم ویقین کی قوت نصیب ہوگی۔ جو لاعلاج مریض بکثرت یَا اَللّٰہُ کا ورد رکھے اور اس کے بعد شفا کی دعا مانگے اس کو شفاء کامل نصیب ہوگی۔
۲	اَلرَّحْمٰنُ	بیحد رحم کرنیوالا	جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَا رَحْمٰنُ پڑھیگا اسکے دل سے انشاءاللہ ہر قسم کی سختی اور غفلت دُور ہوجائیگی۔
۳	اَلرَّحِیْمُ	بڑا مہربان	جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَا رَحِیْمُ پڑھے گا تمام دنیوی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا اور تمام مخلوق اُس پر مہربان ہوجائے گی۔
۴	اَلْمَلِکُ	حقیقی بادشاہ	جو شخص روزانہ صبح کی نماز کے بعد یَا مَلِکُ کثرت سے پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی فرما دیں گے
۵	اَلْقُدُّوْسُ	برائیوں سے پاک ذات	جو شخص روزانہ زوال کے بعد اِس اسم کو کثرت سے پڑھیگا انشاءاللہ اُسکا دل روحانی امراض سے پاک ہوجائیگا۔
۶	اَلسَّلَامُ	بے عیب ذات	جو شخص کثرت سے اِس اسم کو پڑھتا رہے گا انشاءاللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہیگا جو شخص (۱۱۵) مرتبہ یہ اسم پڑھکر بیمار پر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صحت وشفا عطا فرمائیں گے۔
۷	اَلْمُؤْمِنُ	امن و ایمان دینے والا	جو شخص کسی خوف کے وقت (۶۳۰) مرتبہ اس اسم کو پڑھیگا انشاءاللہ ہر طرح کے خوف اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے یا لکھکر پاس رکھے اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالےٰ کی امان میں رہے گا۔
۸	اَلْمُهَیْمِنُ	نگہبان	جو شخص غسل کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور صدق دل سے سَو مرتبہ یہ اسم پڑھے اللہ تعالےٰ اس کا ظاہر و باطن پاک فرمادیں گے، اور جو شخص (۱۱۵) مرتبہ پڑھے تو انشاءاللہ پوشیدہ چیزوں پر مطلع ہو۔
۹	اَلْعَزِیْزُ	سب پر غالب	جو شخص چالیس دن تک چالیس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو معزّز و مستغنی بنادیں گے، اور جو شخص نماز فجر کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے وہ انشاءاللہ کسی کا محتاج نہ ہو اور ذلت کے بعد عزت پائے۔

نمبرشمار	اسماءِ حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
۱۰	اَلْجَبَّارُ	سب سے زبردست	جو شخص روزانہ صبح وشام (۲۲۶) مرتبہ اِس اسم کو پڑھیگا انشاءاللہ ظالموں کے ظلم و قہر سے محفوظ رہیگا اور جو شخص چاندی کی انگوٹھی پر یہ اسم نقش کرا کے پہنے گا اس کی ہیبت و شوکت لوگوں کے دلوں میں انشاءاللہ پیدا ہوگی۔
۱۱	اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی اور بزرگی والا	جو شخص کثرت سے اِس اسم کا ورد رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے عزت اور بڑائی عطا فرمائیں گے اور اگر ہر کام کی ابتدا میں یہ اسم بکثرت پڑھے تو انشاءاللہ اس میں کامیاب ہوگا۔
۱۲	اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا	جو شخص سات روز تک متواتر سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا انشاءاللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا جو شخص ہمیشہ یہ اسم اَلْخَالِقُ پڑھتا رہے تو اللہ پاک ایک فرشتہ پیدا کر دیتے ہیں جو اس کی طرف سے عبادت کرتا ہے اور اس کا چہرہ منور رہتا ہے۔
۱۳	اَلْبَارِئُ	جان ڈالنے والا	اگر بانجھ عورت سات روز روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس مرتبہ اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ پڑھے تو انشاءاللہ اُسے اولاد نرینہ نصیب ہو۔
۱۴	اَلْمُصَوِّرُ	صورت دینے والا	ایضاً
۱۵	اَلْغَفَّارُ	درگذر اور پردہ پوشی کرنے والا	جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ اِس اسم کو پڑھا کرے گا انشاءاللہ اُس پر مغفرت کے آثار ظاہر ہونے لگیں گے اور جو شخص نمازِ عصر کے بعد روزانہ یاغفار اغفرلی پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کو انشاءاللہ بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ میں داخل کریں گے۔
۱۶	اَلْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھے تو انشاءاللہ دنیا کی محبت اُس کے دل سے جاتی رہے گی اور خدا کی محبت پیدا ہو جائے گی۔
۱۷	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا	جو شخص فقر و فاقہ میں گرفتار ہو وہ کثرت سے اس اسم کو پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے انشاءاللہ اُس کو حیرت انگیز طریق پر نجات دیدیں گے اور اگر کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد

نمبرشمار	اسماءِ حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			کے صحن میں تین بار سجدہ کرکے ہاتھ اُٹھائے اور سو مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاءاللہ تعالیٰ حاجت پوری ہو جائے گی۔
۱۸	اَلرَّزَّاقُ	بہت بڑا روزی دینے والا	جو شخص نماز صبح سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر رزق کے دروازے انشاءاللہ کھول دینگے اور بیماری و مفلسی اُسکے گھر میں ہرگز نہ آئیگی داہنے کونہ سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔
۱۹	اَلْفَتَّاحُ	بہت بڑا مشکل کُشا	جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر ستّر مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے گا انشاءاللہ اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جائے گا۔
۲۰	اَلْعَلِیْمُ	بہت وسیع علم والا	جو شخص کثرت سے یَاعَلِیْمُ کا ورد کریگا اللہ تعالیٰ اُس پر انشاءاللہ علم و معرفت کے دروازے کھول دینگے
۲۱	اَلْقَابِضُ	روزی تنگ کرنیوالا	جو شخص روٹی کے چار لقموں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھائے گا بھوک پیاس زخم اور درد وغیرہ کی تکلیف سے انشاءاللہ محفوظ رہے گا۔
۲۲	اَلْبَاسِطُ	روزی فراخ کرنے والا	جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھاکر روزانہ دس مرتبہ اس اسم کو پڑھیگا اور منہ پر ہاتھ پھیریگا اللہ تعالیٰ اُسے انشاءاللہ غنی بنادیں گے اور کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔
۲۳	اَلْخَافِضُ	پست کردینے والا	جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ یَاخَافِضُ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں انشاءاللہ پوری اور مشکلات دُور فرمادیں گے۔ جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک جگہ بیٹھ کر ستر بار الخافض پڑھے تو انشاءاللہ دشمن پر فتحیاب ہو۔
۲۴	اَلرَّافِعُ	بلند کردینے والا	جو شخص ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ اَلرَّافِعُ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُسے انشاءاللہ مخلوق سے بے نیاز اور تونگر بنادیں گے۔
۲۵	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا	جو شخص پیر یا جمعے کے دن بعد نماز مغرب چالیس مرتبہ یَامُعِزُّ پڑھا کرے گا اللہ تعالےٰ اُس کو انشاءاللہ لوگوں میں باعزت اور باوقار بنادیں گے۔

نمبر شمار	اسماء حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
۲۶	اَلْمُذِلُّ	ذِلّت دینے والا	جو شخص چھہتر مرتبہ یَا مُذِلُّ پڑھ کر سربسجود ہو کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو انشاء اللہ حاسدوں، ظالموں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے، اگر کوئی خاص دشمن ہو تو سجدہ میں اس کا نام لیکر کہ اے اللہ! فلاں ظالم یا دشمن کے شر سے محفوظ رکھ" دعا کرے، انشاء اللہ قبول ہوگی۔
۲۷	اَلسَّمِیْعُ	سب کچھ سُننے والا	جو شخص جمعرات کے دن چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو یا سو یا پچاس مرتبہ یا سمیع پڑھے گا انشاء اللہ اس کی دعائیں قبول ہونگی، درمیان میں کسی سے بات ہرگز نہ کرے۔ اور جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو انشاء اللہ نظرِ خاص سے نوازیں گے۔
۲۸	اَلْبَصِیْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ یَا بَصِیْرُ پڑھا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ میں انشاء اللہ روشنی اور دل میں نور پیدا فرما دیں گے۔
۲۹	اَلْحَکَمُ	حاکمِ مطلق	جو شخص اخیر شب میں ۹۹ مرتبہ باوضو یہ اسم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو انشاء اللہ محلِ اسرار و انوار بنا دیں گے۔ اور جو شخص جمعہ کی رات میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے حال و بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو انشاء اللہ کشف و الہام سے نوازیں گے۔
۳۰	اَلْعَدْلُ	سراپا انصاف	جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں روٹی کے بیس ٹکڑوں پر اَلْعَدْلُ لکھکر کھائیگا اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کے لئے مسخر فرما دیں گے انشاء اللہ
۳۱	اَللَّطِیْفُ	بڑا لطف و کرم کرنے والا	جو شخص ۱۳۳ مرتبہ یَا لَطِیْفُ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کے رزق میں برکت ہوگی اور اور اس کے سب کام بخوبی پورے ہوں گے جو شخص فقر و فاقہ، دُکھ بیماری، تنہائی و کس مپرسی یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دوگانہ پڑھے، اور اپنے مقصد و مطلب کو دل میں رکھکر سو مرتبہ یہ اسم پڑھے، انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔
۳۲	اَلْخَبِیْرُ	باخبر اور آگاہ	جو شخص سات روز تک یہ اسم بکثرت پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس پر پوشیدہ راز ظاہر

خواص اور فوائد	معنی	اسماء حسنیٰ	نمبر شمار
ہونے لگیں گے جو شخص خواہشاتِ نفسانی میں گرفتار ہو وہ بکثرتِ اس اسم کا ورد کرے انشاء اللہ ان سے رہائی نصیب ہوگی			
جو شخص اِس اسم کو کاغذ پر لکھکر پانی سے دھوکر جس چیز پر اُس پانی کو چھڑکے یا ملے گا انشاء اللہ اِس میں خیر و برکت ہوگی اور آفتوں سے وہ محفوظ رہے گی۔	بڑا بُردبار	اَلْحَلِیْمُ	۳۳
جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا انشاء اللہ اسے عزت و عظمت نصیب ہوگی۔	بڑا بزرگ	اَلْعَظِیْمُ	۳۴
جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا انشاء اللہ اس کی تمام تکلیفیں اور رنج و غم دُور ہوجائیں گے، اور مال و اولاد میں برکت ہوگی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو سجدہ میں یارَبِّ اغْفِرْلِی تین مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیں گے۔	بہت بخشنے والا	اَلْغَفُوْرُ	۳۵
جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دُکھ درد، رنج و غم میں مبتلا ہو وہ اس اسم کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ اس سے رہائی نصیب ہوگی۔	قدر دان	اَلشَّکُوْرُ	۳۶
جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اُسے رتبہ کی بلندی، خوشحالی اور مقصد میں کامرانی نصیب ہوگی۔	بہت بلند و برتر	اَلْعَلِیُّ	۳۷
جو شخص اپنے عہدہ سے معزول ہوگیا ہو وہ سات روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ یا کبیرُ پڑھے وہ انشاء اللہ اپنے عہدہ پر بحال ہوجائے گا اور بزرگی و برتری نصیب ہوگی۔	بہت بڑا	اَلْکَبِیْرُ	۳۸
جو شخص بکثرت یاحفیظ کا ورد رکھے گا اور لکھکر اپنے پاس رکھے گا وہ انشاء اللہ ہرطرح کے خوف و خطر اور نقصان و ضرر سے محفوظ رہے گا۔	سب کا محافظ	اَلْحَفِیْظُ	۳۹
جو شخص خالی آبخورے میں سات مرتبہ یہ اسم پڑھکر دم کریگا اور اسمیں خود پانی پیئے یا کسی دوسرے کو پلائے یا سونگھے گا تو انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔	سب کو روزی اور توانائی دینے والا	اَلْمُقِیْتُ	۴۰

نمبرشمار	اسماء حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
۴۱	اَلْحَسِيْبُ	سب کے لئے کفایت کرنیوالا	جس شخص کو کسی بھی شخص یا چیز کا ڈر ہو وہ جمعرات سے شروع کرکے آٹھ روز تک صبح شام ستر مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ پڑھے وہ انشاء اللہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہے گا۔
۴۲	اَلْجَلِيْلُ	بڑے اور بلند مرتبہ والا	جو شخص مشک و زعفران سے اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور بکثرت یاجلیل کا ورد رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسکو انشاء اللہ عزت و عظمت اور قدر و منزلت عطا فرمائیں گے۔
۴۳	اَلْكَرِيْمُ	بہت کرم کرنے والا	جو شخص روزانہ سوتے وقت یَا کَرِیْمُ پڑھتے پڑھتے سوجایا کرے اللہ تعالےٰ اس کو علماء و صلحاء میں عزت نصیب فرمائیں گے۔
۴۴	اَلرَّقِيْبُ	بڑا نگہبان	جو شخص اپنے اہل و عیال اور مال و منال پر سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر روزانہ دم کیا کرے اور یَا رَقِیْبُ کا ورد رکھے انشاء اللہ وہ سب آفتوں سے محفوظ رہے گا۔
۴۵	اَلْمُجِيْبُ	دعائیں سُننے اور قبول کرنیوالا	جو شخص کثرت سے یَا مُجِیْبُ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کی دعائیں بارگاہِ خداوندی میں قبول ہونے لگیں گی۔
۴۶	اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	جو شخص بکثرت یَا وَاسِعُ کا ورد رکھے گا انشاء اللہ اس کو ظاہری اور باطنی غِنا اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔
۴۷	اَلْحَكِيْمُ	بڑی حکمتوں والا	جو شخص کثرت سے یَا حَکِیْمُ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُس پر انشاء اللہ علم و حکمت کے دروازے کھول دیں گے جس شخص کا کوئی کام پُورا نہ ہوتا ہو تو وہ پابندی سے اس اسم کو پڑھا کرے انشاء اللہ کام پُورا ہو جائے گا۔
۴۸	اَلْوَدُوْدُ	بڑا محبّت کرنے والا	جو شخص ایک ہزار مرتبہ یَا وَدُوْدُ پڑھکر کھانے پر دم کرے گا اور بیوی کے ساتھ بیٹھکر وہ کھانا کھائے گا تو انشاء اللہ میاں بیوی کا جھگڑا ختم ہوجائیگا اور باہمی محبت پیدا ہوجائے گی۔
۴۹	اَلْمَجِيْدُ	بڑا بزرگ	جو شخص کسی موذی مرض آتشک جذام وغیرہ میں گرفتار ہو وہ ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کے روزے رکھے اور افطار کے بعد بکثرت اِس اسم کو پڑھا کرے اور پانی پر دم کرکے پیئے انشاء اللہ وہ مرض دور ہوجائے گا

نمبرشمار	اسماءحسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
۵۰	اَلْبَاعِثُ	مُردوں کوزندہ کرنے والا	جوشخص روزانہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھکر ایک سو ایک مرتبہ یَابَاعِثُ پڑھا کرے اِنشاءاللہ اس کادل علم وحکمت سے زندہ ہوجائیگا
۵۱	اَلشَّهِيْدُ	حاضروناظر	جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھکر اکیس مرتبہ یَاشَہِیْدُ پڑھکردم کرے انشاءاللہ فرمانبردار ہوجائے گی
۵۲	اَلْحَقُّ	برحق وبرقرار	جوشخص چوکور کاغذ کے چاروں کونوں پر اَلْحَقُّ لکھکر سحر کے وقت کاغذکو ہتیلی پر رکھکر آسمان کی طرف بلند کرکے دُعاکرے انشاءاللہ گم شدہ شخص یا سامان مل جائے گا، اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔
۵۳	اَلْوَكِيْلُ	بڑا کارساز	جوشخص کسی بھی آسمانی آفت کے خوف کے وقت بکثرت یَاوَکِیْلُ کاورد کرے گا اور اس اسم کو اپنا وکیل بنالے گا وہ انشاءاللہ ہرآفت سے محفوظ رہے گا۔
۵۴	اَلْقَوِيُّ	بڑی طاقت وقوت والا	جوشخص واقعی مظلوم اور کمزور ومغلوب ہو وہ اُس ظالم اور طاقتور دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے بکثرت اس اسم کو پڑھے انشاءاللہ اس سے محفوظ رہے گا۔ (بے محل اور ناحق یہ عمل ہرگز نہ کرے)
۵۵	اَلْمَتِيْنُ	شدید قوت والا	جس عورت کے دودھ نہ ہو اُس کو اَلْمَتِیْنُ کاغذ پر لکھکر دھوکر پلائیں انشاءاللہ خوب دودھ ہوگا
۵۶	اَلْوَلِيُّ	مددگار اور حمایتی	جوشخص اپنی بیوی کی عادتوں خصلتوں سے خوش نہ ہو وہ جب اُس کے سامنے جائے اِس اسم کو پڑھا کرے انشاءاللہ نیک خصلت ہوجائے گی
۵۷	اَلْحَمِيْدُ	لائق تعریف	جوشخص ۴۵ دن تک متواتر ۹۳ مرتبہ تنہائی میں یَاحَمِیْدُ پڑھا کرے گا اس کی تمام بُری خصلتیں اور عادتیں انشاءاللہ دُور ہوجائیں گی۔
۵۸	اَلْمُحْصِيْ	اپنے علم اور شمار میں رکھنے والا	جوشخص روٹی کے بیس ٹکڑوں پر روزانہ بیس مرتبہ یہ اسم پڑھکر دم کرے اور کھائے تو انشاءاللہ مخلوق اس کے لئے مسخر ہوجائے گی۔

خواص اور فوائد	معنی	اسماء حسنیٰ	نمبر شمار
جو شخص سحر کے وقت حاملہ عورت کے پیٹ پر ہاتھ رکھکر ۹۹ مرتبہ یَا مُبْدِئُ پڑھیگا انشاء اللہ نہ اس کا حمل گرے گا نہ وقت سے پہلے بچہ پیدا ہوگا۔	پہلی بار پیدا کرنے والا	اَلْمُبْدِئُ	۵۹
گم شدہ شخص کو واپس بلانے کے لئے جب گھر کے سب آدمی سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ یَا مُعِیْدُ پڑھے انشاء اللہ سات روز میں واپس آجائیگا یا پتہ چل جائیگا۔	دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُعِیْدُ	۶۰
جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت اَلْمُحْیِیْ کا ورد رکھے یا کسی دوسرے بیمار پر دم کرے تو انشاء اللہ صحت یاب ہوجائے۔ جو شخص ۸۹ مرتبہ اَلْمُحْیِیْ پڑھکر اپنے اوپر دم کرے وہ ہر طرح کی قید و بند سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔	زندگی دینے والا	اَلْمُحْیِیْ	۶۱
جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھکر اَلْمُمِیْتُ پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ اُس کا نفس مطیع ہوجائے گا۔	موت دینے والا	اَلْمُمِیْتُ	۶۲
جو شخص روزانہ تین ہزار مرتبہ اَلْحَیُّ کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ کبھی بیمار نہ ہوگا۔ جو شخص اِس اسم کو چینی کے برتن پر مشک اور گلاب سے لکھکر شیریں پانی سے دھوکر پیئے یا کسی دوسرے بیمار کو پلائے انشاء اللہ شفاء کامل نصیب ہو۔	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا	اَلْحَیُّ	۶۳
جو شخص بکثرت اسم اَلْقَیُّوْمُ کا ورد رکھے انشاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور ساکھ زیادہ ہو اور تنہائی میں بیٹھکر ورد کرے تو انشاء اللہ خوش حال ہوجائے۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ورد کیا کرے انشاء اللہ اُسکی سستی و کاہلی دور ہوجائے۔	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	اَلْقَیُّوْمُ	۶۴
جو شخص کھانا کھاتے وقت یَا وَاجِدُ کا ورد رکھے غذا اُس کے قلب کی طاقت و قوت اور نورانیت کا باعث ہو انشاء اللہ۔	ہر چیز کو پانیوالا	اَلْوَاجِدُ	۶۵
جو شخص تنہائی میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہوجائے تو انشاء اللہ اُس کے قلب پر انوارِ الٰہیہ ظاہر ہونے لگیں گے۔	بزرگی اور بڑائی والا	اَلْمَاجِدُ	۶۶

خواص اور فوائد	معنی	اسماءِ حسنیٰ	نمبر شمار
جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ پڑھا کرے اس کے دل سے انشاء اللہ مخلوق کی محبت اور خوف جاتا رہے گا جس شخص کے اولاد نہوتی ہو وہ اس اسم کو لکھکر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اس کو اولادِ صالح نصیب ہوگی۔	ایک اکیلا	اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ	۶۷
جو شخص سحر کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ۱۱۵ یا ۱۲۵ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اسکو انشاء اللہ ظاہری و باطنی سچائی نصیب ہو اور جو شخص باوضو اس اسم کا ورد جاری رکھے وہ انشاء اللہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔	بے نیاز	اَلصَّمَدُ	۶۸
جو شخص دو رکعت نماز پڑھکر سو مرتبہ اَلْقَادِرُ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ذلیل ورسوا فرمادیں گے (اگر وہ حق پر ہو گا)۔ اگر کسی شخص کو کوئی دشوار کام یا کسی کام میں دشواری پیش آجائے تو اکتالیس بار یَا قَادِرُ پڑھے انشاء اللہ وہ دشواری دور ہو جائے گی۔	قدرت والا	اَلْقَادِرُ	۶۹
جو شخص سو کر اُٹھنے کے بعد بکثرت اَلْمُقْتَدِرُ کا ورد کیا کرے یا کم از کم بیس مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کے تمام کام آسان اور درست ہو جائیں گے۔	پوری مقدرت رکھنے والا	اَلْمُقْتَدِرُ	۷۰
جو شخص جنگ کے وقت اَلْمُقَدِّمُ کثرت سے پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے (پیش قدمی کی) قوت انشاء اللہ عطا فرمادیں گے اور دشمنوں سے محفوظ رکھیں گے۔ اور جو شخص ہر وقت یَا مُقَدِّمُ کا ورد رکھے گا وہ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار بن جائے گا۔	پہلے اور آگے کرنے والا	اَلْمُقَدِّمُ	۷۱
جو شخص کثرت سے اَلْمُؤَخِّرُ کا ورد رکھے گا اُسے انشاء اللہ سچی توبہ نصیب ہوگی اور جو شخص روزانہ سو مرتبہ اس اسم کو پابندی سے پڑھا کرے اس کو انشاء اللہ ایسا حق تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا کہ اس کے بغیر چین نہ آئے گا	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ	۷۲
جس شخص کے لڑکا نہ ہوتا ہو وہ چالیس دن تک چالیس مرتبہ روز اَلْاَوَّلُ پڑھا کرے	سب سے پہلے	اَلْاَوَّلُ	۷۳

نمبر شمار	اسماء حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			انشاء اللہ اُس کی مراد پوری ہوگی۔ جو شخص مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ اَلْاَوَّلُ پڑھے انشاء اللہ جلد بخیریت وطن واپس پہونچے گا۔
۷۴	اَلْاٰخِرُ	سب کے بعد	جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اَلْاٰخِرُ پڑھا کرے اُس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دُور ہو جائے گی اور انشاء اللہ ساری عمر کی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جائے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔
۷۵	اَلظَّاهِرُ	ظاہر و آشکارا	جو شخص نماز اشراق کے بعد پانچسو ۵۰۰ مرتبہ اَلظَّاهِرُ کا ورد کیا کرے اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں نور عطا فرمائیں گے انشاء اللہ۔
۷۶	اَلْبَاطِنُ	پوشیدہ و پنہاں	جو شخص روزانہ تینتیس ۳۳ مرتبہ یَا بَاطِنُ پڑھا کرے انشاء اللہ اس پر باطنی اسرار ظاہر ہونے لگیں گے اور اس کے قلب میں انس و محبتِ الٰہی پیدا ہوگا۔ جو شخص دُو رکعت نماز ادا کر کے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔
۷۷	اَلْوَالِیُ	متولی اور متصرف	جو شخص کثرت سے اَلْوَالِیُ کا ورد رکھے گا وہ ناگہانی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ کورے آبخورہ میں یہ اسم لکھ کر اس میں پانی بھر کر مکان میں چھڑکے گا تو وہ مکان بھی انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے تو گیارہ مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ وہ فرماں بردار ہو جائے گا۔
۷۸	اَلْمُتَعَالِیُ	سب سے بلند و برتر	جو شخص کثرت سے اَلْمُتَعَالِیُ کا ورد رکھے انشاء اللہ اس کی تمام مشکلات رفع ہونگی اور جو عورت حالتِ حیض میں کثرت سے اس اسم کا ورد رکھے انشاء اللہ اُسکی تکلیف رفع ہوگی۔
۷۹	اَلْبَرُّ	بڑا اچھا سلوک کرنے والا	جو شخص شراب نوشی زنا کاری وغیرہ بدکاریوں میں گرفتار ہو روزانہ سات مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ ان گناہوں کی رغبت جاتی رہے گی جو شخص حُبِّ دنیا میں مبتلا ہو اِس اسم کو بکثرت پڑھے انشاء اللہ حب دنیا اُس کے دل سے جاتی رہے۔ جو شخص اپنے بچہ پر

نمبر شمار	اسماء حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			پیدا ہونے کے بعد ہی سات مرتبہ اس اسم کو پڑھکر دم کر دے اور اللہ کے سپرد کر دے وہ بلوغ تک تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔
۸۰	اَلتَّوَّابُ	بہت زیادہ توبہ قبول کرنیوالا	جو شخص نماز چاشت کے بعد ۳۶۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ اُسے سچی توبہ نصیب ہوگی، اور جو شخص کثرت سے اِس اسم کو پڑھا کرے گا انشاء اللہ اُس کے تمام کام آسان ہوں گے۔ اگر کسی ظالم پر دس مرتبہ پڑھکر دم کیا جائے تو انشاء اللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی۔
۸۱	اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	جو شخص حق پر ہو اور دشمن سے بدلہ لینے کی اس میں قدرت نہ ہو وہ تین جمعہ تک بکثرت یَا مُنْتَقِمُ پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے خود انشاء اللہ انتقام لے لیں گے۔
۸۲	اَلْعَفُوُّ	بہت زیادہ معاف کرنیوالا	جو شخص کثرت سے اَلْعَفُوُّ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہوں کو انشاء اللہ معاف فرما دیں گے
۸۳	اَلرَّؤُفُ	بہت بڑا شفیق	جو شخص بکثرت یَا رَءُوْفُ کا ورد رکھے انشاء اللہ مخلوق اس پر مہربان ہو جائے گی اور وہ مخلوق پر، اور جو شخص دس مرتبہ درود شریف اور دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے تو انشاء اللہ اُس کا غصہ رفع ہو جائیگا، دوسرے غضبناک شخص پر دم کرے تو اُسکا غصہ رفع ہوگا۔
۸۴	مَالِكُ الْمُلْكِ	ملکوں کا مالک	جو شخص یَا مَالِكَ الْمُلْكِ کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اُس کو غنی اور لوگوں سے بے نیاز فرما دیں گے، اور وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔
۸۵	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا	جو شخص کثرت سے یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عزت و عظمت اور مخلوق سے استغنا، عطا فرما دیں گے۔
۸۶	اَلْمُقْسِطُ	عدل و انصاف قائم کرنیوالا	جو شخص روزانہ اس اسم کو پڑھا کرے وہ انشاء اللہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہیگا اور اگر کسی خاص اور جائز مقصد کے لئے سات سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا تو انشاء اللہ وہ مقصد حاصل ہوگا۔
۸۷	اَلْجَامِعُ	سب کو جمع کرنیوالا	جس شخص کے اعزا یا احباب منتشر ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کر کے

نمبر شمار	اسمائے حسنیٰ	معنیٰ	خواص اور فوائد
			اور آسمان کی طرف مُنھ کر کے دس مرتبہ یَا جَامِعُ پڑھے اور ایک انگلی بند کر لے اسی طرح ہر دس مرتبہ پر ایک انگلی بند کرتا جائے آخر میں دونوں ہاتھ منھ پر پھیرے انشاء اللہ جلد جمع ہو جائیں گے۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ ضَالَّتِیْ پڑھا کرے وہ چیز اُسے انشاء اللہ مل جائے گی، جائز محبت کے لئے بھی یہ دعا بے مثال ہے۔
۸۸	اَلْغَنِیُّ	بڑا بے نیاز و بے پروا	جو شخص روزانہ ستّر مرتبہ یَا غَنِیُّ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں برکت عطا فرمائیں گے اور انشاء اللہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ جو شخص کسی ظاہری یا باطنی مرض یا بلا میں گرفتار ہو وہ اپنے تمام اعضاء اور جسم پر یَا غَنِیُّ پڑھکر دم کیا کرے انشاء اللہ نجات پائے گا۔
۸۹	اَلْمُغْنِیُّ	بے نیاز و غنی بنا دینے والا	جو شخص اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر گیارہ سو گیارہ مرتبہ وظیفہ کی طرح یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہری و باطنی غناء عطا فرمائیں گے۔ صبح کی نماز کے بعد پڑھے یا عشاء کی نماز کے بعد اس کے ساتھ سورۂ مزمل بھی تلاوت کرے۔
۹۰	اَلْمَانِعُ	روک دینے والا	اگر بیوی سے جھگڑا یا ناچاقی ہو تو بستر پر لیٹتے وقت بیس مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے انشاء اللہ جھگڑا اور ناچاقی دُور ہو جائے گی، اور باہمی انس و محبت پیدا ہو جائے گی۔ جو شخص بکثرت اس اسم کا ورد رکھے گا انشاء اللہ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی خاص اور جائز مقصد کیلئے پڑھے تو انشاء اللہ وہ حاصل ہو جائے گا۔
۹۱	اَلضَّآرُّ	ضرر پہونچانے والا	جو شخص شب جمعہ میں سو مرتبہ اَلضَّآرُّ پڑھا کرے وہ انشاء اللہ تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور قرب خداوندی اُسے حاصل ہوگا۔
۹۲	اَلنَّافِعُ	نفع پہونچانے والا	جو شخص کشتی یا کسی اور سواری میں سوار ہونے کے بعد یَا نَافِعُ کثرت سے پڑھتا رہے

نمبر شمار	اسمارِ حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
			انشاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا، جو شخص کسی بھی کام کے شروع کرتے وقت اکتالیس مرتبہ یَانَافِعُ پڑھ لیا کرے انشاء اللہ کام حسب منشا ہوگا جو شخص بیوی سے جماع کے وقت یہ اسم پڑھ لیا کرے، اسے انشاء اللہ اولادِ صالح نصیب ہوگی
۹۳	اَلنُّوْرُ	سرتاپا نور اور نور بخشنے والا	جو شخص شبِ جمعہ میں سات مرتبہ سورۂ نور اور ایک ہزار ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھا کرے تو انشاء اللہ اس کا دل انوارِ الٰہی سے منور ہو جائے گا۔
۹۴	اَلْهَادِیُ	سیدھا راستہ دکھانے اور اس پر چلانے والا	جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے بکثرت یَا هَادِیُ پڑھے اور آخیر میں چہرہ پر ہاتھ پھیر لے اس کو انشاء اللہ کامل ہدایت نصیب ہوگی اور اہلِ معرفت میں شامل ہو جائیگا۔
۹۵	اَلْبَدِیْعُ	بے مثال چیزوں کو ایجاد کرنیوالا	جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت یا کوئی بھی مشکل پیش آئے وہ ایک ہزار مرتبہ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ پڑھے، انشاء اللہ کشائش نصیب ہوگی جو شخص اس اسم کو باوضو پڑھتے ہوئے سو جائے تو جس کام کا ارادہ ہو وہ انشاء اللہ خواب میں نظر آجائے گا۔ جو شخص نماز عشا کے بعد یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ ۱۲ دن پڑھیگا تو جس کام یا مقصد کے لئے پڑھے گا انشاء اللہ وہ پورا عمل ختم ہونے سے پہلے حاصل ہو جائے گا۔ آزمودہ ہے۔
۹۶	اَلْبَاقِیُ	ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا	جو شخص اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ جمعہ کی رات میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھیں گے اور انشاء اللہ اسکے تمام نیک عمل مقبول ہوں گے
۹۷	اَلْوَارِثُ	سب کے بعد موجود رہنے والا	جو شخص طلوع آفتاب کے وقت سو مرتبہ یَاوَارِثُ پڑھے گا انشاء اللہ ہر رنج وغم اور سختی و مصیبت سے محفوظ رہے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اور جو شخص مغرب و عشا کے درمیان ایک ہزار مرتبہ پڑھے ہر طرح کی حیرانی و پریشانی سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

نمبر شمار	اسمار حسنیٰ	معنی	خواص اور فوائد
۹۸	اَلرَّشِیْدُ	راستی اور نکوئی پسند کرنیوالا	جس شخص کو اپنے کسی کام یا مقصد کی تدبیر نہ سمجھ میں آتی ہو وہ مغرب و عشا کے درمیان ایک ہزار مرتبہ یَارَشِیْدُ پڑھے تو انشاء اللہ یا خواب میں تدبیر نظر آجائے گی یا دل میں اس کا القا ہوجائے گا، اگر روزانہ اِس اسم کا ورد رکھے تو تمام مشکلات انشاء اللہ دُور ہو جائیں گی اور کاروبار میں خوب ترقی ہو گی
۹۹	اَلصَّبُوْرُ	بڑے صبرو تحمل والا	جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے ۱۰۰ سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ انشاء اللہ اس دن ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں، حاسدوں کی زبانیں بند رہیں گی جو شخص کسی بھی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ایک ہزار بیس ۱۰۲۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھے انشاء اللہ اس سے نجات پائے گا، اور اطمینان قلب نصیب ہو گا۔

بقیہ احادیث اسم اعظم | (۱)۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:۔

کثرت سے یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے عظمت و جلال اور احسان و اکرام کے مالک

تو آپ نے فرمایا: تیری دعا قبول کی جائے گی اب تو (جو چاہے) مانگ۔

(۲)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ:

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے: بے شک سب سے بڑا رحم کرنے والا تیری طرف متوجہ ہے اب تو جو چاہے سوال کر۔

(۳) - ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کہہ رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا: "تو (جو چاہے) مانگ اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف ہے"

(۴) - ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: "اے اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمادے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے "اے اللہ تو اس شخص کو جہنم کی آگ سے پناہ دے دے۔"

(۵) - ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دعا کریگا وہ جو سوال بھی اللہ سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے۔ (وہ پانچ کلمے یہ ہیں):-

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے

(۲) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے

(۳) وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے

(۵) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں ہے

فصل یازدہم

دُعا کے قبول ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شُکر اَدا کرنے کا بیان

جب کسی کی کوئی بھی دُعا قبول ہو تو اُسکا شکریہ یہ کلمات کہہ کر ادا کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(بہت بہت) شکر ہے اس اللہ کا جس کی عزت اور عظمت کی بدولت اچھے کام پورے ہوتے ہیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کونسی چیز تم میں سے کسی شخص کو اُس سے عاجز کرتی ہے (روکتی ہے) کہ جب وہ اپنی کسی دُعا کے قبول ہونے کا مشاہدہ کرے، مثلاً کسی مرض سے شفا نصیب ہوجائے، یا سفر سے (بخیر و عافیت) واپس آجائے تو کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کی عظمت و جلال کے وسیلہ سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں۔
(یعنی ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیئے)

باب اوّل

صبح اور شام کی دُعائیں

یہ دُعائیں روزانہ صبح شام مانگنی چاہئیں

(۱) تین مرتبہ یہ دعا مانگے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اس اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہونچاتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔

ف! (۱) جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکو ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھیں گے۔ (۲) صبح کو پڑھے تو اَصْبَحْنَا (ہم نے صبح کی) اور شام کو پڑھے تو اَمْسَیْنَا (ہم نے شام کی) دِل میں کہے۔

(۲) تین مرتبہ یہ دعا مانگے:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں اُس کی ہر مخلوق کے شر سے

ف! جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر مخلوق کے، خصوصًا سانپ بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائینگے خصوصًا رات میں۔ بعض روایتوں میں صرف شام کے وقت تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

(۳) تین مرتبہ یہ تعوُّذ پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

مَیں سب کچھ سُننے اور جاننے والے خدا کی پناہ لیتا ہوں مردُود شیطان (کے وسوسوں) سے

اِس کے بعد سورۂ حشر کی یہ آیتیں پڑھے :-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا ہے، وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے، وہی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں، وہ ہی (تمام جہان کا) بادشاہ ہے، بہت پاک ذات ہے، بے عیب ہے، امن دینے والا ہے (سب کا) نگہبان ہے (سب پر) غالب ہے، زبردست ہے، بڑائی کا مالک ہے، مشرکوں کے شرک سے پاک ہے، وہی اللہ (سب کا) پیدا کرنے والا ہے (ہر چیز کا) موجد ہے (ہر چیز کو) صورت دینے والا ہے، اُسی کے لئے (سارے) اچھے نام ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے، وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے (اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں)

ف! سورۂ حشر کی اِن تین مذکورہ بالا آیتوں کو اِس تعوذ (مذکور) کے ساتھ پڑھنے کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے اِس کی پابندی ضرور کرنی چاہیئے۔

(۴) یا تین ۳ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ تین ۳ مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین ۳ مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اس کے بعد یہ آیت پڑھے :-

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۔ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۔

پس (تم) پاکی بیان کرو اللہ کی جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو، اور اسی کے لئے حمد

وثنا ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور (اُس کی پاکی بیان کرو) سہ پہر کو اور جس وقت تم ظہر کرتے ہو (یعنی ظہر کے وقت) وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور زمین کو اُسکے مرنے پیچھے زندہ کرتا ہے، اور اسی طرح تم بھی (مرے پیچھے زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

ف! تینوں قلؔ اور اِس آیتِ کریمہ کا صبح شام پڑھنا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔

(۵) یا صرف آیت الکرسی پڑھے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

اَللّٰه وہ (ذاتِ پاک) ہے جس کے سوا کوئی بھی لائقِ پرستش نہیں، وہ (ہمیشہ) زندہ رہنے (اور زندگی بخشنے) والا، (زمین و آسمان اور تمام کائنات کو) قائم رکھنے (اور ان کا نظام چلانے) والا ہے، نہ اُس کو اُونگھ آسکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) شفاعت کرسکے؟ وہ تو جو کچھ لوگوں کے سامنے (ہو رہا) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (مرنے کے بعد ہونے والا) ہے سب جانتا ہے اور لوگ اُس کے علم (اور معلومات) میں سے کسی چیز پر بھی دسترس نہیں رکھتے مگر جتنا وہ خود چاہے (اُس سے آگاہ کردے) اُس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین سب پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں نہیں ہے اور وہ (سب سے) بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔

یا آیت الکرسی اور اس کے بعد سورۂ غافر کی یہ آیت پڑھے:۔

حٰمٓ ○ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ○

حٰمٓ، یہ کتاب اس اللہ کی جانب سے اُتری ہے جو (سب پر) غالب ہے بہت وسیع علم والا ہے، (اپنے

بندوں کے گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے (نافرمانوں کو) شدید عذاب دینے والا ہے
بڑی مقدرت والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے:۔
جو شخص یہ دونوں آیتیں (آیت الکرسی اور سورۂ غافر کی آیت) صبح کو پڑھے تو شام تک تمام بلاؤں سے محفوظ رہے، اور اگر شام کو پڑھ لے تو صبح تک تمام آفتوں سے بچا رہے۔

(۶) صبح ہوتے ہی یہ دعا پڑھے:۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ (کی عبادت وطاعت) کے لئے صبح کی، اور تمامتر تعریف اللہ کے لئے ہی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کا (سارا) ملک ہے اور اُسی کے لئے حمد وثنا ہے اور وہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! جو کچھ اس دن میں (پیش آنے والا) ہے اور جو کچھ اس کے بعد (پیش) آئیگا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں، اور اے میرے پروردگار! جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد شر (پیش آنے والا) ہے مَیں اُس شر سے تیری پناہ لیتا ہوں، اے میرے پروردگار! مَیں کسل (اور کاہلی) سے اور بُرے بڑھاپے سے تیری پناہ لیتا ہوں، اے میرے پرورش کرنے والے! میں عذاب جہنم سے بھی اور عذاب قبر سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں۔ (تو مجھے ان سب سے بچالے)۔

اور یہ تعوّذ پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْٓءِ الْکِبَرِ وَ
فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کسلمندی اور کاہلی سے، ضعفِ پیری سے، اور بُرے بڑھاپے سے
اور دنیا کے فتنوں سے، اور عذابِ قبر سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)

(۷)- یا صبح ہوتے ہی یہ دعا پڑھے:-

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ
خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ

ہم نے اور تمام ملک (کائنات) نے اللہ رب العالمین (کی طاعت و عبادت) کے لئے صبح کی، اے اللہ میں
تجھ سے اس دن کی بھلائی (و بہتری) فتح و نصرت، نور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور جو اس دن
میں (پیش آنے والا) ہے، اور جو اس کے بعد آئے گا اُس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے اس سے بچادے)

(۸)- یا یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ

اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی، تیری ہی (مرضی سے) ہم زندہ ہیں اور
تیری ہی مرضی سے ہم مریں گے، اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) اُٹھکر جانا ہے۔

ف! یہ دعا صبح و شام دونوں وقت پڑھنی چاہیئے۔

(۹) یا یہ دعا پڑھے:-

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

ہم نے اور تمام دنیا نے اللہ (کی طاعت و عبادت) کے لئے صبح کی، اور اللہ کے لئے حمد و ثنا ہے، اس کا

کوئی شریک نہیں ہے، اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے، اور اُسی کے پاس اُٹھ کر جانا ہے

(۱۰)۔ یا یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْٓءً اَوْنَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک، مَیں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، مَیں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان کے شر سے اور اُسکے (مکروفریب کے) جال سے (تو مجھے بچالے) اور اس سے (پناہ لیتا ہوں) کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگائیں۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صبح وشام پڑھنے کیلئے تبلائی ہے۔

(۱۱)۔ اور چار مرتبہ یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

اے اللہ! مَیں نے صبح کی، مَیں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرے حاملینِ عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اِس بات پر کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، اور اس بات پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے (بھیجے ہوئے) رسول ہیں۔

(۱۲)۔ یا چار مرتبہ یہ دعا پڑھے :-

لے اس حدیث کے عام طرق میں یہ دعا شرکہٖ پر ختم ہوجاتی ہے لیکن جامع ترمذی میں بعد کا جملہ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ الخ بھی آیا ہے۔۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ
وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

اے اللہ میں نے صبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرے عرش کے اُٹھانے والوں کو اور (تمام) فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے، بجز تیرے اور کوئی پرستش کے قابل نہیں، تو (اپنی ذات و صفات میں) یکتا و یگانہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور اس بات پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے ہیں اور تیرے (فرستادہ) پیغمبر ہیں۔

(۱۳) یہ دعا صبح شام پڑھا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ
وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ
وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دنیا میں، اپنے اہل و عیال اور مال و منال میں عافیت و سلامتی چاہتا ہوں اے اللہ! تو میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی کر، اور میرے خوف اور پریشانی کو امن و امان سے بدل دے۔ اے اللہ تو میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی، اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اُوپر سے بھی، اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے۔

(۱۴) یا صبح شام یہ دعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ خود ایسا زندہ ہے جس کے لئے مرنا نہیں ہے اور وہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف! حدیث شریف میں اس دعا کے پڑھنے کا بڑا ثواب آیا ہے۔ اور صبح پڑھے تو رات تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور شام کو پڑھے تو صبح تک۔

(۱۵) یہ دعا صبح شام تین تین مرتبہ ضرور پڑھنی چاہیئے:۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

ہم نے اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی تسلیم کر لیا اور ہم اس پر راضی ہو گئے۔

ف! حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص صبح، شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ پر اس شخص کا حق ہے کہ وہ اُسے قیامت کے دن راضی اور خوش کر دے۔

(۱۶) یا تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا

میں نے اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی تسلیم کر لیا اور میں اس پر راضی ہوں

ف! مقامِ دعا کے لحاظ سے یہ دوسرے الفاظ زیادہ بہتر ہیں۔

(۱۷) صبح شام یہ دعا بھی پڑھا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا تیری کسی بھی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا تیری ہی طرف سے (دی ہوئی) ہے تو یکتا و یگانہ ہے تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے لہٰذا تیری ہی (تمام تر) تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے

(۱۸) صبح شام تین تین مرتبہ یہ دعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! تو مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرما، اے اللہ! تو میری قوتِ سماعت میں عافیت و سلامتی عطا فرما اے اللہ! تو میری قوتِ بینائی میں عافیت و سلامتی عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۱۹) اس کے بعد تین تین مرتبہ یہ تعوذ پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میں کفر اور احتیاج سے تیری پناہ لیتا ہوں، اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے۔

(۲۰) یا صبح شام یہ دعا پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔

اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے اور اسی کیلئے حمد و ثنا ہے اور طاقت و قوت بھی بس اسی کی ہے (اس لئے) جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، میں یقین رکھتا ہوں کہ بیشک اللہ بڑی قدرت والا ہے اور بیشک اُسکا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جس نے صبح کو یہ دعا پڑھ لی وہ دن بھر ہر بلا سے محفوظ رہے گا، اور جس نے شام کو یہ دعا پڑھ لی وہ ساری رات بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

(۲۱) یا صبح شام یہ دعا پڑھا کرے:-

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام پر، کلمۂ اخلاص پر اور اپنے (محبوب) نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے جدِّ امجد (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر جو موحد اور مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

(۲۲) صبح کے وقت یہ دعا بھی پڑھنی چاہیئے۔ بعض حدیثوں میں صبح شام دونوں وقت پڑھنا ثابت ہے:۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔

اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! اے (زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والے! تیری رحمت کی دہائی ہے، تو میرے تمام کام درست کر دے اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی تو میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

ف! مصیبت کے وقت سجدہ میں پڑ کر یہ دعا پڑھنا بہت کارگر ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر سجدہ میں پڑ کر یہی دعا پڑھی تھی یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

(۲۳) یا صبح کے وقت یہ دعا اور تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

خدایا! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد و پیمان پر جتنا مجھ سے بن پڑا قائم ہوں، اور میں تیری جو بھی نعمت مجھ پر ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا، میں اپنے تمام کیئے ہوئے کاموں کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچالے)

(۲۴) یا یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں جتنا مجھ سے ہو سکا تیرے وعدہ پر اور عہد پر قائم ہوں، میں اپنے کیئے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے اس لئے کہ بے شک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

(۲۵) نیز یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ، وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ، وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ، وَاَرْاَفُ مَنْ مَّلَكَ، وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ، وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی، اَنْتَ الْمَلِكُ، لَا شَرِیْكَ لَكَ، وَالْفَرْدُ، لَا نِدَّ لَكَ، كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ، لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ، وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِكَ، تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ، اَقْرَبُ شَهِیْدٍ وَّاَدْنٰی حَفِیْظٍ، حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ، اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِیَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِیَةٌ، اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ، وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ، اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ، وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ اَنْ تُقِیْلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ۔

اے میرے اللہ! تو ہی اُن سب سے زیادہ (یاد کرنے کا) مستحق ہے جن کی یاد کی جاتی ہے اور جن کی عبادت کی گئی ان میں تو ہی سب سے زیادہ (عبادت کا) مستحق ہے اور تو ہی اُن سب میں زیادہ مدد کرنے والا ہے جن سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور تو ہی سب مالکوں سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے اور تو ہی ان سب میں زیادہ سخی ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور تو ہی اُن سب سے زیادہ وسعت والا ہے جو عطا کرتے ہیں، تو ہی (سب کا) بادشاہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو یکتا و یگانہ ہے، تیرا کوئی نظیر نہیں، تیری ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے، تیرے حکم کے بغیر تیری اطاعت نہیں کی جاسکتی، اور تیرے علم کے بغیر تیری نافرمانی نہیں کی جاسکتی۔ تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو اُس کی قدر کرتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو معاف کر دیتا ہے۔ تو سب سے زیادہ قریب گواہ ہے، اور سب سے زیادہ نزدیک نگہبان ہے، (سب کی) جانیں تیرے تصرف میں ہیں اور سب کی پیشانیاں تیرے قبضہ میں ہیں۔ (سب کے) اعمال و افعال تو نے لکھ دیئے ہیں اور سب کی اجلیں بھی تو نے ہی تحریر کر دی ہیں (سب کے) دل تیرے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور (سب) راز تجھ پر عیاں ہیں، جو تو نے حلال کر دیا وہی حلال ہے، اور جو تو نے حرام کر دیا وہی حرام ہے، اور دین وہی ہے جو تو نے مقرر کیا، اور حکم وہی ہے جو تو نے صادر کیا، مخلوق سب تیری ہی مخلوق ہے اور بندے سب تیرے ہی بندے ہیں، تو ہی شفیق و مہربان اللہ ہے۔ میں تیری ذات کے اُس نور سے، جس سے آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر اُس استحقاق سے، جو تیرے لئے ہے، اور ہر اُس حق سے، جو سوال کرنے والوں کا تجھ پر ہے، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اسی صبح میں یا اسی شام میں مجھے معاف فرما دے اور تو اپنی قدرتِ کاملہ سے مجھے جہنم سے پناہ دیدے۔

ف! اگر صبح کو پڑھے تو فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ پڑھے اور اگر شام کو پڑھے تو فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ پڑھے۔

(۲۶)۔ روزانہ صبح شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے :-

حَسْبِيَ اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اللہ میرے لئے کافی ہے، اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے :-

جو شخص صبح شام سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے تمام غموں سے بچالیں گے۔

(۲۷) روزانہ صبح شام کم از کم دس دس مرتبہ یہ کلمۂ شہادت ضرور پڑھا کرے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اُسی کا (سارا) ملک ہے اور اُسی کے لئے سب تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف ! بعض حدیثوں میں سو مرتبہ صبح سو مرتبہ شام بھی آیا ہے۔ اگر زیادہ فرصت نہ ہو تو دس مرتبہ ورنہ سو مرتبہ روزانہ صبح شام ضرور پڑھا کرے، بڑا ثواب ہے۔

(۲۸) صبح شام کم از کم سو مرتبہ یہ تسبیح ضرور پڑھنی چاہیئے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے بزرگ و برتر اللہ، اور اُسی کے لئے حمد و ثنا ہے۔

ف ! صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے:۔

"دو کلمے ہیں جو رحمٰن کو بہت پسند ہیں، زبان پر بہت ہلکے ہیں (اعمال کی) ترازو میں بہت بھاری ہیں، وہ یہ ہیں:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اِس لئے صبح شام زیادہ سے زیادہ تعداد میں پڑھنا چاہیئے۔

(۲۹) یا دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ روزانہ صبح شام پڑھا کرے

اداءِ قرض اور فکر و غم دُور ہونے کی دعا

(۳۰) اگر کوئی قرض یا کسی اور دنیوی فکر و پریشانی میں گرفتار ہو تو صبح شام یہ دُعا پڑھا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

اے اللہ! میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں ہر فکر و غم سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں بزدلی اور بخل سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور ظلم سے (تو مجھے ان سب سے بچا لے)

ف! یہاں تک جو دعائیں[1] بیان ہوئیں یہ صبح شام دونوں وقت پڑھی جائیں صرف اتنا کیا جائے کہ جس دعا میں اَصْبَحْتُ (میں نے صبح کی) یا اَصْبَحْنَا (ہم نے صبح کی) آیا ہے اس میں شام کو اس کی جگہ اَمْسَیْتُ (میں نے شام کی) یا اَمْسَیْنَا (ہم نے شام کی) پڑھے، اور جس دعا میں ھٰذَا الْیَوْمَ (اس دن) آیا ہے اس میں شام کو ھٰذِہِ اللَّیْلَةَ (اس رات) پڑھے۔ اور جس دعا میں وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ آیا ہے اس میں وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ پڑھے۔

صرف شام کی دُعائیں

(۱) صرف شام کو یہ دعا پڑھا کرے:-

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِكُ
السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ

ہم نے اور ساری خدائی نے اللہ (کی عبادت) کے لئے شام کی ہے، اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے میں اُس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی، پھیلائی اور اُسکو جنم دیا (وہ ہی مجھے بچائے گا)

---

[1] یہ تیس دعائیں یاد کر لینی چاہئیں اور ترجمہ سمجھ لینا چاہیئے۔ ان میں چھوٹی چھوٹی دعائیں اور "تعوذ" بھی ہیں اور بڑی سے بڑی بھی۔ جتنی فرصت اور وقت میسر آئے پڑھے۔ کم از کم ایک ذکر اور ایک تعوذ تو ضرور ہی پڑھ لینا چاہیئے۔ اسی طرح اپنے حال کے مناسب کم از کم ایک دعا ضرور مانگنی چاہیئے، تاکہ ذکر اللہ اور دعا مانگنے کی سعادت سے محروم نہ رہے۔ اسی طرح آئندہ آنے والے اذکار اور دُعاؤں پر عمل کرنا چاہیئے ۱۲

ف ! یعنی مذکورہ بالا تیئس ۲۳ دعاؤں میں سے جو دعائیں شام کو پڑھے اُنکے ساتھ اس دعا کا بھی اضافہ کرلے۔

صرف صبح کی دُعائیں

(۱) صرف صبح کو یہ دعا پڑھا کرے:۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظْمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا، اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ہم نے اور ساری خدائی نے اللہ کی عبادت وطاعت کے لئے صبح کی ہے اور تمام تر بڑائی، بزرگی، آفرینش، ایجاد واختراع اور رات، دن اور جو کچھ ان دونوں میں نمودار ہوتا ہے وہ سب تنہا اللہ کے لئے ہے اے اللہ! تو آج کے دن کے پہلے حصہ کو میرے حق میں بہتری (کا ذریعہ) اور درمیانی حصہ کو فلاح (بہبودی) کا اور آخری حصہ کو کامیابی (کا ذریعہ) بنادے۔ اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تجھ سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں (تو میرے سوال کو پورا کردے)۔

ف ! صبح شام کی دعاؤں کے ساتھ اس مذکورہ بالا دعا کا صبح کے وقت خاص طور پر اضافہ کرے۔

(۲) یا اس دعا کا اضافہ کرے:۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَّذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ، مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَا يَكُوْنُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

حاضر ہوں میں اے اللہ (تیرے حضور میں) حاضر ہوں، حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں، اور بھلائی (تمامتر) تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیری ہی جانب سے ہے اور تیری ہی طرف (منسوب) ہے۔ اے اللہ! جو بھی بات میں نے کہی، جو بھی قسم میں نے کھائی یا جو بھی نذر (منت) میں نے مانی تیری مشیت (چاہا) اُس سب سے پہلے ہے، جو تو نے چاہا وہی ہوا اور جو تو نہ چاہے گا نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت بجز تیرے (سہارے کے)، بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو بھی میں نے (کسی کے لئے) رحمت کی دعا مانگی وہ اُس پر ہو جس پر تو نے رحمت فرمائی ہے، اور جو بھی میں نے (کسی پر) لعنت بھیجی وہ اُس پر ہو جس پر تُو نے لعنت فرمائی ہے۔ تو ہی دُنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے، تو مجھے مسلمان (دنیا سے) اُٹھائیو اور صالحین (نیکوں) میں مجھے شامل کیجیئو۔

(۳) یا اِس دعا کا اضافہ کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَشَوْقًا اِلٰى لِقَاءِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ، وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَیَّ، اَوْ اَكْسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ، اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، فَاِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ، وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ، وَلِقَاءَكَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ تَكِلْنِیْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ، وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا

إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ! میں تجھ سے (تقدیر کے) فیصلہ کے بعد اُس پر راضی ہونے کا اور مرنے کے بعد زندگی کی آسایش کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور بغیر کسی ضرر رساں بدحالی اور گمراہ کن فتنہ میں گرفتار ہوئے، تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں (تو اس سوال کو پُورا فرمادے) اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ اور اس سے کہ میں (کسی پر) زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے، اور میں کسی ایسی خطا یا گناہ کا ارتکاب کروں جسے تو معاف نہ فرمائے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کا علم رکھنے والے، عظمت و جلال کے مالک، میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ بناتا ہوں۔ اور تیری گواہی بہت کافی ہے۔ کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی لائق عبادت نہیں تو اکیلا (معبود) ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تیرا ہی سارا ملک ہے، اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے، اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور اس پر بھی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک (سردار دوجہاں) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اور اس پر بھی شہادت دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے تجھ سے ملنا برحق ہے، اور قیامت ضرور آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اور یہ کہ تو اہل قبور کو ضرور (قبروں سے) اُٹھائے گا (اور دوبارہ زندہ کرے گا) اور یہ کہ تو اگر مجھکو میرے نفس کے حوالہ کردے گا تو یقیناً کمزوری (تمرمنا ک) عیب، گناہ اور خطاکاری کے سپرد کردیگا، اور اس پر کہ بیشک میں تیری رحمت کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا، پس تو میرے تمام گناہ معاف کردے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے، اور میری توبہ قبول کرلے بیشک تو تو بڑا توبہ قبول کرنے اور بہت رحم کرنے والا ہے

سُورج نکلنے کے وقت کی دعا اور نماز اشراق (نماز چاشت) کا بیان

(۱) جب سُورج نکل آئے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

اس اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں یہ آج کا دن دکھایا اور ہمارے (کل کے) گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کر ڈالا

(۲) - یا یہ دعا پڑھے اور اس کے بعد ۲ دو رکعتیں (نمازِ اشراق) پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ

سب تعریف ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں یہ (آج کا) دن نصیب فرمایا اور ہماری لغزشیں معاف فرمائیں، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچایا۔

(۳) جب دن اچھی طرح چڑھ جائے (تقریباً (۱۰) اور (۱۱) کے درمیان) تو چار رکعت نمازِ چاشت پڑھے۔

ف! (۱) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی :-

یَا ابْنَ اٰدَمَ! اِرْكَعْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ۔

اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے[1] :-

اے آدم کی اولاد! تو دن کے اول حصہ میں (میرے لئے) چار رکعتیں پڑھ لے، میں دن کے آخر حصہ تک تیرے لئے کفایت کروں گا (تیری ساری مشکلیں آسان کر دوں گا)۔

دن کی دعائیں

دن میں جب بھی موقعہ ہو یا فرصت ملے یہ دعائیں پڑھے

(۱) سَو مرتبہ یہ دعا پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، اُسی کا ملک ہے اور اُسی کی تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے

---

[1] یہ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس شفقت آمیز خطاب سے نوازنے کا تقاضا اور شکریہ ہے کہ نمازِ چاشت کی یہ چار رکعتیں بھی ضرور پڑھے ۱۲

[2] پہلی ۲ دو رکعتیں نمازِ اشراق کہلاتی ہیں۔ سورج کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں، افضل یہ ہے کہ فجر کی نماز جماعت سے ادا کر کے وہیں مسجد میں بیٹھا ہوا ذکرِ الٰہی یا تلاوتِ قرآن عظیم کرتا رہے اور نمازِ اشراق پڑھ کر اُٹھے، اس درمیان میں کسی سے بات چیت یا کام دھندا نہ کرے۔ عورتیں گھروں میں جانماز پر ہی بیٹھی ذکر یا تلاوت کرتی رہیں اور نمازِ اشراق پڑھکر اُٹھیں۔ اور دوسری چار رکعتیں دن چڑھے زوال سے پہلے پہلے تقریباً (۱۰) اور (۱۱) کے درمیان پڑھی جاتی ہیں انکو صلوٰۃ ضحیٰ (چاشت کی نماز) کہتے ہیں، ان کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

ف! ایک روایت میں دو سو ۲۰۰ مرتبہ بھی آیا ہے۔ غرض جتنا وقت اور فرصت ملے اتنا پڑھے۔ افضل یہ ہے کہ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔

(۲) یا سو ۱۰۰ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے اللہ اور حمد ہے اس کی

(۳)۔ دن میں کم از کم دس ۱۰ مرتبہ یہ تعوذ پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے دن میں دس ۱۰ مرتبہ شیطان سے پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے بچانے کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے۔

(۴)۔ اور دن میں ستائیس ۲۷ یا پچیس ۲۵ مرتبہ یہ استغفار پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

الٰہی! تو میرے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ بخش دے

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص دن میں ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن "مستجاب دعوات" (جن کی دعائیں اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں) لوگوں میں شامل ہوجائے گا جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے

(۵) دن میں جس وقت بھی فرصت ہو سو ۱۰۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ضرور پڑھے

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ جو شخص دن میں سو مرتبہ سُبحان اللہِ پڑھ لیتا ہے، اس کیلئے ہزار نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور ہزار برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔

مغرب کی اذان کے وقت کی دُعا

(۱) مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاۗئِکَ فَاغْفِرْلِیْ

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے اور تیرے مؤذنوں کی آوازوں (اذانوں) کا وقت ہے پس تو مجھے بخشدے۔

رات کے ذکر اور دُعائیں

(۱) سورۃ بقرہ کی یہ دو آخری آیتیں رات میں کسی وقت بھی ہو پڑھا کرے:۔

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ، غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ (۲) لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ؕ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کتاب پر ایمان لائے جو اُن کے رب کی جانب سے اُن پر اتاری گئی ہے اور (سب) مومنین بھی (اس پر ایمان لے آئے) سب کے سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی (تمام) کتابوں پر اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان کسی کی تفریق نہیں کرتے، اور ان کا کہنا ہے کہ (اے ہمارے رب) ہم نے (تیرا فرمان) سُن لیا اور مان لیا (اب) اے ہمارے رب ہم

تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور (ہمیں) تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُسی قدر جتنی اس کی طاقت ہے، جس نے جو (اچھے) کام کیئے ان کا نفع بھی اُسی کے لئے ہے اور جس نے جو (بُرے) کام کئے ان کا خمیازہ بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو تو (اس بھول چوک پر) ہمیں نہ پکڑیو۔ اور اے ہمارے رب! تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر جیسا سخت بوجھ ڈالا تھا ایسا بوجھ ہم پر نہ ڈالیو، اور اے ہماری پرورش کرنے والے تو ہم پر وہ مشقتیں بھی نہ ڈال جن کی ہم میں طاقت نہیں ہے، اور تو ہمیں معاف کردے اور (ہمارے گناہ) بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے پس تو کافروں کے مقابلہ پر ہماری مدد فرما۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ:
جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی یہ دو آخری آیتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کو ہر بُرائی سے محفوظ رکھے گا۔

(۲) سُورۂ اخلاص پڑھا کرے:۔

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(اے نبی) تو کہہ دے وہ اللہ ایک ہے (وہ) اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، نہ ہی کوئی اس کے جوڑ کا ہے

ف | صحیح بخاری شریف میں روایت ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی رات میں ایک تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یہ تو بہت مشکل ہے یارسول اللہ حضورؐ نے فرمایا قُل ھُوَاللہ ثلثِ قرآن ہے (تم قُل ھُوَاللہ نہیں پڑھ سکتے؟)

(۳) قرآن کریم کی کوئی سی سَو آیتیں رات میں کسی وقت پڑھ لیا کرے

ف | حدیث شریف میں آیا ہے:
جس شخص نے رات میں سَو آیتیں پڑھ لیں وہ اللہ کے ہاں (خدا کی یاد سے) غافلوں میں نہ لکھا جائے گا۔

(۴) مذکورۂ ذیل دسؔ آیتیں رات میں کسی بھی وقت پڑھ لینی چاہئیں :-

ف (۱) پہلی چار آیتیں سورۂ بقرہ کی (۲) آیت الکرسی (۳) آیت الکرسی کے بعد کی دوؔ آیتیں (۴) سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں

ف :- قرآن کریم کی رات میں پڑھنے کی چند آیتیں اور سورتیں ہیں ان میں سے ایک نہ ایک پر ضرور عمل کرنا چاہئیے، خواہ کسی ایک کو اپنا معمول بنالے خواہ اُدلتا بدلتا رہے۔ وہ دسؔ آیتیں یہ ہیں :-

(۱) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ (۲) الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ (۳) وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ (۴) اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۂ بقرہ ع ۱)

(۱) الٓمّٓ، یہ وہ کتاب ہے جس (کے اللہ کا کلام ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں، رہنما ہے (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے
(۲) جو غیب پر ایمان لائے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔
(۳) اور جو اُس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تم پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو تم سے پہلے اتاری گئی اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔
(۴) یہی لوگ اپنے رب کی (راہِ) ہدایت پر قائم ہیں اور یہی لوگ (دنیا اور آخرت دونوں میں) فلاح پانیوالے ہیں (سورۂ بقرہ کی چار آیتیں)

(۵) اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (سورۂ بقرہ رکوع ۳۴)

(۵) اللہ وہ (ذات پاک) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ (ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والا ہے، نہ اُسکو اُونگھ آسکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کر سکے؟ وہ تو جو کچھ لوگوں کے سامنے (ہو رہا) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (مرنے کے بعد) ہونے والا ہے سب جانتا ہے، اور لوگ اس کے علم (اور معلومات) میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں (رکھتے) بجز اُس کے جو وہ خود چاہے (اور ان کو بتلادے) اُس کی کرسی (سلطنت) آسمانوں اور زمین (سب پر) پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین (دونوں) کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں نہیں ہے اور وہی (سب سے) بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔ (آیت الکرسی سورۂ بقرہ رکوع ۳۴)

(۶) لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۷) اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

(۵) سورۂ یٰسٓ روزانہ رات میں پڑھا کرے۔

دن اور رات دونوں کی دُعائیں

سَیِّدُ الاستغفار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ، فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرہ ع ۳۴)

(۶) دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے، بیشک ہدایت گمراہی سے پورے طور پر (الگ اور) ظاہر ہو چکی ہے، تو جس شخص نے گمراہ کرنے والے شیطانوں کی بات نہ مانی، اور اللہ پر ایمان لے آیا پس بے شک اُس نے ایسا مضبوط سہارا پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (سب کچھ) سُنتا اور جانتا ہے۔ (۷) اللہ ان لوگوں کا حامی (اور مددگار) ہے جو ایمان لے آئے، اُن کو (کفر اور گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے، اور جن لوگوں نے (حق سے) انکار کیا ان کے حامی گمراہ کرنے والے شیطان ہیں جو ان کو (ایمان) کی روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۸) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ، وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ، وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (۹) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ، وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا، غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ۔ (۱۰) لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا، لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔

(۸) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے جو تمہارے دلوں میں ہے چاہے تم اسکو ظاہر کرو چاہے چھپاؤ اللہ تم سے اسکا حساب لیگا اور پھر جسکو چاہیگا بخش دیگا اور جسکو چاہیگا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ آیت نمبر (۹) اور نمبر (۱۰) کا ترجمہ صفحہ ۸۰ پر دیکھئے۔

الٰہی تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے عہد (وپیمان) اور تیرے وعدہ پر اپنی استطاعت کے بقدر قائم ہوں، میں تجھ سے اپنے کئے (کاموں) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا میں تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہ بخش دے اسلئے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

ف ! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص اِس اِستغفار کو ایک مرتبہ دن میں یا رات میں یقینِ کامل کے ساتھ پڑھ لے گا اگر وہ اس دن یا رات میں وفات پا جائیگا تو وہ ضرور جنتی ہوگا۔

(۲) اِسی لئے حدیث شریف میں اس استغفار کو سَیِّدُ الاستغفار (سب سے بڑے استغفار) کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔

(۲) جو شخص دن میں یا رات میں یا (ہفتہ یا) مہینہ میں ایک مرتبہ یہ دعا پڑھ لے گا وہ اگر اس دن یا رات یا (ہفتہ یا) مہینہ میں مر گیا تو اس کے گناہ ضرور بخشے جائیں گے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَاشَرِیْكَ لَہٗ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، بجز اللہ کے اور کوئی لائق پرستش نہیں، وہ (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں، اس کا کوئی شریک (بھی) نہیں، بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اسی کا (سارا) ملک ہے اور اسی کی (سب) حمد و ثنا ہے، اللہ کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں، اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ (کی مدد) کے بغیر (میسّر) نہیں۔

(۳) دن میں یا رات میں جب بھی فرصت ملے یہ کلمات ضرور پڑھے اور اللہ سے (اپنی حاجت کی) دعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ، وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ

نَجَاةً يَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا

اے اللہ! میں تجھ سے صحت کا ایمان کے ساتھ، ایمان کا حسنِ اخلاق کے ساتھ، اور اُس نجاۃ کا جس کے ساتھ (دنیا و آخرت کی) فلاح ہو، اور تیری رحمت کا اور عافیت کا اور تیری مغفرت اور رضا کا، سوال کرتا ہوں (تو مجھے یہ سب چیزیں عطا فرمادے)۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تمھیں رحمٰن کی طرف سے عطا کئے ہوئے کلمات کا تحفہ دے تم انھیں رغبت و شوق کے ساتھ دن میں یا رات میں پڑھا کرو اور اُنکے ساتھ دُعا مانگا کرو۔" اور پھر مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کے وقت کی دعائیں

(۱)۔ جب گھر میں داخل ہو یا گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے اور پھر (گھر والوں کو) سلام کرے[1]:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

اے اللہ! میں تجھ سے گھر کے اندر آنے اور گھر سے باہر جانے کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ ہم اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر میں آتے ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر سے جاتے ہیں، اور اپنے پروردگار اللہ جل شانہٗ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔

---

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
"ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فقر و افلاس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر کے داخل ہوا کرو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور اس کے بعد قل ھو اللہ پڑھ لیا کرو"۔ اس شخص نے اس پر عمل کرنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے نہ صرف اپنے اہل و عیال کی بلکہ اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بھی خبر گیری کی (اور ثواب دارین حاصل کیا) اسی لئے احادیث میں گھر میں آنے اور جانے کے وقت سلام کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے قرآن عظیم کا حکم بھی یہی ہے ۱۲

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ

جب انسان گھر آتا ہے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت، کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیتا ہے تو شیطان اپنی ذریت (شتونگڑوں) سے کہتا ہے: "(اس گھر میں) نہ تمہارے لئے رات کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانا پینا (چلو یہاں سے)"۔ اور جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے (آؤ آؤ) رات کا ٹھکانا بھی تمہیں مل گیا اور کھانا بھی (اسی گھر میں ڈیرے ڈال دو)۔

ف! (۲) بہتر تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا دعا پڑھے ورنہ جو بھی مناسب دعا یاد ہو پڑھ لیا کرے۔

سرِشام اور رات کے آداب اور دعائیں

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

سرِشام چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو۔ اِس لئے کہ اس وقت شیاطین نکل پڑتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں۔ جب کچھ رات گذر جائے تو چھوڑ دو (اور اندر باہر آنے جانے دو)۔ اور سوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر دروازے بند کرو اور بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر ہی چراغ بجھاؤ اور بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر ہی مشکیزوں کا منہ باندھ دو اور بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر ہی (کھلے) برتن ڈھکو اور کچھ نہ ہو تو کوئی بھی چیز (لکڑی وکڑی) برتن کے اُوپر رکھ دو (تاکہ شیطان کے اثر سے سب چیزیں محفوظ رہیں)

سونے کے وقت کے آداب اور دعائیں

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"سونے کے وقت باوضو بستر پر آؤ، وضو نہ ہو تو نماز کے وضو کی طرح پورا وضو کرلو۔ پھر تہبند کے پلو سے (یا کسی بھی کپڑے سے) تین مرتبہ بستر کو جھاڑو۔ پھر یہ دعا پڑھ کر بستر پر لیٹو:۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے (بستر پر) اپنا پہلو رکھا ہے (اور لیٹا ہوں) اور تیرے ہی نام سے اُٹھاؤں گا (بیدار ہو کر اُٹھوں گا) اگر تو میری جان کو روک لے (اور سوتے میں روح قبض کر لے) تو اس کی مغفرت کر دیجیو اور اگر تو اس کو چھوڑے (اور زندہ بیدار کرے) تو اس کی ایسی ہی حفاظت کیجیو جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲) اور دائیں کروٹ پر لیٹے اور دائیں ہاتھ کو تکیہ بنائے یعنی اپنا دایاں ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھے اسکے بعد یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَ فُكَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی۔

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے (اور لیٹا ہوں) اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو (مجھ سے) دُور کر دے اور تو میری گردن کو (ہر ذمہ داری سے) آزاد کر دے، اور میرے اعمال کی ترازو کا پلہ بھاری کر دے، اور مجھے اعلیٰ طبقہ میں شامل کر دے۔

(۳) اِس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اُٹھائے

(۴) اور یہ دعا پڑھے :۔

بِاسْمِكَ رَبِّیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ

اے میرے پروردگار تیرے نام کے ساتھ (میں لیٹا ہوں) پس تو میرے گناہ بخش دے۔

(۵) یا یہ دعا پڑھے :۔

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

تیرے ہی نام کے ساتھ مَیں لیٹا ہوں پس تو ہی میری مغفرت کر دے

(٦) پھر یہ دُعا پڑھے :۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

اے اللہ! مَیں تیرے ہی نام پر مَروں گا اور (تیرے ہی نام پر) جیتا ہوں

(۷) پھر ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

ف! یہ وہ عظیم ترین عطیہ ہے جو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو غلام اور کنیز کے بجائے عطا کیا اور فرمایا ہے۔

"یہ تمہارے لئے غلام و کنیز سے بہتر ہے" سُبْحَانَ اللهِ۔

(۸) سوتے وقت دونوں ہاتھ ملالے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ پڑھ کر اُن پر دم کرے پھر جہاں تک ہو سکے ان کو تمام جسم پر پھیرے۔ سر اور چہرہ اور بدن کے سامنے کے حصّہ سے شروع کرے۔ اِس طرح تین مرتبہ عمل کرے۔

(۹) سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیۃ الکرسی پڑھے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو شخص سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی اور اُس کے آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں، اور صبح تک شیطان اُس کے پاس نہیں آتا۔

(۱۰) اور یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ

(بہت بہت) شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں (رات بسر کرنے کا) ٹھکانا دیا، اِس لئے کہ کتنے لوگ ہیں جنکی نہ کوئی ضرورتیں پوری کرنیوالا ہے اور نہ کوئی ٹھکانا دینے والا۔

(۱۱) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

(لاکھ لاکھ) شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے میری ضرورتوں کو پورا کیا اور مجھے (رات بسر کرنے کا) ٹھکانا دیا اور مجھے

کھلایا پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیئے اور خوب کیئے اور جس نے مجھے نعمتیں دیں اور بہت دیں۔ ہر حال میں اللہ جل شانہٗ کا شکر ہے۔ اے اللہ ہر چیز کی پرورش کرنے والے اور ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کے معبود، میں تجھ سے (دوزخ کی) آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۲) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ، اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءً اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو (اپنی ذات وصفات میں) یکتا و یگانہ ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں میں تجھ سے شیطان اور اس کے (دھوکہ فریب کے) جال سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے بھی کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگاؤں (تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے)۔

(۱۳) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک و مختار! میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اُس کے (فریب کے) جال سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچالے)۔

(۱۴) یا یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَكَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ

اے اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا ہے تو ہی اس کو وفات دیگا، تیرے ہی اختیار میں ہے اس کی موت اور زندگی (پس) اگر تو اس کو زندہ رکھے تو تو ہی اس کی حفاظت بھی کر اور اگر تو اس کو وفات دے تو اس کی مغفرت کر دے، اے اللہ میں تجھ سے (صحت و) عافیت کا سوال کرتا ہوں (تو اس سوال کو پورا کر دے)

(۱۵) اور یہ دعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

اے اللہ! میں ہر اس چیز کے شر سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے تیری کریم ذات کی اور تیرے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں (تو مجھے ان کے شر سے بچالے) اے اللہ! تو ہی (بندے کے) قرض (تاوان) اور گناہ کو دور کرتا (اور اس سے بچاتا) ہے (تو مجھے بھی بچا) تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھاتا تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا اور کسی بھی صاحبِ ثروت کو اس کی دولت و ثروت تیرے قہر و غضب سے نہیں بچاسکتی تو پاک ہے اور تیری ہی حمد و ثنا ہے

(۱۶) اور تین مرتبہ یہ استغفار پڑھے:-

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں اس اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف لوٹتا (اور توبہ کرتا) ہوں۔

(۱۷) یا یہ دعا پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف وستائش ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، نہ (کسی میں) طاقت ہے نہ قدرت مگر اللہ کی (دی ہوئی) اللہ (ہر عیب اور بُرائی سے) پاک ہے، اور اللہ کے لئے ہی تعریف وستایش ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

(۱۸) اور بستر پر لیٹے لیٹے یہ دعا پڑھے۔ادا، قرض کے لئے یہ دعا بہت مفید ہے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

اے اللہ! آسمانوں کے پروردگار، زمین کے پروردگار، عرش عظیم کے مالک اور ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار، (زمین کی تہ سے) دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے (اور اُگانے) والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے، میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اے اللہ تو (سب سے) پہلے ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی سب سے آخر میں ہے اور تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی (سب سے) ظاہر اور برتر ہے، پس تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی (سب کی تہ میں) چھپا ہوا ہے پس تیرے پرے کچھ نہیں، تو ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں مفلسی سے غنی کردے (نجات دیدے)

(۱۹) اور یہ دعا پڑھے اور اس دعا کے بعد بات بالکل نہ کرے (اور سو جاوے)

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

اللہ کے نام کے ساتھ (سوتا ہوں) اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کردی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کردیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے، اور (تیری پکڑ سے بچنے کا) تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں ہے، اور جو کتاب تو نے اُتاری ہے اُس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اُس پر بھی میں ایمان لے آیا۔

(۲۰) سُورۂ قل یا ایھا الکافرون پڑھ کر سو جائے:۔

(۲۱) سونے سے پہلے مسبّحات پڑھا کرے مسبّحات یہ (چھ۶) سورتیں ہیں:۔

سورۃ الحدید۔ سورۃ الحشر۔ سورۃ الصف۔ سورۃ الجمعہ۔ سورۃ التغابن۔ سورۃ الاعلیٰ

ف (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ:۔
آپ سونے سے پہلے مسبّحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ: ان مسبّحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(۲) اِن چھ۶ سورتوں کے شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ آیا ہے اِس لئے ان کو مسبّحات فرمایا ہے۔

(۲۲) سونے سے پہلے یہ چار سُورتیں پڑھا کرے:۔

سورۃ الٓمٓ السجدہ۔ اور سورۃ الملك اور سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ الزمر۔

ف ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اِن سورتوں میں سے کسی ایک سُورۃ کو نہ پڑھ لیتے آرام نہ فرماتے۔

(۲۳) سورۂ بقرہ کی آخری تین آتیں لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ سے ختم سورۃ تک جب تک

نہ پڑھ لے اس وقت تک نہ سوئے۔

ف! حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

"میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقلمند سورۃ بقرۃ کی آخری تین آیتیں پڑھے بغیر سوجائیگا۔

(۲۴) بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھواللہ احد پڑھے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھواللہ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

(۲۵) بستر پر لیٹ کر قرآن عظیم کی کوئی سی بھی سورت ضرور پڑھے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"جو شخص بستر پر لیٹ کر کتاب اللہ کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے پاس ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کے بیدار ہونے تک ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے خواہ کسی وقت بھی بیدار ہو۔

(۲۶) سونے سے پہلے اللہ کا ذکر کر کے سوئے۔[1]

ف! حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی آدمی سونے کے لئے بستر پر لیٹتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں فرشتہ کہتا ہے: "(اے آدم کی اولاد) تو خیر پر خاتمہ کر" شیطان کہتا ہے: "شر پر خاتمہ کر"، پس اگر وہ اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے (ورنہ شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے)

سوتے میں اچھا یا بُرا خواب دیکھکر آنکھ کُھل جانے کے وقت کے آداب اور دُعا

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے: اگر سوتے میں کوئی اچھا خواب دیکھے اور آنکھ کھل جائے تو اس پر الحمدُ للہ

---

[1] یہ چھبیس اذکار و ادعیہ سونے کے وقت کے لئے ہیں انمیں سے بھی کوئی ایک نہ ایک ذکر کیئے اور دعا مانگے بغیر نہ سوئے ۱۲

کہے اور اُس کو بیان بھی کرے مگر انھیں لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اُس سے محبت کرتے ہیں (تاکہ وہ اچھی تعبیر دیں)

(۲) اور اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے یا تھوک دے یا پھونک مار دے اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور کسی سے اُس کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب کوئی نقصان نہیں پہونچائے گا اور جس کروٹ پر سو رہا تھا اس کو بدل دے یا اُٹھکر (تہجد کی) نماز پڑھے

سوتے میں ڈر جانے یا خوف و دہشت طاری ہو جانے یا نیند اُچٹ جانے کے وقت کی دُعائیں

(۱) اگر سوتے میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اُچٹ جائے تو یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب وغصہ سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی آئیں۔

ف احدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ تعوذ اپنے سمجھدار بچّوں کو لفظاً لفظاً یاد کرایا کرتے تھے، اور ناسمجھ بچّوں کے گلے میں تعویذ لکھکر ڈال دیا کرتے تھے۔

(۲) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ

مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ۔

مَیں اللہ کے اُن کلمات تامّہ کی جن سے نہ کوئی نیک نچ سکتا ہے نہ بد، پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے، اور ہر اُس چیز کے شر سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے (پھوٹ کر) نکلتی ہے، اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے (ناگہانی) واقعات اور حادثوں کے شر سے، بجز اُس اچھے حادثہ کے جو خیر کو لائے (کہ وہ تو سراسر رحمت ہے) اے رحمٰن (بہت رحم کرنیوالے)

(۳) اگر سوتے میں نیند اُچٹ جائے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَاَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ۔

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ہر اُس مخلوق کے پروردگار جس پر وہ سات آسمان سایہ فگن ہیں اور (ساتوں) زمینوں اور ہر اُس مخلوق کے پروردگار جس کو وہ زمینیں اُٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطانوں اور اُن لوگوں کے پروردگار جن کو ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے، تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا محافظ اور پناہ دہندہ بن جا، کہ (مبادا) ان میں سے کوئی مخلوق مجھ پر تعدّی کرے یا ظلم کرے۔ تیرا پناہ دیا ہوا (شخص) ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے، اور تیرا نام ہی برکت (وعظمت) والا ہے۔

(۴) اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَّا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔

اے اللہ! (آسمان پر) ستارے بھی چھپ گئے اور (زمین پر) آنکھیں بھی (نیند میں) ڈوب گئیں اور تو ہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا نگہبان ہے، تجھے نہ اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اے حی و قیوم (پروردگار) تو میری رات

کو بھی پر سکون بنادے اور میری آنکھوں کو بھی نیند بخش دے۔

سوکر اُٹھنے کے وقت کے آداب اور دُعائیں

(۱) جب سوکر اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ، اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے میری جان مجھ کو واپس لوٹادی اور اس کو سوتے میں نہ مارا، اُس اللہ جل شانہٗ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اپنی اپنی جگہ سے مٹنے سے روک رکھا ہے اور بخدا اگر وہ (خدا کے حکم سے) ہٹ جائیں تو اس کے (حکم) کے بعد ان کو ہٹنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت ہی بُردبار اور درگذر نے والا ہے۔ اور (بہت بہت) شکر ہے اُس اللہ تعالیٰ کا جس نے آسمان کو اپنی اجازت کے بغیر زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(۲) اور یہ دُعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس اللہ جل شانہٗ کا (بہت بہت) شکر ہے جو مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

(۳) یا یہ دعا پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جلادیا اور اُسی کی طرف مر کر جانا ہے

(۴) یا یہ دعا پڑھے :-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ
لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، نہ تیرا کوئی شریک ہے، تو (ہر بُرائی سے) پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا طلبگار ہوں، اے اللہ! تو میرے علم میں اضافہ فرما، اور تو مجھے ہدایت کر دینے کے بعد میرے قلب کو گمراہ مت کر، اور تو مجھے اپنی بارگاہ سے رحمت (خاصہ) عطا فرما۔ بیشک تو بہت بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

(۵) اور یہ دعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

ایک اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو (سب سے) زبردست ہے، آسمانوں اور زمین کا اور جو آسمان و زمین کے درمیان ہے (سب) کا پروردگار ہے وہ (سب پر) غالب ہے بہت بخشنے والا ہے۔

(۶) بیدار ہوتے ہی یہ دُعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اُسی کے لئے (سب) تعریف ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ (ہر بُرائی سے) پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور ہر قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔

اِس کے بعد مغفرت کی دعا کرے اور کہے:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

یا اور کوئی دُعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائینگے اسکے بعد وضو کرے ۲ دو رکعت نماز پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

"جو شخص رات کو بیدار ہوتے ہی مذکورہ بالا دُعا پڑھ کر مغفرت کی دعا مانگے گا یا اور کوئی دُعا مانگے گا اُس کی دعا قبول ہوگی، اور وضو کر کے دو۲ رکعت (تحیۃ الوضو) پڑھے گا تو اُس کی نماز قبول ہوگی۔

رات میں کروٹ لینے یا بستر سے اُٹھکر دوبارہ بستر پر لیٹنے کے وقت کی دُعائیں اور آداب

(۱)۔ رات میں کروٹ بدلنے کے وقت :-

دس۱۰ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ (اللہ کے نام کے ساتھ) اور دس۱۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) اور دس۱۰ مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ (میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے باطل معبودوں کا انکار کردیا) پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :-

جس شخص نے رات میں سوتے ہوئے کروٹ بدلتے وقت مذکورہ بالا عمل کرلیا وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے، اور کسی بھی گناہ کی اُس تک رسائی نہ ہوگی اسی جیسے کلمات (پڑھتے رہنے) تک۔

(۲)۔ رات کو (کسی ضرورت سے) بستر سے اُٹھکر دوبارہ جب بستر پر لیٹے تو اپنے تہبند کے کنارے (یا کسی اور کپڑے) سے بستر کو تین مرتبہ جھاڑلے اور یہ دعا پڑھ کر لیٹے :-

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ

اے اللہ! تیرا ہی نام لے کر میں (بستر پر) لیٹا تھا اور تیرا ہی نام لے کر میں (بستر سے) اُٹھا ہوں (اور اب پھر لیٹتا ہوں) اگر تو میری جان روک لے (روح قبض کرلے) تو اس پر رحم فرمائیو اور اگر تو اس کو لوٹائے تو اسکی ایسی ہی حفاظت کیجیو جیسے تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی کی حفاظت کرتا ہے۔

ف احدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
جو شخص رات کو سوتے سوتے (کسی ضرورت سے) بستر سے اٹھکر دوبارہ لیٹے تو مذکورہ بالا طریق پر بستر کو جھاڑ لے، مبادا اس کے پیچھے بستر پر کوئی ضرر رساں چیز آگئی ہو، اور مذکورہ بالا دُعا پڑھے۔

تہجّد کے وقت اُٹھنے اور پاخانے میں جانے اور آنے کے وقت کی دُعائیں اور آداب

(۱) جب آخر شب میں نماز تہجد پڑھنے کے لئے اُٹھے تو اگر پاخانے میں جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے اور اس کے بعد یہ تعوذ پڑھے۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں ایذا پہونچانے والے نر اور مادہ شیطانوں (اور جنّوں) سے

(۳) اور جب فارغ ہو کر نکلے تو یہ دُعا پڑھے۔

غُفْرَانَكَ

اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں

(۴) اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

اس اللہ جل شانہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے میری تکلیف دُور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

وضو کرنے اور وضو سے فارغ ہونے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب وضو کرنے بیٹھے تو اول بِسْمِ اللّٰہِ کہے اس کے بعد یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

اے اللہ! تو میرے گناہ بخشدے اور میرے گھر (بار) میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما

اور وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف نظر اُٹھا کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

(۲) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳) اِس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اے اللہ! تو مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں شامل کرلے اور مجھے خوب پاک صاف رہنے والوں میں داخل فرمادے

(۴) یا یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیری ہی حمد و ثنا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں۔

(۵) یا یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

پاک ہے تو اے اللہ! اور تیرے لئے ہی حمد و ثنا ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا دعا کرتا ہے اس کے لئے (مغفرت کا) ایک پرچہ لکھکر اور پھر اس پر مہر لگاکر رکھدیا جاتا ہے قیامت کے دن تک اُسکی مہر نہ توڑی جائیگی (اور وہ مغفرت کا حکم برقرار رہیگا)

نمازِ تہجد کیلئے اٹھنے اور نمازِ تہجد پڑھنے کے وقت کی دُعائیں اور آداب

جب رات کے آخری حصہ میں نماز تہجد کے لئے اُٹھے تو یہ دعا پڑھے:۔

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ

وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ (۲) اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ (۳) وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ (۴) اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔[له]

(۱) اے اللہ! تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے (اسلئے کہ) تو ہی آسمانوں کو اور زمین کو اور اُنکی تمام مخلوق کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا ہے۔ اور تیرے ہی لئے (سب) حمد و ثنا ہے (اسلئے کہ) تو ہی آسمانوں کا اور زمین کا اور اُنکی تمام مخلوق کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے (اسلئے کہ) تو ہی آسمانوں کا، زمین کا اور اُنکی تمام مخلوق کا نور ہے! اور تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے (اسلئے کہ) تو ہی برحق ہے اور تیرا وعدہ بھی حق ہے اور (قیامت کے دن) تجھ سے ملنا بھی برحق ہے اور جنت بھی برحق ہے جہنم بھی برحق ہے اور تمام نبی بھی برحق ہیں اور محمد بھی برحق ہیں، قیامت بھی برحق ہے۔ اے اللہ! تیرے ہی سامنے میں نے سر جھکایا ہے اور تجھ پر ہی میں ایمان لایا ہوں اور تیرے اُوپر ہی میں نے بھروسہ کیا ہے اور تیرے ہی جانب میں نے رجوع کیا ہے اور تیری ہی مدد سے میں نے (منکروں سے) جھگڑا کیا ہے اور تیری ہی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں۔ (۲) تو ہی ہمارا رب ہے اور (مرنے کے بعد) تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کر آنا ہے، پس تو بخش دے جو کچھ (گناہ) میں نے (اب سے) پہلے کیئے اور جو اس کے بعد کروں اور جو (گناہ) میں نے چھپا کر کئے اور جو علانیہ کیئے۔ (۳) اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی مقدم (آگے) کرنے والا ہے

[له] یہ ایک ہی دعا کے پانچ حصے حدیث کی مختلف کتابوں میں آئے ہیں ہم نے اُنکو اور اُنکے ترجمہ کو یکجا کر دیا ہے پڑھنے والا اگر پوری دعا پڑھے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اگر زیادہ وقت نہ ہو تو صرف پہلے حصہ پر اکتفا کرے یا اور جتنے حصے ہو سکے ملالے مگر ترتیب بھی رکھے ۱۲

اور تو ہی مؤخر (پیچھے) کرنے والا ہے۔ (۴) تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔

(۵) اور نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت مگر اللہ ہی (کی جانب) سے۔

اور یہ پڑھے:۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی (حمد و ثنا) قبول فرمائی جس نے اُسکی تعریف کی (ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

یا یہ پڑھے:۔

(۳) سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

(ہر عیب اور بُرائی سے) پاک ہے اللہ، تمام جہانوں کا پروردگار، اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اُسی کی تعریف کرتا ہوں

(۴) رات کے آخری حصہ میں اُٹھ کر بیٹھے تو سورۂ آل عمران کی یہ دس[۱] آخری آیتیں ضرور پڑھے:۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ[۱]۔ آخر سورۃ آل عمران تک۔

بیشک آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے میں، اور رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے میں، عقلمندوں کے لئے (اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی بے شمار) نشانیاں موجود ہیں۔

نوٹ: سورۂ آل عمران کی یہ دس آیتیں اور ان کا ترجمہ مترجم قرآن کریم سے یاد کر لینی چاہئیں۔

تہجد کی نماز کا وقت، آداب اور رکعتوں کی تعداد نیز طریقہ

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

(۱) فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آخرِ شب میں تہجد کی نماز ہے۔

---

[۱] اس حدیث کے بعض طریقوں (روایتوں) میں صرف اولی الالباب تک ہی پڑھنے کا ذکر آیا ہے، اور بعض طرق میں پوری دس آیتوں کا ذکر ہے، پڑھنے والے کو اگر پوری دس آیتیں یاد نہ ہوں یا وقت نہ ہو تو صرف اولی الالباب تک ضرور پڑھ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مستقل معمول تھا۔ ۱۲

(۲) فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کو اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے (لہٰذا تہجد کی نماز گھر ہی میں پڑھنی افضل ہے)

(۳) رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اسلئے تہجد کی بھی دو دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں) بعض روایتوں میں "دن" کا بھی ذکر ہے (مگر صحیح یہی ہے کہ یہ رات کی نفلوں سے متعلق ہے)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کیلئے اُٹھتے تو مذکورہ بالا دعاؤں میں سے نمبر(۱) و نمبر(۲) و نمبر(۳) دعائیں پڑھا کرتے اور جب اُٹھکر بیٹھتے تو نمبر(۴) سورۂ آل عمران کی ایک آیت یا پوری آخری دس[۱۰] آیتیں پڑھتے۔

(۵) پھر کھڑے ہوکر وضو فرماتے مسواک فرماتے اور اس کے بعد گیارہ[۱۱] رکعتیں پڑھتے پھر جب بلال فجر کی اذان دیدیتے تو دو[۲] رکعتیں سنت فجر پڑھتے اس کے بعد حجرۂ مبارک سے نکلتے اور مسجد میں جاکر صبح کی نماز پڑھاتے (یہ تو عام معمول تھا)۔

(۶) اور رات میں تیرہ[۱۳] رکعتیں بھی (کبھی) پڑھتے ان میں سے آٹھ رکعتیں تو دو[۲] دو[۲] حسب سابق پڑھتے اور پانچ[۵] رکعتیں وتر پڑھتے (ان میں دو[۲] نفل ہوتیں اور تین وتر) اور سلام پھیرنے کے لئے صرف آخری رکعت میں بیٹھتے :۔

(۷) (کبھی) رات میں گیارہ رکعتیں (اس طرح) پڑھتے کہ آخری دو[۲] رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت (ملاکر) وتر بنا دیتے۔[۱]

تہجد کی نماز شروع کرنے کے وقت کے اذکار

جب تہجد کی نماز کے لئے کھڑا ہو تو :۔

---

[۱] یہ بھی متعدد حدیثیں ہیں ہم نے ان کو فائدہ کے تحت یکجا کر دیا ہے تاکہ پورا بیان پڑھنے والے کے سامنے آجائے اور نمبر شمار سے انکے الگ الگ ہونے کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ حدیث شریف میں پوری صلوٰۃ اللیل (نماز تہجد) کو بھی وتر کہا گیا ہے، اور آخری تین رکعتوں کو بھی وتر کہا گیا ہے، جیسا کہ حدیثوں کے الفاظ پر غور کرنے سے واضح ہے، یہی مطلب آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملاکر وتر بنا دینے کا ہے۔

(۱) دسؔ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، دسؔ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے، دسؔ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے، دسؔ مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے۔

اور دسؔ مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ

اے اللہ! تومیری مغفرت فرمادے، تو مجھے ہدایت دیدے، تو مجھے رزق عطا فرما، تو مجھے عافیت عطا فرما

اور دسؔ مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے:۔

(۳) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمُقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

خدا کی پناہ مانگتا ہوں روزِ محشر کی سختی سے

اور جب رات کی نماز (تہجد) شروع کرنے لگے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والے، پوشیدہ اور علانیہ کا علم رکھنے والے، جن باتوں میں (یہ تیرے بندے) اختلاف کر رہے ہیں تو ہی ان کا فیصلہ کرے گا اور حق کے بارے میں جو اختلاف (دنیا میں) ہو رہا ہے اُس میں اپنے فضل سے میری رہنمائی فرما، بیشک تو ہی جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔

نمازِ وتر کا بیان

جب (نمازِ تہجد کے بعد) وِتر کی تین رکعتیں پڑھے تو:۔

(۱) پہلی رکعت میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھے۔

دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ۔

اور تیسری رکعت میں سورۃ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔

اور (وقت ہو تو) سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (بھی) پڑھے۔

تہجد اور وتر کی رکعتوں کی تعداد

ف! حدیث شریف میں آتا ہے کہ:-

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتوں میں مذکورہ بالا سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۲) آپ (نماز تہجد کی آخری) دو۲ رکعتوں اور وتر کے درمیان (اتنی) بلند آواز سے) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کے ذریعہ فصل (جدا) فرمایا کرتے تھے جو سنی جائے۔

(۳) یا (یہ بلند آواز سے) "سلام" صرف آخری رکعت میں پھیرتے تھے۔

(۴) (کبھی تہجد کی دس رکعتوں کو) ایک رکعت سے ہی وتر بنا دیتے تھے (جس میں آٹھ رکعت تہجد کی اور تین رکعت وتر ہوتے تھے)۔

(۵) (کبھی تہجد کی چھ رکعات کو) پانچ۵ رکعتوں سے ملا کر وتر بنا دیتے تھے (جن میں دو۲ رکعت تہجد کی اور تین وتر کی ہوتی تھیں)۔

(۶) یا (تہجد کی چار رکعات کو) سات۷ رکعات سے ملا کر وتر بنا دیتے تھے (جن میں چار رکعات تہجد کی اور تین وتر کی ہوتی تھیں)۔

(۷) یا نو۹ رکعات سے ملا کر وتر بناتے۔ (جنہیں چھ رکعات تہجد اور تین وتر ہوتیں)

(۸) یا گیارہ رکعات سے۔

(۹) یا اس سے زیادہ سے (غرض عام حالات میں آٹھ۸ رکعات

؎ یہ بھی وتر اور نماز تہجد سے متعلق متعدد حدیثیں ہیں جیسا کہ نمبر شمار سے ظاہر ہے، ان میں بھی وتر بنا دینے کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا۔ پڑھنے والے کو چاہیئے کہ کم از کم چار۴ رکعتیں (دو دو۲ کر کے) تہجد کی پڑھے اور اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر پڑھے اُس سے کم ثابت نہیں اور اِس سے زیادہ ثابت نہیں۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۱۰۶ پر دیکھئے)

تہجد اور تین وتر کل گیارہ رکعات پڑھتے اور کبھی کبھی دس رکعات تہجد اور تین وتر کُل تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے)

وتروں کی دُعائیں

(۱)۔ وتروں کی آخری رکعت میں یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ

اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے اُن (کے زمرہ) میں تو مجھے بھی ہدایت دے، اور مجھے بھی ان لوگوں (کے زمرہ) میں (دنیا و آخرت کی) عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی ہے، اور جن لوگوں کا تو ولی (کارساز) بنا ہے اُن (کے زمرہ) میں تو میرا بھی ولی (کارساز) بن جا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔ اور جو تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے اُس کے شر سے مجھے بچا، اس لئے کہ بیشک تیرا حکم (سب پر) چلتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا، جس کا تو والی (مددگار) بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو نے (اپنا) دشمن قرار دیدیا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ تو ہی برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار اور تو ہی (سب سے) بلند و برتر ہے، ہم تجھ سے (اپنے گناہوں کی) مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں، اور اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر کل گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وتر کی تین رکعتوں میں معمولی سا اختلاف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک یہ تین رکعتیں دو سلام کے ساتھ اَولیٰ ہیں یعنی دو رکعت پر بھی سلام پھیرے اور تیسری پر بھی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھے یعنی دو رکعت پڑھ کر اٹھ جائے اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرے۔ اِن حدیثوں میں حدیث نمبر (۲) امام شافعی کی دلیل ہے اور حدیث نمبر (۳) امام ابوحنیفہ کی موید ہے بہرحال وتر سب کے نزدیک تین ہیں خواہ دو سلام کے ساتھ خواہ ایک سلام کے ساتھ، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اختلاف صرف اولیٰ اور غیر اولیٰ کا ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ تہجد گذار آدمی وتر تہجد کے بعد پڑھے لیکن اگر آخر شب میں بیدار ہونے کا بھروسہ نہ ہو تو وتر اول شب میں عشا کی سنتوں کے بعد پڑھ لے تاکہ وتروں کے قضا ہونے کا اندیشہ نہ رہے ۱۲

یا یہ دعا پڑھے :-

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِىْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔

اے اللہ! تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما دے۔ اور اُن کے دلوں میں باہمی الفت و محبت پیدا کر دے، اور ان کے باہمی تعلقات درست فرما دے، اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان کافروں پر جو تیرے راستے سے (دین سے لوگوں کو) روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں، اور تیرے دوستوں (مسلمانوں) سے لڑتے ہیں ان پر تو لعنت کر۔ اے اللہ! تو ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور اُن کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر تو اپنا وہ عذاب نازل کر جسے تو مجرم قوموں سے رَدّ کرتا ہی نہیں۔

دُعاءِ قنوت

اور یہ دعاءِ قنوت پڑھے :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ (وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ) وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ (وَنَشْكُرُكَ) وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ (الْجِدَّ) وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ (الْجِدَّ) بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔[۱]

---

[۱] یہی دعاءِ قنوت ہم حنفی مسلمان وتروں کی آخری رکعتوں میں رکوع سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانے کے بعد پڑھتے ہیں۔ اس دعاءِ قنوت میں دو فقرے حصنِ حصین میں مذکور نہیں ہیں انکو ہم نے قوسین (بریکٹ) کے درمیان لکھدیا ہے، (باقی حاشیہ صفحہ ۱۰۸ پر)

اے اللہ! بیشک ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے سامنے ہی توبہ کرتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے، اور جو تیری نافرمانی کرے اس سے قطع تعلق کرتے اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور لپکتے ہیں اور تیرے (یقینی) عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں، بیشک تیرا یقینی عذاب کافروں کو ضرور پہونچنے والا ہے

نماز وتر کا سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات تین مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ سبحان الملك القدوس کو دراز اور بلند آواز کے ساتھ کہے۔

(۴) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ[۱] رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

پاک ہے (کائنات کا) مقدس بادشاہ، پاک ہے (دنیا جہان کا) بے عیب بادشاہ، پاک ہے (تمام مخلوق کا) پاکیزہ و منزہ بادشاہ، فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔

(۵) اِس کے بعد یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ (اَنْتَ)[۲] كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷) اسی طرح اَلْجِدَّ کا لفظ دونوں جگہ ہماری دعاء قنوت میں مذکور نہیں لیکن اگر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ حدیث کی دوسری کتابوں میں انکا ذکر موجود ہے۔ دعا نمبر(۱) اور نمبر(۲) اگر پڑھے تو کچھ حرج نہیں مگر انکو رکوع سے اُٹھنے کے بعد پڑھے خاصکر عام مصائب اور ناگہانی آفتوں کے زمانہ میں حنفیہ اس کو قنوت نازلہ (ناگہانی مصائب کی دعاء قنوت) کہتے ہیں ۱۲

[۱] بعض روایتوں میں رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کا اضافہ ہے بعض میں نہیں ۱۲

[۲] حصن حصین میں اَنْتَ کا لفظ نہیں مگر اور حدیث کی کتابوں میں موجود ہے اسی لئے ہم نے قوسین کے درمیان لکھا ہے ہونا چاہے ۱۲

اے اللہ! بیشک میں پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگذر کی تیری سزا سے اور میں پناہ لیتا ہوں تیرے (عذاب) سے تیری ہی (رحمت کی)، میں تو تیری تعریف کا حق نہیں ادا کر سکتا۔ بس تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

فجر کی سُنّتوں کا بیان

(۱)۔ اِس کے بعد فجر کی دو سنتیں پڑھے پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھے اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے یا پہلی رکعت میں:۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(اے مسلمانوں) تم کہہ دو ہم تو اللہ پر ایمان لے آئے اور اس (کتاب: قرآن) پر جو ہمارے لئے اُتارا گیا، اور ان (صحیفوں) پر جو ابراہیم پر، اسمٰعیل پر، اسحٰق پر، یعقوب پر اور اولادِ یعقوب علیہم السلام پر اُتارے گئے اور اس (کتاب: تورات) پر جو موسیٰ پر اور اس (کتاب: انجیل) پر جو عیسیٰ پر اُتاری گئی اور جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی جانب سے (شریعتیں) دی گئیں (سب پر ایمان لے آئے) ہم ان نبیوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم تو اسی (ایک اللہ) کے فرماں بردار ہیں (جس نے اِن تمام نبیوں کو پیغمبر بنا کر بھیجا)

اور دوسری رکعت میں:۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو۔ اے اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) آؤ ایسی بات کو ہم تم اختیار کرلیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (مانی ہوئی) ہے، کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں

اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ اس سے انحراف کریں تو تم ان سے کہہ دو: کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان (اللہ کے فرماں بردار) ہیں۔

اور فجر کی سنّتوں سے فارغ ہو کر وہیں بیٹھے بیٹھے تین مرتبہ یہ پڑھے:۔

(۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور محمّد نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پروردگار! میں جہنم سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچا دے)

پھر (اگر وقت ہو تو) اسی جگہ داہنی کروٹ پر قبلہ رُو (ذرا دیر کے لئے) لیٹ جائے (تاکہ تھکن دُور ہو جائے اور فجر کی نماز پورے نشاط کے ساتھ پڑھ سکے۔)

فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلنے کا بیان

پھر جب (فجر کی نماز کے لئے) گھر سے باہر نکلے تو یہ کہے:۔

(۵)

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے

(۲) اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

اے اللہ! ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس سے کہ ہمارے قدم (تیرے راستہ سے) خود ڈگمگائیں یا ہم کسی اور کے قدم ڈگمگائیں اور اس سے کہ ہم کسی کو گمراہ کریں، اور اس سے کہ ہم (کسی پر) ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم (کسی کے ساتھ) نادانی (بدتمیزی) کریں یا ہم پر نادانی (بدتمیزی) کی جائے۔

یا یہ دعا پڑھے:۔

(۳) بِسْمِ اللّٰہِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ التُّکْلَانُ عَلَی اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ (کی توفیق) کے بغیر کوئی طاقت اور کوئی قوت میسر نہیں بھروسہ تو اللہ پر ہی ہے،

(۴) یا یہ دعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰہِ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا ہے، اللہ (کی مدد) کے بغیر نہ کوئی طاقت میسر ہے نہ قوت

(۵) جب گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اِس سے کہ میں خود گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا میں (راہِ مستقیم سے) خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، یا میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں خود (کسی کے ساتھ) جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت (بدتمیزی) کا برتاؤ کیا جائے۔

ف | حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:-

جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان سے باہر نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر مذکورہ بالا دُعا پڑھتے

(۶) نماز کے لئے گھر سے نکلے تو راستہ میں یہ دُعا پڑھے:-

(۱) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا (۲) وَفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا (۳) وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا (۴) وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔[۱]

---

[۱] یہ بھی ایک دعا ہے جس کے چار حصے علیٰحدہ علیٰحدہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں ہم نے نمبر شمار سے اسی کی نشان دہی کی ہے اِس لئے جتنا حصہ ہو سکے پڑھ لے ۱۲

اے اللہ تو میرے دل میں نور عطا کر دے اور میری آنکھوں میں نور، اور میرے کانوں میں نور پیدا فرمائے اور میری دائیں جانب بھی نور اور بائیں جانب بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور آگے بھی نور (غرض) مجھے سراپا نور بنا دے۔ اور میرے پٹھوں میں نور، گوشت پوست میں نور اور میرے خون میں نور، بالوں میں نور، کھال میں نور (بھر دے) اور تو میری زبان میں نور (عطا کر دے) اور میری جان میں نور (پیدا کر دے) اور تو مجھے بہت بڑا نور عطا فرما دے اور سراپا نور بنا دے۔

(۷) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔

اے اللہ! تو میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور پیدا کر دے اور میرے کانوں میں نور اور نگاہ میں نور عطا فرما دے اور تو میرے پیچھے بھی نور، میرے آگے بھی نور اور میرے اُوپر بھی نور اور نیچے بھی نور (غرض ہر طرف نور ہی نور) کر دے۔ اے میرے اللہ تو مجھے نور (ہی نور) عطا کر دے۔

مسجد میں داخل ہونے کے وقت کا بیان

(۱) اور مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں عظمت و جلال کے مالک اللہ اور اُسکی کریم ذات اور اُسکی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا ہوں مردُود شیطان سے۔

(۲) مسجد کے اندر پہونچکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور اس کے بعد کہے:۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

(۳) یا یہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور اپنے رزق کے دروازے (وسائل معاش کے راستے) آسان کردے۔

(۴) یا یہ کہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں قدم رکھتا ہوں) اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام ہو

(۵) یا یہ کہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

میں اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی سُنّت کے اتباع کی غرض سے (داخل ہوا ہوں)

(۶) اور یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور آل محمد پر

(۷) اور یہ دعا مانگے:-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے

اور اندر پہونچ جانے کے بعد کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

مسجد کے آداب کا بیان

(۱) مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجدؐ پڑھے اس کے بعد بیٹھے۔

ؐ حاشیہ آئندہ صفحہ پر دیکھئے

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔
اگر کسی شخص کو مسجد میں اپنی گم شدہ چیز کو لوگوں سے دریافت کرتا اور تلاش کرتا دیکھے تو کہے:۔

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ

خدا تجھے وہ واپس کرے ہی نہیں (خدا کرے تجھے ملے ہی نہیں)

اور اس کے بعد اُسے سمجھا دے کہ: مسجدیں اس (قسم کے دنیوی کاموں) کے لئے نہیں بنیں[۵]۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھے تو کہے:۔

لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ

اللہ تیری تجارت میں منافع نہ دے

نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنے کے وقت کی دُعاؤں کا بیان

(۱) جب نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اے اللہ تو مجھے مردود شیطان سے بچا

(۲) اور یہ دعا پڑھے:۔

---

[۵] مسجدیں تو نماز، تلاوتِ قرآن، ذکر اللہ وغیرہ عبادتوں کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اسی لئے مسجدوں میں کوئی بھی ایسا دنیوی کام جس میں شور و شغب یا مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہو کرنا ممنوع ہے حتیٰ کہ اگر کوئی سائل مسجد کے اندر سوال کرے تو اسکو مسجد کے اندر کچھ نہ دے باہر جا کر جو کچھ دینا ہے دیدے۔ حدیث میں مذکور دونوں بددعائیں اس طرح نہ کرے کہ اس کی دل آزاری ہو بلکہ ایسا طریقہ اختیار کرے کہ اُس کو نصیحت ہو اور پھر ایسا نہ کرے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ۱۱۳) [۵] اگر فرض نماز سے پہلے کی سنتیں پڑھنی ہوں اور وقت کم ہو تو ان سنتوں میں ہی تحیة المسجد کی نیت کرے مثلاً ظہر یا عصر کے وقت اور اگر وقت ہو تو پہلے دو رکعت تحیة المسجد پڑھے پھر سنتیں پڑھے بجز فجر کے وقت کے کہ صبح کی فرض نماز سے پہلے صرف دو سنتیں ثابت ہیں لہذا اگر سنتیں مسجد میں پڑھے تو ان میں تحیة المسجد کی نیت کرلے اور اگر گھر سے پڑھ کر مسجد میں آئے تو بیٹھ جائے اور تحیة المسجد نہ پڑھے ۱۲

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل (انعام) طلب کرتا ہوں

(۳) یا یہ پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) اللہ کے رسول پر سلام ہو

(۴) اور یہ درود پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تو محمد پر اور آلِ محمد پر رحمت فرما

(۵) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے

اذان کے وقت اور بعد کے اذکار اور دُعاؤں کا بیان

(۱) حدیث میں آیا ہے کہ:-

(۱) اذان کے اُنیس[۱] کلمے ہیں جن کو سب ہی جانتے پہچانتے ہیں۔

(۲) صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز سونے سے بہتر ہے) دو[۲] مرتبہ زیادہ کیا جاتا ہے۔

(۲) جب مُؤذن کی اذان سُنے تو جو کلمات مُؤذن کہتا جائے خود بھی وہی کلماتِ اذان کہتا جائے۔

(۳) یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بجائے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

---

[۱] اذان کے کلمات حنفیہ کے نزدیک پندرہ[۱۵] معروف کلمے ہیں اور شوافع کے نزدیک اُنیس[۱۹] کلمے ہیں وہ اول شہادتین کے چار کلمے پست آواز سے کہتے ہیں اس کے بعد دوبارہ وہی چار کلمے بلند آواز سے کہتے ہیں اسی شہادتین کو دوبارہ کہنے کو ترجیع کہتے ہیں مصنف امام ابن جرری شافعی ہیں اس لئے انھوں نے اذان کے کلمات اُنیس[۱۹] بتلائے ہیں ۱۲

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص دل سے اذان کا جواب دے گا جنت میں داخل ہو گا۔

(۴) یا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے جواب میں :-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ میں نے اللہ کو اپنا رب اور محمد کو اپنا رسول اور اسلام کو اپنا دین پسند کرلیا۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

(۱) جو شخص کلمۂ توحید کا مذکورہ بالا جواب دے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۲) نیز جس شخص نے مؤذن کی مانند کلماتِ اذان کہے اُس کے لئے جنّت ہے۔

(۳) نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ہر دو کلمہ شہادت کے جواب میں صرف وَاَنَا وَاَنَا (اور میں بھی، اور میں بھی) فرمادیا کرتے تھے۔

(۵) اذان ختم ہونے کے بعد اول درود شریف پڑھے پھر حسبِ ذیل دُعاءِ وسیلہ[1] پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ

---

[1] وسیلۃ اور مقام محمود سے مرادِ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ شفاعت ہے آپ دو شفاعتیں فرمائیں گے ایک شفاعت کبریٰ یہ عام نوعِ انسانی کو یوم محشر میں قہرِ الٰہی سے بچانے کیلئے ہو گی اس شفاعت کے بعد خدا کا غصہ ٹھنڈا اور حساب و کتاب شروع ہو جائیگا مقام محمود سے (جس کے عطا فرمانے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا میں فرمایا ہے) یہی مقام شفاعت مراد ہے۔ دوسری شفاعت شفاعت صغریٰ ہے یہ اپنی اُمت کے گنہگاروں کو بخشوانے یا جہنم کے عذاب سے نجات دلانے کے لئے ہو گی تفصیل کے لئے حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ دعاء وسیلہ پابندی کے ساتھ پڑھنا ایک مسلمان کو شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے اِس لئے اِس دعا کو ضرور پڑھنا چاہیئے تاکہ شافع محشر کی شفاعت نصیب ہو ۱۲

بِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

اے اللہ! اے اِس دعوتِ کامِل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دے اور ان کو اُس مقامِ محمود پر پہونچا دے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

وسیلہ جنت کا ایک خاص مقام ہے اور وہ ایک خاص ہی بندے کو اللہ پاک عطا فرمائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ وہ خاص بندہ میں ہی ہوں گا تم بھی میرے لئے اِس مقامِ خاص کی دعا کیا کرو۔ جو کوئی میرے لئے وسیلہ کی دُعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا۔

(۶) یا اذان کا مذکورہ بالا طریق پر جواب دینے کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْاَعْلَیْنَ
دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ۔

اے اللہ! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اعلیٰ درجہ والوں میں شامل فرما اور ان کی محبت برگزیدہ حضرات (کے دلوں) میں پیدا فرما اور ان کا ذکر مقربین بارگاہ (کے مجمع) میں فرما

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو شخص مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کا جواب دینے کے بعد مذکورہ بالا دعاءِ وسیلہ پڑھا کرے گا قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(۷) یا اذان کے بعد یہ دعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ۔

اے اللہ! اے اِس پائدار دعوت (اذان) اور نفع رساں نماز کے مالک، تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما اور تو مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ اس کے بعد تو کبھی ناراض نہ ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص اذان کے بعد (خلوص قلب سے) مذکورہ بالا دُعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا ضرور قبول فرمائیں گے۔

(۸) یا جوابِ اذان کے بعد مذکورہ ذیل دعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتًا۔

(اے اللہ! اے اس سچی اور مقبول دعوتِ حق (اذان) اور کلمۂ تقویٰ (کلمۂ شہادت) کے مالک تو ہم کو اِسی (کلمۂ تقویٰ) پر زندہ رکھیو اور اسی پر ہمیں موت دیجیو اور اسی پر (حشر کے دن) اُٹھائیو اور ہمیں زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بہترین اہل توحید میں شامل کر دے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو اُسے چاہیئے کہ اذان کے وقت کا منتظر رہے اور اذان کا جواب دینے کے بعد مذکورہ بالا دعا پڑھے اور اس کے بعد اپنی حاجت اور کشائش کی دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کا بیان

(۱)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اقامت (تکبیر) کے گیارہ[۱] کلمے ہیں (۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اقامت اذان ہی کے مانند

---

[۱] کلماتِ اقامت میں بھی کلماتِ اذان کی طرح ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے مصنف رحمہ اللہ نے اِس سلسلہ میں (باقی حاشیہ ص ۱۱۹ پر دیکھیے)

ہے فرق صرف یہ ہے کہ اقامت میں ترجیع نہیں ہے اور دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

(۱)۔ اذان اور اقامت (تکبیر) کے درمیان یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اے اللہ بیشک میں تجھ سے (ہر گناہ اور خطا سے) معافی اور (ہر دکھ بیماری سے) صحت و عافیت اور دنیا و آخرت میں (ہر بلا اور عذاب سے) حفاظت کا سوال کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اذان و اقامت کے درمیان دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس لئے اس وقت ضرور دعا کیا کرو اور اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔

نماز کی دعاؤں کا بیان

(۱)۔ جب فرض نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو یہ دعا[1] پڑھے:۔

وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸) دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں (۱) ایک حدیث میں اقامت کے گیارہ کلمات ہیں اس طرح اللہ اکبر دو مرتبہ ہر دو کلمۂ شہادت ایک ایک مرتبہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح ایک ایک مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ اللہ اکبر دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ایک مرتبہ۔ (۲) دوسری حدیث میں اقامت کے کلمات بالکل اذان کے کلمات کی مانند (برابر) ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ اقامت میں دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے اور ترجیع (شہادتین کا اعادہ) نہیں اس لحاظ سے اقامت کے کلمات سترہ[۱۷] ہوئے یہی احناف کا مذہب ہے ۱۲

[1] یہ دعاء دعاء توجیہ کہلاتی ہے۔ بعض حدیث کی کتابوں میں تکبیر تحریمہ کے بعد اس کے پڑھنے کا ذکر آیا ہے لیکن اکثر کتابوں میں یہ قید نہیں ہے حنفیہ کے نزدیک یہ دعا اور اس کے بعد آنے والی دعائیں تکبیر تحریمہ سے پہلے پڑھنی چاہئیں لیکن اگر منفرد (اکیلا آدمی) بعد میں بھی پڑھ لے تو کچھ حرج نہیں جماعت میں تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کے بعد صرف سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے اس لئے کہ اتنی گنجائش ہی نہیں ہوتی کہ امام کے قرأت شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جا سکے ورنہ قرآن سننے میں رخنہ پڑے گا اور وہ فرض ہے ۱۲

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ، وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ،
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ
الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ
عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَ
الشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ،

میں نے اپنا چہرہ اس (پروردگار) کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (سب سے منہ موڑ کر اُسی کا) فرماں بردار بنکر، اور میرا مشرکوں سے کوئی تعلق نہیں، بیشک میری تو نماز، میری عبادت، میری زندگی، میری موت (سب) اللہ رب العالمین کیلئے (وقف) ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے، اور میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو (تمام کائنات کا) مالک و مختار ہے تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر (بہت کچھ) ظلم کیا ہے، اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے سب کے سب گناہ بخشدے اسلئے کہ بیشک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا اور مجھے بہترین اخلاق (واعمال) کی راہ پر چلادے، (اسلئے کہ) بہترین اخلاق (واعمال) کی راہ پر تیرے سوا کوئی نہیں چلا سکتا اور بُرے اخلاق (واعمال) کو تو مجھ سے دُور رکھ (اسلئے کہ) بُرے اخلاق (واعمال) کو تیرے سوا اور کوئی مجھ سے دُور نہیں رکھ سکتا، میں حاضر ہوں اور فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں اور تمام کی تمام خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھوں (قبضۂ قدرت) میں ہے اور بُرائی تو تیری طرف (منسوب) ہے ہی نہیں، میں تیرے ہی سہارے (زندہ) ہوں اور تیری ہی طرف (متوجہ) ہوں، تو بہت خیر و برکت والا ہے اور بہت ہی بلند و برتر ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی جانب رجوع کرتا ہوں۔

(۲) اور یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

اے اللہ تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری (اور فاصلہ) کر دے جتنی دُوری تو نے مشرق و مغرب کے

درمیان رکھی ہے اور اے اللہ تو میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال (تاکہ میرا دل ٹھنڈا ہو جائے)

پھر (تکبیر کے بعد) یہ پڑھے :-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

مَیں پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ، تیری ہی حمد وثنا کے ساتھ، تیرا نام بہت برکت والا ہے، اور تیری شان بہت بلند و بالا ہے، اور تیرے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(۴) یا تکبیر کے بعد (نفلوں میں خصوصًا تہجد کی نماز میں) یہ کہے :-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت بہت، اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) صبح بھی اور شام بھی۔

(۵) یا یہ کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

سب تعریف اللہ کیلئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ ہے برکت والی ہے

(۶) اور یہ دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ۔

اے اللہ تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ تو نے مشرق و مغرب کے درمیان رکھا ہے اور مجھ کو تو میری خطاؤں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسا تو کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کردیتا ہے۔

(۷) اور یہ کلمات بھی پڑھے خاصکر (رات کے) نفلوں میں :-

تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (اللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے)

اور تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا (سب تعریف اللہ کیلئے ہے بہت بہت تعریف)

اور تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی صبح، شام)

اِس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے:-

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے یعنی اس کے (پیدا کردہ) تکبّر سے اور اس کے پھونکے ہوئے پراگندہ اور بیہودہ خیالات سے اور اس کے کچوکوں (وسوسوں) سے۔

(۸) اور یہ کلمات پڑھے:-

سُبْحَانَ ذِی الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ

پاک ہے وسیع سلطنت عظیم اقتدار اور بڑائی و بزرگی کا مالک (پروردگار)

(۹) اور جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین کہے تو اٰمین (قبول فرما) کہے اور کبھی کبھی رَبِّ اغْفِرْلِیْ اٰمین (اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے یہ دعا قبول کر) بھی کہا کرے۔

ف احدیث شریف میں آیا ہے کہ

(۱) جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین کہے تو مقتدی (بھی) اٰمین کہے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرمائیں گے

(۲) جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے (فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے پہلے کیئے ہوئے گناہ معاف فرما دیں گے۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دراز اور بلند آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف کے جو لوگ آپ کے بالکل قریب ہوتے وہ سُن لیتے تو (اسی طرح سب کی) آمین مسجد میں محسوس ہونے لگتی۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ (کبھی کبھی) آپ (بغرض تعلیم) تین مرتبہ آمین کہتے۔

لے اگر اکیلا ہو یا خود امام ہو تب بھی ولا الضالین کے بعد اٰمین کہے حنفیہ کے ہاں بھی اتنی آواز سے آمین کہنی چاہیئے کہ خود تو ضرور اپنی آواز سن لے ۱۲

رکوع کی دُعائیں

(۱) اور جب رکوع میں جائے تو کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح کہے:۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ — پاک ہے میرا عظیم پروردگار

(۲) اور (کبھی نفلوں میں) یہ تسبیح پڑھے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ: پاک ہے تو اے اللہ ہمارے پروردگار اور تیری ہی حمد وثنا ہے الٰہی! تو مجھے بخش دے

(   ) اور (کبھی نفلوں میں) یہ تسبیح کہا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ — پاک ہے اللہ اور اُسی کی حمد وثنا ہے۔

(۴) اور رکوع میں یہ دعا پڑھے[۱]:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ۔

اے اللہ! تیرے ہی لئے مَیں نے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیری ہی فرمانبرداری اختیار کی، اور تیرے ہی سامنے میرے کان، میری نگاہ، میری ہڈیاں اور ہڈیوں کا مغز اور پٹھے (سب) جھکے ہوئے ہیں۔

(۵) اور یہ کہے:۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

تو نہایت پاک ہے، پاکیزہ ہے، فرشتوں اور روح الامین (جبرئیل) کا رب ہے

(۶) اور یا یہ دُعا پڑھے:۔

رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ۔

میرا جسم بھی تیری بارگاہ میں جھکا ہوا ہے اور میرا فکر وخیال بھی، اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا ہے، اور میں اپنے اوپر تیری اس نعمت کا یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کا (جن کی بدولت میں رکوع کر رہا ہوں) اعتراف کرتا ہوں

---

[۱] علاوہ تسبیح (سبحان ربی العظیم) کے باقی دعائیں نوافل میں پڑھنی چاہئیں یا جب اکیلا نماز پڑھے خواہ فرض خواہ سنتیں ۱۲

اور (انہی ہاتھوں سے) جو میں نے اپنی جان پر ظلم (گناہ) کئے ہیں (ان کا بھی اقرار کرتا ہوں تو انکو معاف کردے)

(۷) یا یہ پڑھے:-

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پاک ہے زبردست طاقت، سلطنت بڑائی اور عظمت کا مالک (پروردگار)

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعا کا بیان

(۱) جب رکوع سے کھڑا ہو تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ نے اُس شخص کی (تعریف) سُن لی (اور قبول کرلی) جس نے اُس کی تعریف کی

(۲) اس کے بعد کہے:- اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

اے اللہ، ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے۔

(۳) یا یہ کہے:- رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب! (ہم تیری ہی تعریف کرتے ہیں) اور تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے۔

(۴) یا یہ کہے:- رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے

اور (سُنّتوں اور نفلوں میں) یہ بھی کہے:-

(۵) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

اے ہمارے پروردگار! (میں تیری تعریف کرتا ہوں) اور تیرے ہی لئے بہت زیادہ، پاکیزہ، برکت والی تعریفیں ہیں۔

(۶) یا یہ کہے[۱]:-

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ

---

[۱] یہ رکوع میں پڑھنے کی تمام دعائیں بھی نوافل خصوصاً تہجد میں پڑھنی چاہئیں، اگر اکیلا نماز پڑھے تو فرض میں بھی ان کا پڑھنا جائز ہے یہی حکم سجدہ کی دعاؤں کا ہے ۱۲

مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ. اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْوَسَخِ

اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانوں کو بھر دینے کے بقدر اور زمین کے بھر دینے کے بقدر اور ان کے بعد ہر اس چیز کے بھر دینے کے بقدر جس کو تو (بھرنا) چاہے۔ اے اللہ تو مجھے برف سے، اولوں سے اور ٹھنڈے پانی سے پاک وصاف کر دے، اے اللہ تو مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح ستھرا کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔

(۷) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لئے ہے تعریف آسمانوں کے بقدر، زمین کے بقدر اور جو ان دونوں کے درمیان (فضا) ہے اس کے بقدر اور اس کے بعد ہر اُس چیز کے بقدر جو تو چاہے اے حمد وثنا اور عظمت و بزرگی کے مالک، جو کسی بندے نے (تیری شان میں) کہا اُس سے زیادہ کے مستحق، اور ہم سب تو تیرے ہی بندے ہیں، جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی منع کرنے والا نہیں اور جو تو منع کر دے اُس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے (قہر و غضب) سے کسی دولت مند کو اس کی دولت بچا نہیں سکتی۔

(۸) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَاَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانوں کے بقدر زمین کے بقدر اور جو ان کے درمیان ہے اُس کے بقدر اور اس کے بعد ہر اُس چیز کے بقدر جو تو چاہے تو ہی تعریف کا اہل ہے اور تو ہی بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے، جو کچھ تو (کسی کو) دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کسی دولتمند کو اسکی دولت تجھ سے نہیں بچا سکتی۔

سجدہ کرنے کے وقت کی دُعاؤں کا بیان

(۱)۔ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند و برتر ہے

کہنے کے بعد یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

اے اللہ! بے شک میں پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصہ اور ناراضگی سے اور تیری معافی کی تیری سزا (اور عذاب) سے اور میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرے (قہر و غضب) سے میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا (بس) تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے (اور ہمیں بتلایا ہے)

(۲)۔ یا یہ کہے :۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا ہے اور تیرے ہی اوپر میں ایمان لایا ہوں اور تیرا ہی میں فرمانبردار ہوں، میری پیشانی نے اس (پروردگار) کو سجدہ کیا ہے جس نے اس کو پیدا کیا، اور صورت دی تو بہت اچھی صورت دی (سُننے کے لئے) کان بنائے (دیکھنے کے لئے) آنکھیں بنائیں بڑا ہی برکت والا ہے۔ اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

یا یہ دعا پڑھے :-

(۳) خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ، لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا خون اور میرا گوشت پوست اور میری ہڈیاں اور میرے رگ پٹھے اور جو بھی (میرا وجود) میرے قدم اُٹھائے ہوئے ہیں سب اللہ رب العالمین کے سامنے سربسجود ہیں۔

اور یہ دُعا پڑھے :-

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ

(اے اللہ تو) بہت پاک ہے، بہت پاکیزہ ہے، فرشتوں اور روح الامین (جبرئیل) کا پروردگار ہے

(۴) اور یہ کہے :-

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ

اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! (ہم) تیری پاکی بیان کرتے ہیں) اور تیری ہی تعریف

(۵) اور یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ

اے اللہ! تو میرے تمام گناہ، چھوٹے بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ (سب) معاف کردے

(۶) اور یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبِکَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَهٰذَا مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ۔

اے اللہ! میرا جسم بھی تیری بارگاہ میں سجدہ کر رہا ہے اور میرا فکر و خیال بھی تیرے سامنے سربسجود ہے، اور تیرے ہی اوپر میرا دل ایمان لایا ہے، میں اعتراف کرتا ہوں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا بھی اور یہ جو میں نے اپنے اُوپر ظلم کیا ہے

(اس کا بھی اقرار کرتا ہوں) اے بڑی رحمت والے! اے بڑی مغفرت والے! تو میری مغفرت کردے، اس لئے کہ بڑے بڑے گناہوں کو بڑا اور بزرگ پروردگار ہی معاف کیا کرتا ہے۔

اور یہ دعا پڑھے:-

(۸) سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ

پاکی بیان کرتا ہوں ملک اور سلطنت کے مالک کی، پاکی بیان کرتا ہوں غلبہ اور زبردست اقتدار کے مالک کی، پاکی بیان کرتا ہوں اس کی جو (ہمیشہ ہمیشہ ایسا) زندہ رہنے والا ہے جس کے لئے (کبھی) مرنا نہیں ہے، میں پناہ لیتا ہوں تیرے عفو کی تیرے عذاب سے اور تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور میں تیرے رحم و کرم کی پناہ لیتا ہوں تیرے قہر و غضب سے، (تو مجھے اپنے عذاب، قہر و غضب سے محفوظ رکھ)، بہت بڑی اور بزرگ ہے تیری ذات۔

یا یہ دعا پڑھے:-

(۹) رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

اے میرے پروردگار! تو میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرمادے اور اس کو (تمام رذالتوں سے) پاک فرمادے، تو ہی اس کا سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا کارساز اور اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! تو بخش دے جو کچھ میں نے چھپ کر کیا ہو اور جو سب کے سامنے کیا ہو۔

اور یہ دُعا مانگے:-

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔

اے اللہ! تو میرے دل میں بھی نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی نور بھر دے اور میری نگاہ میں بھی نور بھر دے اور میرے آگے بھی نور کر دے اور میرے پیچھے بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے (اور میرے اوپر بھی) اور مجھے نورِ عظیم عطا فرما۔

سجدۂ تلاوت کی دُعا کا بیان

(۱) سجدۂ تلاوت میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد بار بار یہ کلمات کہے:-

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

میرے چہرہ نے اس (پروردگار) کے لئے سجدہ کیا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی (بہترین انسانی) صورت بنائی اور محض اپنی طاقت وقوت سے اسکے کان اور آنکھیں کھولیں پس بڑا ہی برکت والا ہے وہ بہترین پیدا کرنے والا۔

یا یہ پڑھے:-

(۲) اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ (عَلَيْهِ وَعَلٰی نَبِيِّنَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

اے اللہ! تو (اس سجدہ کو قبول فرما اور) اس کا ثواب اپنے ہاں لکھدے اور اس کے سبب سے تو گناہوں کا بوجھ مجھ سے دُور کر دے اور اس (سجدہ) کو تو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا دے اور تو اس (سجدۂ تلاوت) کو میری جانب سے ایسے ہی قبول فرمالے جیسے تُونے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا ہے۔ (ان پر اور ہمارے نبی پر درود وسلام ہو)

جو بھی سجدہ کرے نماز میں یا نماز کے باہر تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا مانگے

یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

اے میرے پروردگار تو میری مغفرت فرما

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:
جو شخص اپنی پیشانی سجدہ میں رکھ کر یَا رَبِّ اغْفِرْلِی کہتا ہے سر اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کی دعا کا بیان

جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو یہ دعا[1] مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ

اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما اور میری بگڑی بنا دے اور مجھے رفعت عطا فرما۔

قنوتِ نازلہ (کسی عام مصیبت نازل ہونے کے وقت کی دعا) کا بیان

(۱) کسی عام مصیبت مثلاً قحط، وبا، دشمنوں کے حملے وغیرہ کے وقت یہ قنوتِ نازلہ فجر کی نماز میں یا اور جہری نمازوں میں بھی آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھے۔ اگر امام پڑھے تو مقتدی ہر فقرہ پر امین کہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ

(۲) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ

[1] یہ دعا پوری یا اس کا پہلا حصہ اللّٰھم اغفرلی وارحمنی ضرور پڑھنا چاہیئے تاکہ اس کے وسیلہ سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا میسر آئے۔ عام طور پر لوگ دو سجدوں کے درمیان نہیں بیٹھتے حالانکہ یہ بیٹھنا فرض ہے ۱۲

وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔

یہ دونوں دعائیں اوران کے ترجمے وترکی دعاؤں کے ذیل میں گذرچکی ہیں اگران کے ترجمے یاد نہ ہوں تو وہاں سے یاد کیجئے۔

قعدہ میں پڑھنے کی دعا التحیّات کا بیان

(۱) دو رکعتیں پڑھ کر جب قعدہ میں بیٹھے تو یہ التحیات پڑھے :-

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تمام قولی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں اور تمام فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں (بھی اللہ ہی کے لئے ہیں)۔ سلام ہو آپ پر اے (اللہ کے) نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی (آپ پر ہوں) اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

(۲) اِس حدیث کے بعض طریقوں میں شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ آیا ہے اس لئے چاہیے اس التحیّات کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ (اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد کے ساتھ) اضافہ کرے۔

(۳) - یا یہ التحیّات پڑھے :-

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ

اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

برکت والی زبانی عبادتیں، پاکیزہ بدنی عبادتیں (سب) اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی سلامتی ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (بھی آپ پر ہوں)۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(۴)۔ چاہے یہ التحیّات پڑھے:۔

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ) وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

پاکیزہ زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں (سب) اللہ کے لئے ہی ہیں اے نبی سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ف | اس حدیث کے بعض طریقوں (روایتوں) میں وحدہ لاشریك لهٗ نہیں ہے اسی لئے ہم نے اس کو قوسین (بریکٹ) میں لکھا ہے۔ بعض روایتوں میں وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْكُ آیا ہے اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۵)۔ چاہے یہ التحیّات پڑھے:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں، تمام پاکیزہ اعمال بھی اللہ کے لئے ہی ہیں، تمام مالی اور بدنی عبادتیں بھی اللہ کے لئے ہی ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں اِس پر کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۶) چاہے یہ التحیاتؔ پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اور (لفظ) اللہ سے، جو بہترین نام ہے۔ زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں (سب) اللہ کے لئے ہی ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں اس پر کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ نے ان کو برحق دین دے کر بھیجا ہے (ماننے والوں کو) خوشخبری دینے اور (نہ ماننے والوں کو) خبردار کرنے کے لئے، اور یہ کہ قیامت ضرور آنے والی ہے اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، اے اللہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھے ہدایت فرما دے۔

لہ حدیث شریف میں تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ چھ طریق پر التحیات آئی ہے ان میں مشہور و معروف پہلا طریقہ ہے یہی عموماً لوگوں کو یاد ہے اِسی طریق پر نمازوں میں التحیات پڑھتے ہیں اس کا ترجمہ لفظ لفظ کا، ضرور یاد کر لینا چاہیئے اور باقی طریقوں اور ان کے ترجموں کو بھی یاد کرنا چاہیئے اور کبھی کبھی ان کو بھی پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ہر طریق پر عمل ہو جائے ۱۲

صلوٰت (درود) کا بیان

(۱) آخری "قعدہ" میں التحیّات کے بعد یہ درود پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ! تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے بیشک تو ہی لائقِ حمد وثنا، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ تو محمد اور آلِ محمد پر برکتیں نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں بیشک تو ہی تعریف کے لائق، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہی۔

(۲) یہ سب سے کامل اور معروف درود ہے، چاہے یہ درود پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ حسب سابق صرف آخری فقرہ میں علی ابراھیم کے بعد وعلیٰ اٰل ابراھیم نہیں ہے۔ ترجمہ میں اس کا خیال رکھے۔

(۳) چاہے یہ درود پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ حسب سابق صرف پہلے فقرہ میں علیٰ ابراھیم اور دوسرے فقرہ میں علیٰ اٰل ابراھیم نہیں ہے، یہی فرق ترجمہ میں کرنا چاہیئے۔

(۴)۔ یا یہ درود پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ! محمد پر اور آپ کی بیویوں اور آل اولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تونے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے، اور محمد پر اور ان کی بیویوں اور آل اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تونے ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی ہے، بیشک تو ہی لائق تعریف ہے بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔

(۵) یا یہ درود پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تونے اولاد ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسے تونے اولادِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔

(۶)۔ چاہے یہ درود پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد پر جیسے تونے ابراہیم پر نازل فرمائی ہے اور برکت نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر جیسے تونے آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی ہے۔

(۷)۔ چاہے یہ درود پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ حسب سابق ہے فرق صرف یہ ہے (۱) کہ دونوں فقروں میں صرف آل ابراھیم ہے۔

(۲) آخری فقرہ میں فِي الْعَالَمِيْنَ۔ (تمام جہانوں میں)۔ کا اضافہ ہے۔

(۸) چاہے یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(اے اللہ! تو نبیِ اُمّی محمد اور آلِ محمد پر[1] نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور نبی اُمّی محمد پر ایسے ہی برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائق تعریف، بڑائی و بزرگی والا ہے

(۹) چاہے یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ تو محمد پر رحمت نازل فرما اور محمد و اولادِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت اور برکت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائقِ تعریف بزرگی والا ہے۔

(۱۰) -یا یہ درود پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى

---

[1] اُمّی کے معنیٰ ہیں "بے پڑھا لکھا" یعنی جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب "نبی اُمّی" تورات و انجیل میں بھی مذکور ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی میں علم الاولین والآخرین (اگلوں اور پچھلوں کے علوم) کا مالک ہونے کے باوجود کسی انسان یا غیر انسان سے لکھنا پڑھنا کبھی نہیں سیکھا، آپ کے تمام علوم لدنی اور وھبی (خداداد) تھے ۱۲

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ! تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت اور برکت نازل فرمائی ہے، بے شک تو ہی لائق تعریف، بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔

(۱۱) چاہے یہ درود پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں (التحیات میں) معلوم ہو گیا جب ہم آپ پر نماز میں درود بھیجنا چاہیں تو کس طرح درود بھیجیں اللہ آپ پر رحمت فرمائے؟ آپ خاموش ہو گئے (اور دیر تک چپ بیٹھے رہے) یہاں تک کہ ہمارا جی چاہنے لگا کہ اچھا ہوتا کہ یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا جب تم درود بھیجو تو یہ کہا کرو، اور مذکورہ بالا دعا کی تعلیم دی نمبر (۸) اور نمبر (۱) کا ترجمہ ایک ہی فرق صرف یہ ہے کہ دونوں جگہ ابراہیم کے ساتھ علی آل ابراہیم بھی مذکور ہے۔

(۱۲) چاہے یہ درود پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ! تو نبی اُمی محمد پر، اُن کی بیویوں پر جو مومنین کی مائیں ہیں اور اُن کی اولاد پر اور اہل بیت پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائق مدح وثنا اور بڑائی و بزرگی کا مالک ہے

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ ہم پر یعنی اہل بیت پر جب درود بھیجے تو (اس کے ثواب کا) پورا پیمانہ بھر کرلے تو یہ درود بھیجے (اور درود نمبر ۱۲ تعلیم فرمایا

(۱۳)۔ کوئی سا بھی درود پڑھے آخر میں اس دعا کا اضافہ کردے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ! تو ان کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقامِ قرب میں جگہ دیجیو

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجے اور مذکورہ بالا کلمات کہے (اضافہ کرے) اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

درود شریف کے بعد پڑھنے کی دُعاؤں کا بیان

(۱) درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دل چاہے دُعا مانگے (بہتر یہ ہے کہ ادعیۂ ماثورہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول) یا قرآنی دعاؤں میں سے جو دعا حسب حال ہو وہ مانگے اور اور اس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجال کے فتنہ سے (تو مجھے ان سب سے بچالے)

(۲)۔ یا یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

لہ احادیث میں التحیات کی طرح درود شریف کی بھی مختلف اور متعدد صورتیں آئی ہیں مشہور و معروف پہلا درود ہے اسکا ترجمہ ضرور یاد کرلینا چاہیئے اور سمجھکر درود شریف پڑھنا چاہیئے باقی بارہ طریقے اور ان کے ترجمے بھی یاد کرلینے چاہئیں اور کبھی کبھی انکو بھی پڑھنا چاہیئے خصوصًا نوافل میں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر درود کو پڑھ لینے کی سعادت حاصل ہوجائے ۱۲

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجال کے فتنہ سے، اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے (اور تمام) فتنوں سے، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے ان سے بچالے)۔

(۳)۔ یا یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اے اللہ! تو بخشدے میرے وہ گناہ بھی جو میں نے پہلے کیئے اور جو پیچھے کیئے اور وہ گناہ بھی جو میں نے چھپا کر کیئے اور جو علانیہ کیئے اور وہ فضول خرچیاں بھی جو میں نے کی ہیں، اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

(۴)۔ یا یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اے اللہ! بیشک میں نے اپنی جان پر بہت بہت ظلم (گناہ) کیئے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا پس تو اپنی خاص مغفرت سے میرے (سب) گناہ بخشدے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بہت مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۵)۔ یا یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ! بیشک میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں، اے یکتا و بے نیاز اللہ جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کی ہمسر (بیوی) ہے، کہ تو میرے (سب) گناہ بخشدے، بیشک تو ہی بہت مغفرت کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔

(۶) اور یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اے اللہ تو میرا حساب آسانی سے لیجیو

(۷) یا یہ تعوّذ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اے اللہ بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجّال کے فتنہ سے، اور میں تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے (اور تمام) فتنوں سے۔

(۸) اور یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی تمام تر خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں جو میں جانتا ہوں وہ بھی اور جو نہیں جانتا وہ بھی، اور اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر اور بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے نیک بندوں نے تجھ سے مانگی ہو، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کے شر سے پناہ مانگی ہو تیرے نیک بندوں نے، اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی (ہر) اچھائی (اور بھلائی و نیکی) عطا فرما، اور آخرت میں بھی ہر اچھائی (اور خوبی) عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائیو، اے ہمارے پروردگار! بیشک ہم ایمان لے آئے پس تو بخشدے ہمارے گناہوں کو اور ہم کو عذاب جہنم سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! اور جن (نعمتوں) کے وعدے تو نے اپنے رسولوں کی معرفت کئے ہیں وہ سب پورے کیجیو اور قیامت کے دن ہمیں رُسوا نہ کیجیو، بیشک تو (کبھی) وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۹)- یہ استغفار جس کا نام سید الاستغفار ہے، ضرور پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، اور میں بقدرِ طاقت (تیری عبادت و طاعت کے) وعدہ پر اور عہد پر قائم ہوں، جو میں نے (بُرے کام) کیے اُن کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو معاف کردے) اور تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں اُن کا بھی اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھے بخشدے، اِس لئے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے کی دُعاؤں کا بیان

(۱) جب سلام پھیرے تو یہ کلمۂ توحید پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

اللہ کے سوا کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں، اُسی کا (سارا) مُلک ہے اور اُسی کی (سب) تعریف ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے، اُسی کے ہاتھ میں (تمامتر خیر اور بھلائی) ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی منع کرنے والا نہیں اور جو تُو نہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولتمند کو اُسکی دولت (تیری پکڑ سے) نہیں بچا سکتی۔

(۲) یا یہ کلمہ تین مرتبہ، یا کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی ساتھی نہیں، اُسی کا (یہ تمام) مُلک ہے اور اُسی کے لئے (تمام) تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۳) اور اُس کے بعد یہ پڑھے:-

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

(کسی کام کی بھی) طاقت و قوت اللہ (کی مدد) کے بغیر میسّر نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم بجز اس کے اور کسی کی عبادت (و اطاعت) نہیں کرتے، اِسی کی (دی ہوئی سب) نعمتیں ہیں اور اُسی کا (ہم پر) فضل و احسان ہے اور اسی کی (سب) اچھی تعریفیں ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (ہم تو) پورے اخلاص کے ساتھ صرف اُسی کے دین کے پیرو ہیں اگرچہ کافروں کو بُرا لگے۔

(۴) یا تینتیس مرتبہ :-

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں

کہے اور اس کے بعد یہ پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ تو ہی سلامتی (دینے) والا ہے اور تیری ہی جانب سے سلامتی (نصیب ہوتی) ہے، بڑا برکت والا ہے تو اے عظمت و جلال کے مالک اور اکرام و احسان (کرنے) والے۔

(۵) اس کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کل ۹۹ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ پڑھے۔

(۶) یا ۱۱ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۱۱ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۱۱ مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کل ۳۳ مرتبہ کہے۔

(۷) یا دس دس مرتبہ تینوں کلمے کہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس شخص نے ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ہر فرض نماز کے بعد) پڑھ لیا اُس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کی مانند (بے شمار) ہوں۔

(۸) یا ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ہیں جن کا ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی نامراد (و محروم) نہیں ہوتا وہ کلمات ۳۳ مرتبہ تسبیح ۳۳ مرتبہ تحمید اور ۳۴ مرتبہ تکبیر ہیں

(یعنی مذکورہ بالا ۱۰۰ کلمات)۔

(۹)۔ ہر فرض نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سُبحَانَ اللہ ۱۰۰ مرتبہ اَللہُ اَکبَرُ ۱۰۰ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور ۱۰۰ مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ پڑھا کرے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جس شخص نے سو مرتبہ کلمات تسبیح سو مرتبہ کلمات تکبیر سو مرتبہ کلمات تہلیل سو مرتبہ کلمات تحمید کہہ لیئے اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کی مانند بے شمار ہوں۔

(۱۰) یا (زیادہ نہ ہو سکے تو) پچیس پچیس مرتبہ چاروں کلمات (یعنی کل صرف ۱۰۰ مرتبہ) پڑھ لیا کرے۔

(۱۱) یا ۳۳ مرتبہ سُبحَانَ اللہِ، ۳۳ مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ، ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکبَرُ اور دس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (کُل ۱۱۰ مرتبہ) پڑھ لے۔

(۱۲) یا اَللہُ اَکبَرُ بھی ۳۳ مرتبہ ہی پڑھے۔

(۱۳) یا سو مرتبہ کلمات تسبیح سو مرتبہ کلمات تحمید سو مرتبہ کلمات تکبیر اور اس کے بعد (ایک مرتبہ) یہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں (کسی بھی کام کی) طاقت و قوت اللہ (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اگر سمندر کے جھاگوں کی مانند خطائیں بھی ہونگی تب بھی یہ کلمات[۵] اُن کو مٹا دیں گے۔

(۱۴)۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ضرور پڑھے۔

---

[۵] ان کلمات طیبہ کی تعداد کا فرق اور تفاوت اسی مقصد کو ظاہر کرتا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات طیبہ کو جتنا بھی ممکن ہو پڑھنا ضرور چاہیئے۔ کم سے کم دس دس مرتبہ تو ضرور ہی پڑھنا چاہیئے کہ اس میں دو تین منٹ سے زیادہ نہیں لگتے۔ بڑے محروم القسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں ۱۲

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

ترجمہ صفحہ ۶۳ سے یاد کیجئے۔

ف احدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اُس کے جنت میں داخل ہونے سے اس کے سوا اور کوئی امر مانع نہیں کہ وہ ابھی زندہ ہے مرا نہیں (مرتے ہی جنت میں جائے گا)۔ دوسری روایت میں ہے: کہ وہ شخص دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے (اسی طرح ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لینے سے شب و روز خدا کی حفاظت میں رہتا ہے سبحان اللہ

(۱۵) اور ہر نماز کے بعد معوذتین یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی ضرور پڑھا کرے۔

(۱۶) اور آخر میں یہ تعوّذ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی (اور بے غیرتی) سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اِس سے کہ نکمّی اور رذیل عمر کو پہونچوں اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(۱۷) اور یہ دُعا پڑھے:-

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ یا تَجْمَعُ عِبَادَکَ (یعنی تبعث کی جگہ تجمع کہے)

اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنے عذاب سے بچا یُو جس دن تو اپنے بندوں کو (قبر سے) اُٹھائے یا تو اپنے بندوں کو (میدان حشر میں) جمع کرے۔

(۱۸) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ تو میری مغفرت فرمادے اور میرے اُوپر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما

(۱۹) اور یہ پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب تو مجھے جہنم کی تپش سے اور قبر کے عذاب سے پناہ دے

(۲۰) اور یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اے اللہ تو میرے اگلے کیئے ہوئے اور پچھلے کیئے ہوئے اور چھپا کر کیئے ہوئے اور علانیہ کیئے ہوئے (تمام گناہ) اور جو میں نے بے اعتدالیاں کی ہیں اور وہ (گناہ اور بے اعتدالیاں) جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (سب) معاف فرمادے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

(۲۱) اور یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما

(۲۲) اور یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ

لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِیْ فِیْ كُلِّ سَاعَةٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ

اے اللہ! اے ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار! میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تو ہی اکیلا (تمام جہان کا) پروردگار ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کی پرورش کرنیوالے میں (اسکا بھی) گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں، اے اللہ ہمارے اور ہر چیز کے پالنے والے! میں گواہ ہوں اسکا کہ تمام بندے آپس میں بھائی بھائی ہیں، اے اللہ اے ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار! تو مجھے اور میرے اہل وعیال کو ہر لمحہ اپنا مخلص (بندہ) بنائے رکھ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اے عظمت وجلال اور انعام واکرام کے مالک تو (میری دعا) سُن لے اور قبول فرمالے، اللہ سب سے بڑا ہے سب سے بڑا، اللہ میرے لئے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب سے بڑا

(۲۳)۔ اور یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے، تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے

(۲۴)۔ اور یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ (وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ) وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اَے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح کر دے جس کو تو نے میرے (ہر دینی و دنیوی) کام کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے اور میری دنیا کو بھی سُدھار دے جس میں تو نے میری معاش تجویز فرمائی ہے اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں تیری ناراضگی سے' اور تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں تیری سزا سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں' تیرے (قہر و غضب) سے جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی روک نہیں سکتا، اور جو تو منع کر دے (نہ دے) اسکو کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے فیصلہ کو کوئی رد نہیں کر سکتا، اور کسی دولتمند کو اُسکی دولت تجھ سے بچا نہیں سکتی۔

(۲۵) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! تو میری نادانی سے اور جان بُوجھکر کیئے ہوئے (بُرے کاموں) کو معاف فرما دے اور اے اللہ تو مجھے نیک اعمال اور (اچھے) اخلاق کی ہدایت دے (اس لئے کہ) اچھے کاموں اور اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا اور بُرے کاموں اور بُرے اخلاق سے تیرے سوا اور کوئی نہیں روک سکتا۔

(۲۶) اور یہ تعوّذ پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے شر سے۔

(۲۷) اور یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا

وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو میری تمام خطائیں اور گناہ بخشدے۔ اے اللہ! تو مجھے رفعت (اور بلندی) عطا فرما اور (اچھی) زندگی دے اور (حلال) رزق دے اور اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت عطا فرما۔ بیشک اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت بھی تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے بھی تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا

(۲۸) اور یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

اے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح فرمادے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرمادے اور میرے رزق میں برکت دے

(۲۹) اور آخر میں یہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(اے مخاطب) تیرا رب، عزت و عظمت کا مالک رب، ان تمام (نازیبا) باتوں سے پاک اور مبرا ہے جو لوگ اس کی شان میں بیان کرتے ہیں اور (درود) سلام ہو تمام رسولوں پر اور تمام تر تعریفیں تمام جہان کے پروردگار اللہ کے لئے (مخصوص) ہیں۔

(۳۰) جب نماز سے فارغ ہو تو سیدھا ہاتھ سر پر پھیر کر یہ دُعا[۱] پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں وہ بڑا مہربان اور بہت

---

[۱] نماز فرض کے بعد یہ تیس دُعائیں اور ذکر حدیثوں میں آئے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ ان سب کو یاد کرلے اور کسی دن کوئی کسی دن کوئی پڑھا کرے تاکہ سب پر عمل ہو جائے اور سب کے ثواب اور دنیوی و اُخروی اثرات و برکات حاصل ہوں ورنہ اپنے وقت اور حالت کے مناسب جس قدر ممکن ہو یاد کرلے اور پابندی سے پڑھا کرے اِس لئے کہ دعا کی قبولیت کا بہترین وقت فرض نماز ادا کرنے کے بعد ہے ۱۲

رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ تو ہر غم اور پریشانی کو مجھ سے دُور فرما دے۔

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز پڑھتے اور فارغ ہوتے تو دایاں ہاتھ سر مبارک پر پھیر کر مذکورہ بالا دُعا پڑھا کرتے تھے۔

خاص صبح کی نماز کے بعد پڑھنے کی دُعائیں

(۱) صبح کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اُسی طرح) دو زانو بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دسؔ مرتبہ یا سوؔ مرتبہ یہ کلمۂ توحید پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اور اُسی کی سب تعریف ہے وہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں تمام تر خیر اور بھلائی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے

(۲)۔ اور یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ! میں تجھ سے حلال روزی اور نفع رساں علم اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں (تو مجھے یہ تینوں نعمتیں عطا فرما دے)

خاص مغرب اور فجر کی نماز کے بعد پڑھنے کی دُعائیں

(۱)۔ مغرب اور صبح دونوں نمازوں کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(۲)۔ اور اسی جگہ اُسی طرح (جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں) بیٹھے بیٹھے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! تو مجھے جہنم کی آگ سے بچائیو

چاشت کی نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ

(اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (ہر اچھے کام کا) قصد کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (میدانِ جہاد میں دشمنوں سے) جنگ کرتا ہوں۔

کھانے کی دعوت خصوصًا دعوت ولیمہ کے وقت کی دُعا اور آداب

(۱)۔ جب کسی کے ہاں کھانے پینے کی دعوت خاصکر دعوت ولیمہ ہو تو ضرور جائے (اگر کوئی خاص مانع نہ ہو تو کھانے میں بھی شرکت کرے) اور اگر روزہ ہو تو معذرت کر دے (اور گھر کے کسی گوشہ میں ۲ دو رکعت) نماز پڑھے اور صاحبِ خانہ کے لیئے برکت کی دعا کرے اور کہے بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائیں)۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(۱) جب کوئی بھی مسلمان بھائی کھانے کی دعوت کرے (اگر کوئی دینی مضرت نہ ہو تو) اسکو قبول کرے

(۲) خاصکر ولیمہ کی دعوت کو ضرور قبول کرنا چاہیئے۔

(۳) اگر روزہ (یا اور کوئی مجبوری) ہو تو ۲ دو رکعت نماز پڑھے اور صاحب خانہ کے لئے برکت کی دعا کرے۔

روزہ افطار کرنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب روزہ کھولے تو یہ دُعا کرے:۔

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

پیاس جاتی رہی، اور رگیں تر (سیراب) ہوگئیں اور ان شاء اللہ (روزہ کا) ثواب یقینی ہوگیا۔

(۲)۔ اس کے بعد یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ

اے اللہ میں تیری اس رحمت سے جو ہر چیز پر محیط ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے (تمام) گناہ بخش دے

(۳)۔ اگر کسی اور (عزیز قریب یا دوست احباب) کے ہاں روزہ کھولے تو یہ دعا کرے :۔

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

خدا کرے (اسی طرح) تمہارے ہاں روزہ دار روزہ کھولیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کریں۔

کھانا سامنے آنے، کھانے، کھانے سے فارغ ہونے کے آداب اور دُعائیں

(۱)۔ جب کھانا سامنے آجائے تو بِسْمِ اللهِ کہے اور دائیں ہاتھ سے، اپنے سامنے سے، کھائے، کھانا تنہا تنہا نہ کھائیں بلکہ سب ساتھ بیٹھکر کھائیں۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جس کھانے پر بِسْمِ اللهِ نہ پڑھی جائے شیطان اس پر قبضہ کرلیتا ہے۔

(۲)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

صحابہ نے عرض کیا : یارسول اللہ ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے، آپ نے فرمایا : تو شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہوگے، صحابہ نے عرض کیا : جی ہاں، آپ نے فرمایا : تو تم اکھٹے ہوکر ایک ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا کرو اور بِسْمِ اللهِ پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے۔

(۳)۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ :۔

یہودی عورت نے جو زہریلی بکری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدیہ میں پیش کی تھی آپ نے (صحابہ کے ساتھ بیٹھکر اس کا گوشت تناول فرمایا تھا اُس وقت) صحابہ کو حکم دیا کہ "بِسْمِ اللهِ پڑھکر کھاؤ"۔ چنانچہ جن صحابہ نے (اس کا گوشت) کھایا ان میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

(۴)۔ اگر کسی دعوت میں عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانے کھائے تو کھانا شروع کرنے سے پہلے :

بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللهِ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی دی ہوئی برکت پر (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں)

کہے اور سیر ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ

اُس اللہ تعالیٰ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں سیر کیا اور سیراب کیا اور ہم پر یہ فضل و انعام فرمایا۔

ف ! حدیث شریف میں ایک واقعہ کا ذکر آیا ہے کہ:۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و عُمر فاروق رضی اللہ عنہما ابوالہیثم نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے اور وہاں (اول) تازی کھجوریں کھائیں اس کے بعد (بُھنا ہوا) گوشت کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا تو اُس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی ہیں وہ نعمتیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائیگا۔" یہ بات صحابہ کرام کو بڑی دُشوار محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: جب تمہیں ایسی چیزیں (کھانے کو) ملا کریں تو بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ پڑھ لیا کرو اور سیر ہونے کے بعد مذکورۂ بالا الفاظ میں شکریہ ادا کرلیا کرو تو (تمہاری) یہ (شکر گذاری) اس نعمت کا بدل ہوجائیگی (اور حقِ نعمت ادا ہوجائے گا)

(۳) اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا یاد نہ رہے تو جس وقت یاد آئے کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (اللہ کے نام کے ساتھ اول میں بھی آخر میں بھی)

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اگر کھانا شروع کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ کہہ لے۔

کسی جذامی (یا متعدی مرض والے شخص) کے ساتھ کھانا کھانے کے وقت کی دعا

(۱) اگر کسی جذامی یا متعدی بیماری والے شخص کے ساتھ کھانا کھانا پڑجائے تو یہ دعا پڑھ لے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

اللہ کے نام سے اور اللہ پر ہی بھروسہ اور توکّل کرکے (تیرے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں)

عام طور پر کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب کھانا کھانے بیٹھے تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ

اے اللہ! تو اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بھی بہتر کھانا کِھلا۔

(۲) اگر دُودھ ہو تو یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

اے اللہ! تو اِس دودھ میں برکت فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما

(۳) کوئی بھی چیز کھائے یا پیئے تو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کچھ کھائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور پیئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعائیں

(۱) جب کھانا کھا چکے تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بہت بہت اور پاکیزہ اور بابرکت شکر نہ اس (کھانے) سے کفایت کی جا سکتی ہے نہ اسکو خیرباد کہا جا سکتا ہے نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے اے ہمارے پروردگار (تو اس شکر نعمت کو قبول فرمالے)

(۲) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاٰوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کفایت کی (یعنی کافی کھانے کو دیا) اور سیراب کیا، نہ اس (کھانے) سے کفایت کی جاسکتی ہے (کہ ضرورت نہ رہے) نہ ناشکری کی جاسکتی ہے۔

(۳) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

شکر ہے اللہ تعالےٰ کا جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا

(۴) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا، جس نے کھلایا، پلایا اور اس کو قابل ہضم بنایا اور اُس کے نکلنے کا راستہ بنایا (کہ فضلہ آسانی سے خارج ہوجاتا ہے)

(۵) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا

(۶) اور جب ہاتھ دھوئے تو یہ دعا مانگے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ، مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافَاءٍ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعُمْیِ وَفَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جو (اپنے بندوں کو تو) کھلاتا ہے خود نہیں کھاتا، اس نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں (دین حق کی) ہدایت دی اور کھلایا پلایا اور ہر اچھی نعمت سے ہمیں سرفراز کیا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کو کبھی خیرباد نہیں کہا جا سکتا نہ اس کا بدلہ دیا جا سکتا ہے نہ ناشکری کی جا سکتی ہے اور نہ بے نیازی اختیار کی جا سکتی ہے۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے (پیٹ بھر کر) کھانا کھلایا (جی بھر کر) پانی پلایا، اور تن ڈھکنے کو کپڑے دیئے، گمراہی سے (بچا کر) ہدایت دی، (کفر کے) اندھے پن سے (بچا کر ایمان کی) بینائی عطا فرمائی اور بہت سی مخلوق پر (ہمیں) نمایاں فضیلت سے سرفراز فرمایا، تمام تر شکر (و ثنا) اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہے۔

(۷) یا یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا

اے اللہ! تو نے ہی پیٹ بھرا اور تو نے ہی سیراب کیا، پس تو ہی ہمارے لئے (اس کو) خوش گوار (اور قابل ہضم) بنا دے، اور تو نے ہی ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور خوب عمدہ دیا پس تو ہی اور زیادہ عطا فرما۔

کھانا کھلانے والوں کے لئے دعائیں

(۱) میزبان اور کھانا کھلانے والوں کے لئے یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

اے اللہ تو نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں اور برکت دے اور پھر ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر

(۲) یا یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

الٰہی جس شخص نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

کوئی چیز پہننے کے وقت کی دعا

(۱) جب کوئی چیز بھی پہنے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَلَهٗ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لئے یہ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ ہے اُس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں.

نیا کپڑا پہننے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ اگر نیا کپڑا پہنے تو کپڑے کا نام مثلاً عمامہ، قمیص وغیرہ لے کر یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ، اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.

اے اللہ! تیرا (بہت بہت) شکر ہے تونے ہی مجھے یہ ..... پہنایا ہے میں تجھ ہی سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۲)۔ یا یہ دُعا مانگے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں.

(۳) یا یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

شکر ہے اللہ جل شانہ کا جس نے مجھے یہ ..... پہنایا اور بغیر میری طاقت و قوت کے یہ مجھ کو عطا فرمایا

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جس شخص نے یہ دعا مانگ کر نیا کپڑا پہنا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے.

دوسرے شخص کو نیا لباس پہنے ہوئے دیکھکر دُعا

(۱)۔ اپنے کسی عزیز دوست وغیرہ کو نیا لباس پہنے ہوئے دیکھکر یہ دعا دے:۔

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ

پہنو اور پھاڑو، خدا تمہیں اور دے

(۲) یا یہ دُعا پڑھے:۔

اَبْلِ وَاخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاخْلِقْ

پہنو اور پھاڑو، پھر اور پہنو اور پھاڑو، پھر اور پہنو اور پھاڑو

کپڑے اُتارنے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ جب کپڑے اتارے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ جنات (اور شیاطین) کی آنکھوں اور انسان کے درمیان پردہ ہے (یعنی جنات برہنہ نہ دیکھ سکیں گے)۔

استخارہ کی دعائیں

(۱)۔ جب کسی غیر معمولی اور اہم کام کو انجام دینے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اُس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ۔ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَ

اَجِلِهٖ. فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل و انعام کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو تو (ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے اور میں (کسی بھی کام کی) قدرت نہیں رکھتا، اور تو (سبھی) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا، اور تو ہی تمام پوشیدہ (باتوں) کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے۔ یا میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اُخروی زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر ہے تو تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے اور آسان کردے پھر اس میں میرے لئے برکت بھی عطا فرمادے اور اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے۔ یا میری دنیوی زندگی کے اعتبار سے اور اُخروی زندگی کے اعتبار سے۔ میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اُس سے دُور کردے۔ اور جہاں بھی (جس کام میں بھی) میرے لئے بہتری ہو اُس کو مجھے نصیب فرمادے اور پھر مجھے اس سے راضی کردے۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

دونوں جگہ هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے (جس کے لئے استخارہ کرتا ہے)

(۲) بعض احادیث میں دونوں جگہ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اِنْ کَانَ هٰذَا الْاَمْرُ (اگر یہ کام) آیا ہے معنیٰ دونوں کے ایک ہی ہیں، اسی طرح اخیر میں ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ کے بجائے وَرَضِّنِیْ بِهٖ آیا ہے معنی دونوں کے ایک ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے۔ اسی طرح دونوں جگہ فِیْ دِیْنِیْ کے بعد دعا دی گئی ہے۔

(۳) یا اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ کے بعد یہ الفاظ پڑھے:۔

خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ

فَاقْدِرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَالِكَ خَيْرًا لِّي فَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ وَرَضِّنِي بِقَدَرِكَ۔

اگر یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے بہتر ہو اور میری معیشت (دنیوی زندگی) کے اعتبار سے بہتر ہو اور میرے انجام کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر کردے اور اس میں برکت دے اور اگر اس کے سوا اور کچھ میرے لئے بہتر ہو تو میری بہتری جہاں بھی ہو (اور جس کام میں بھی ہو) مقدر فرمادے اور مجھے اپنی تجویز پر راضی فرمادے۔

(۳)۔ یا اسی دعا کے ساتھ آخر میں وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کا اضافہ کردے۔

(۴)۔ یا أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ کے بعد یہ بھی کہے :۔

وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا أَحَدٌ سِوَاكَ

اور میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ یہ دونوں صرف تیرے ہاتھ میں ہیں تیرے سوا اور کوئی ان کا مالک نہیں ہے۔

آخر میں (عَاقِبَةِ اَمْرِی کے بعد) یہ کہے فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَالِكَ خَيْرًا لِّي فَوَفِّقْنِي لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ۔ (پس اس کی توفیق دیدے اور آسان کردے اور اگر اس کے سوا اور کچھ میرے لئے بہتر ہو تو اس خیر کی جہاں بھی ہو مجھے توفیق دیدے)۔

* شادی کے لئے استخارہ کی دعا

(۱)۔ اگر کسی (لڑکی یا عورت) سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو (اول تو) پیغام یا منگنی کا کسی سے اظہار نہ کرے پھر خوب اچھی طرح وضو کرکے جتنی نفلیں ہو سکے پڑھے پھر خوب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور عظمت و بزرگی بیان کرے اور اس کے بعد یہ کہے :۔

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِي فُلَانَةِ۔ وَيُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا۔ خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَ

دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْهَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُهَا خَیْرًا لِّیْ مِنْهَا فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْهَا لِیْ۔

اے اللہ! تو ہی (ہر چیز پر) قادر ہے، اور میں تو (کسی چیز پر بھی) قادر نہیں ہوں اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا، بیشک تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلاں (لڑکی یا عورت، اس لڑکی یا عورت کا پورا نام لے) میں میرے لئے میرے دین کے اعتبار سے، دنیا کے اعتبار سے اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہو تو اسکو میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر اسکے علاوہ اور کوئی (لڑکی یا عورت) میرے حق میں میرے دین کے اور آخرت کے اعتبار سے اس سے بہتر ہو تو اسکو میرے لئے مقدر فرما دے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اللہ سے استخارہ کرنا اولادِ آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ کرنا اس کی بدبختی ہے۔

نکاح کا خطبہ

(۱) - اگر کسی کا نکاح پڑھائے تو حسب ذیل خطبہ پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے، ہم اُسی کی تعریف کرتے ہیں اور اُسی سے مدد مانگتے ہیں، اور اُسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے بُرے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جس شخص کو اللہ نے ہدایت دیدی اُسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسکو اُس نے گمراہ قرار دے دیا اُس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں، اے لوگو! تم اپنے پروردگار (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اُس کا جوڑا (بیوی) بھی اُسی سے پیدا کیا اور ان دونوں (میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں (دُنیا میں پیدا کیئے اور) پھیلا دیئے اور اس اللہ (کے عذاب) سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے کام نکالتے ہو اور قرابتوں (کی حق تلفیوں) سے بچو۔ (یاد رکھو) بیشک اللہ تمہارے اوپر نگراں ہے۔ اے ایمان والو! تم اللہ (کے عذاب) سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (یاد رکھو) تمہیں موت اسلام پر ہی آئے۔ اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور (زبان سے) درست بات ہی کہا کرو تو اللہ تمہارے اعمال کو (بھی) درست کردیگا، اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف کردیگا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بیشک اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

(۲)۔ چاہے تو وَرَسُوْلُهٗ کے بعد یہ اضافہ کرے:۔

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔

(اللہ نے) اس (رسول) کو (دین) حق کے ساتھ بھیجا ہے قیامت (آنے) سے پہلے، (مُومنوں کو) خوش خبری دینے کے لئے اور (منکروں کو) خبردار کرنے کے لئے، جس شخص نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ اپنے آپکو ہی نقصان پہونچائیگا اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیگا۔

(۳)۔ اور یہ دعا بھی مانگے:۔

وَنَسْئَالُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُهٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَهٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ۔

اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں اِس لئے کہ ہم تو صرف اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی کی اطاعت کرتے ہیں۔

دولھا اور دُلہن کے لئے دعا

(۱)۔ جس شخص کی شادی ہوئی ہو اُس کو یہ دُعا دے:۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

اللہ مبارک کرے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے اور خیر وخوبی کے ساتھ تمہیں رہنا سہنا نصیب کرے

(۲)۔ یا صرف یہ کہے:۔ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

اللہ تم پر برکتیں نازل فرمائے

اپنی بیٹی کی شادی کرنیکے بعد بیٹی داماد کے لئے دُعا

(۱)۔ اگر اپنی لڑکی کی شادی کرے تو رخصت کے وقت لڑکی کو اپنے پاس بُلائے، ایک پیالہ پانی منگائے اور اُس پر یہ دعا پڑھ کر دم کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اے اللہ بیشک میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس (لڑکی) کو اور اس کی اولاد کو، مردود شیطان سے۔

اور لڑکی کو سامنے کھڑا کرکے پانی کے چھینٹے سینہ اور سر پر مارے اور اس کے بعد پشت پر۔ اسی طرح داماد کو بُلائے اور یہی دعا دم کرکے اسی طرح اُس کے سر اور سینے پر اور پھر پشت پر چھینٹے دے اور اس کے بعد رخصت کردے۔

نوٹ: داماد کے لئے اُعِیْذُهٗ اور ذُرِّیَّتَهٗ کہے۔

جگر گوشۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہراؓ کی رخصتی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا تو آپ اُن کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے کہا تھوڑا پانی لاؤ چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے پیالہ اُن سے لے لیا اور ایک گھونٹ پانی دہنِ مُبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا آگے آؤ وہ سامنے آکر کھڑی ہوگئیں تو آپ نے اُن کے سینہ اور سر پر وہ پانی چھڑکا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور اُس کے بعد فرمایا میری طرف پُشت کرو چنانچہ وہ پشت کر کے کھڑی ہوگئیں تو آپنے باقی پانی بھی یہی دعا پڑھ کر پُشت پر چھڑک دیا اس کے بعد آپ نے (حضرت علی کی جانب رُخ کر کے) فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں سمجھ گیا جو آپ چاہتے ہیں چنانچہ میں نے بھی پیالہ پانی کا بھر کر پیش کیا۔ آپ نے فرمایا آگے آؤ میں آگے آگیا۔ آپ نے وہی کلمات پڑھکر اور پیالے میں کلی کر کے میرے سر اور سینہ پر پانی کے چھینٹے دیئے پھر فرمایا پشت پھیرو میں پشت پھیر کر کھڑا ہوگیا۔ آپنے پھر وہی کلمات پڑھکر اور پیالہ میں کلی کر کے میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیئے اسکے بعد فرمایا اب اپنی دلہن کے پاس جاؤ۔

شبِ زفاف (پہلی رات) کی دعا

(۱)۔ جب کوئی شخص پہلی مرتبہ اپنی بیوی کے پاس جائے یا غلام خریدے (یا نوکر رکھے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و برکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

نئی سواری کی دُعا

(۱)۔ جب کوئی نئی سواری خریدے تو اس کی پیشانی پر اُونٹ ہو تو اس کے کوہان پر ہاتھ رکھ کے یہی دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ۔

نئے غلام (یا نوکر) کی دُعا

(۱)۔ جب کوئی غلام خریدے (یا نوکر رکھے) تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِیْلَ الْعُمْرِ كَثِیْرَ الرِّزْقِ

اے اللہ! تو اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اس کی عمر دراز اور رزق زیادہ فرما دے

ف | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب کوئی غلام خریدتے تو مذکورہ بالا دعا پڑھتے۔

جماع[1] کے وقت کی دعا

(۱)۔ جب ہم بستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

اللہ کے نام سے اے اللہ تو ہم (دونوں) کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اسکو بھی شیطان سے بچا ہو

انزال کے وقت کی دعا

(۱)۔ جب انزال ہو تو یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا

---

[1] جماع اور انزال کے وقت اِن دُعاؤں کی تعلیم کا منشاء ہے کہ ان جیسی خالص طبعی اور جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے وقت اگر انسان اللہ کو یاد رکھے تو یہی عبادت بن جاتی ہیں۔ نیز یہ کہ جماع اور انزال کا مقصد صرف لذت اندوزی نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس کا اصلی مقصد اولاد صالح کو پیدا کرنا ہے، اسی مقصد کے لئے اس خالص حیوانی فعل کو اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال قرار دیا ہے ۱۲

اے اللہ (ترجمہ) میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اے اللہ! جو اولاد تو مجھے عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ (عمل دخل) نہ رکھیو.

بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کیلئے دعا اور اذان وعقیقہ وغیرہ

(۱) جب بچہ پیدا ہو جائے یا کسی اور کا نوزائیدہ بچہ لایا جائے تو اس کی پیدائش کے بعد ہی اس کے کان میں اذان کہے اور اپنی گود میں لٹا کر کھجور وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر یا گھلا کر انگلی سے اس کے منہ میں تالو سے لگا دے (کہ وہ چاٹ لے) اس کے بعد اس کے لئے دعائے خیر وبرکت کرے اور (غور و فکر اور مشورہ کے بعد) ساتویں دن بچہ کا (اچھا سا) نام رکھ دے، اور سر کے بال اُتروا کر عقیقہ کرے.

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے کان میں اذان کہنے تحنیک کرنے (میٹھی چیز چٹانے اور) ساتویں دن نام رکھنے، بال اُتروانے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے.

بچہ کے لئے تعویذ

(۱) بچہ (کو نظر بد اور ہر طرح کی آفت وبلا، دکھ بیماری سے محفوظ رکھنے) کیلئے یہ تعویذ لکھکر گلے میں ڈالدے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ۔

میں اللہ تعالی کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے.

بچہ کو سب سے پہلے کیا سکھلائے؟

(۱) جب بچہ بولنا شروع کرے تو اس کو سب سے پہلے کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھلائے.

(۲) اس کے بعد یہ آیت یاد کرائے:-

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

اور کہہ دو: سب تعریف اللہ (جلّ شانہٗ) کے لئے ہے، جس نے نہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنایا نہ ہی (دونوں جہان کی) سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے، اور نہ ہی وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو، اور اُس کی خوب خوب بڑائی بیان کیا کرو۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

عبدالمطلب کے (یعنی آپ کے) قبیلہ کا کوئی بچہ بھی بولنا شروع کرتا تو آپ اس کو مذکورہ بالا آیتِ کریمہ یاد کراتے۔

بچّہ کو نماز پڑھوانے، علیحدہ سلانے اور شادی کر دینے کی عُمر اور ہدایات

(۱)۔ سات برس کی عمر میں بچّہ سے نماز پڑھوائے اور نماز (نہ پڑھنے) پر سزا دے، اور نو برس کی عمر میں اُس کا بستر الگ کر دے اور سترہ برس کی عمر میں اس کی شادی کر دے۔

ف: حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو بچّوں کے بارے میں مذکورہ بالا ہدایات دی ہیں اور حکم فرمایا ہے۔

جوان ہو جانے اور شادی کر دینے کے بعد

(۱)۔ جب اولاد صوم وصلوٰۃ کی پابند، جوان اور اپنے گھر بار کی ہو جائے تو اُسکو سامنے بٹھا کر کہے:۔

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً

اللہ تجھے (دنیا و آخرت میں) میرے لئے فتنہ نہ بنائے

سفر پر جانیوالے (مسافر) اور رخصت کرنیوالے (مقیم) کیلئے دعائیں

(۱)۔ جب کوئی سفر پر جا رہا ہو تو رخصت کرنے والا مقیم اس سے مصافحہ کرے اور یہ دعا دے:۔

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو، امانت (و دیانت) کو اور تمہارے عمل کے خاتموں کو (سفر کے انجام کو وہی سب کا محافظ ہے)

آخر میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کہے (اور رخصت کردے) اگر چند آدمی ہوں تو اَلسَّلام علیکم کہے۔

(۲)۔ رخصت ہونے والا مسافر یہ دعا دے :-

اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِىْ لَا تَخِيْبُ وَدَائِعُهٗ يَا لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ

میں بھی تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جسکے سپرد کی ہوئی امانتیں نامُراد نہیں ہوتیں یا ضائع نہیں ہوتیں۔

(۳)۔ اگر کوئی مسافر تم سے کہے کہ میں سفر پر جارہا ہوں مجھے نصیحتیں فرمادیجئے تو جواب میں کہو :-

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ

تم اللہ سے ڈرنے کو اپنے اُوپر لازم کرلو (ہر وقت خدا سے ڈرتے رہنا کبھی غافل نہ ہونا) اور ہر بلندی پر چڑھتے کے وقت تکبیر اللہ اکبر پابندی سے کہنا۔

(۴)۔ اور جب وہ چلا جائے تو اس کے لئے یہ دعا کرے :-

اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

اے اللہ (خیر و عافیت کے ساتھ) اس کو مسافت طے کرادے اور سفر کو اس کے لئے آسان کردے

(۵)۔ یا یہ دعا دے :-

زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

اللہ تعالیٰ تقوی (اور پرہیزگاری) کو تیرا توشۂ سفر بنائے تیرے گناہ معاف کردے اور جہاں بھی تو ہے خیر و برکت تیرے لئے آسان فرمادے۔

(۶)۔ یا یہ دعا دے :-

جَعَلَ اللهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ

اللہ تعالیٰ پرہیزگاری کو تیرا توشہ بنادے اور تیرے گناہ بخشدے اور جہاں بھی تو جائے خیر و خوبی تیرے سامنے لائے

کافروں سے جنگ کرنے کیلئے لشکر یا فوجی دستہ بھیجنے کے وقت کے آداب اور دُعائیں

(۱) - جب کسی (سردار) کو کسی لشکر یا فوجی دستہ کا امیر (سپہ سالار) بنائے (یا حکومتِ وقت نے بنایا ہو) تو (اول) اس کو خود اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (پھر) اپنے ماتحت مسلمان (سپاہیوں) کے ساتھ بھلائی (اور حسنِ سلوک) سے پیش آنے کی وصیت کرے پھر کہے:-

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ، اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُرُوْا وَلَا تَمْثِلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا۔

اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جنگ کرو، جو بھی اللہ (کے معبود ہونے) کا انکار کرے اس سے جہاد کرو، اور (مال غنیمت میں) خیانت مت کرو (کسی سے) عہد شکنی نہ کرو، کسی کے ناک کان مت کاٹو (اور صورت نہ بگاڑو) اور کسی بچہ کو قتل مت کرو۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی لشکر یا فوجی دستہ کا امیر (سپہ سالار) بنا کر بھیجتے تو اسی طرح وصیت اور دعا فرماتے اور یہی ہدایات دیا کرتے تھے۔

(۲) - یا یہ کہے:-

اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِیْرًا وَّلَا امْرَأَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

جاؤ اللہ کا نام لے کر، اور اللہ کی مدد کے ساتھ، اور رسول اللہ کے دین پر (قائم رہو) کسی بوڑھے ناکارہ آدمی کو قتل مت کرو، اور شیر خوار بچہ، کم سن لڑکے، اور عورت کو بھی قتل نہ کرو، مالِ غنیمت (یعنی لوٹ کے مال میں) خیانت نہ کرو (بلکہ) لوٹ کا تمام مال ایک جگہ جمع کر دو (اور تقسیم کے بعد اپنا اپنا حصہ لو) اپنے باہمی معاملات درست رکھو اور (ایک دوسرے کے ساتھ) اچھا سلوک کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو امیر لشکر بناتے اور لشکر روانہ کرتے تو یہی وصیت کرتے اور دعائیں دیتے۔

(۳) (روانگی کے وقت جب (رخصت کرنے کے لئے کچھ دور) اُن کے ساتھ جائے تو یہ دُعا دے :-

اِنْطَلِقُوْا عَلٰی اسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اَعِنْھُمْ

جاؤ خدا کے نام پر (کافروں سے جنگ کرو) اے اللہ تو ان کی مدد فرما

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیوں کے لشکر کو روانہ کرتے تو کچھ دُور اُن کے ساتھ جاتے

اور مذکورہ بالا دُعا دیتے۔

امیرِ لشکر یا مُسافر کے لئے دُعائیں

(۴) امیرِ لشکر یا کوئی بھی مسافر سفر پر روانہ ہونے کے وقت کہے :-

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِیْرُ

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کروں گا، تیری ہی مدد سے تدبیر کروں گا اور تیری ہی مدد سے سفر کرونگا

(۵) اگر کسی موقعہ پر دشمن وغیرہ سے (ناگہانی نقصان پہونچنے کا) خوف ہو تو سورۂ لِاِیْلٰفِ پڑھے :-

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اِیْلٰفِھِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ، فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ

ھٰذَا الْبَیْتِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔

قریش کو مانوس رکھنے کے لئے، جاڑے اور گرمی کے سفروں سے ان کو مانوس رکھنے کے لئے، پس چاہئے کہ

وہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک (پیاس) میں کھانے (پینے) کو دیا، اور

ڈر خوف میں امن وامان بخشا۔

ف ! حضرت ابوالحسن قزوینی فرماتے ہیں کہ :-

سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ہر نقصان (ومضرت) سے امان دینے والی ہے، "آزمودہ" عمل ہے۔

مسافر کیلئے سفر میں جانے اور واپس آنے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

(۱) مسافر جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھے یا سوار ہونے لگے تو کہے بسم اللہ

اور جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ جائے یا سوار ہو جائے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اور یہ دعا پڑھے :-

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اِس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا ہم تو اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے

اور ہم تو اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جائیں گے۔

(۲) تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے۔

(۳) اور یہ استغفار پڑھے :-

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

پاک ہے تو، بیشک میں نے اپنے اوپر (بہت) ظلم کیا ہے (کہ تیری نافرمانی کرتا رہا) پس تو مجھے بخش دے بیشک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

(۴) یا جب اطمینان سے سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ آیت پڑھے :-

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ خدا جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا (ورنہ) ہم اس کو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بیشک ہم (مرنے کے بعد) اپنے پروردگار کے پاس ضرور لوٹ کر جائیں گے۔

(۵) اور اس کے بعد یہ دعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ
وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اِس سفر میں نیکی کی اور پرہیزگاری کی اور جو عمل تجھے پسند ہو اُس کی درخواست کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمارا یہ سفر ہم پر آسان کردے اور اس کی مسافت کو طے کردے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں (ہمارا) رفیق اور گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام ہے (تو ہماری اور ہمارے گھر بار کی حفاظت کر) اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی سختیوں سے اور (سفر میں کسی) تکلیف دہ منظر سے اور بیوی بچوں اور مال و منال میں تکلیف دہ واپسی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶)۔ اور جب سفر سے واپس ہو تب بھی یہی دعا مانگے اور یہ کلمات اور اضافہ کرے:۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ہم (اب سفر سے) لوٹ رہے ہیں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتے ہیں (ہر حال میں اللہ کی) عبادت کرتے ہیں اپنے پروردگار کی حمد وثنا کرتے ہیں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

سفر پر جانے اور واپس آنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا جو اُوپر بیان ہوا۔

(۷)۔ اِسی طرح جب سوار ہو تو (شہادت کی) انگلی (آسمان کی طرف) اُٹھائے اور کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

اَے اللہ! تو ہی سفر میں (ہمارا) رفیق (ساتھی) ہے اور تو ہی گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام (اور محافظ) ہے اَے اللہ! تو اپنی بھلائی کو (اس سفر میں) ہمارے ساتھ رکھ اور اپنی حفاظت میں ہمیں واپس لا۔ اے اللہ! تو زمین (راستہ) کو ہمارے لئے طے کردے اور سفر کو ہم پر آسان کردے۔ ای اللہ! میں سفر کی سختیوں سے اور تکلیف دہ (ناکام) واپسی سے پناہ مانگتا ہوں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ہر اُونٹ کے کوہان میں (اسی طرح ہر سواری میں) ایک شیطان موجود ہوتا ہے لہٰذا جب

تم اس پر سوار ہو تو جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اللہ عزّوجل کا نام لو پھر اس سے کام لو۔
(یعنی حسب منشا سوار ہو اور سفر کرو) اس لئے کہ اللہ عزّوجل ہی (ان سواریوں پر تمکو) سوار کرتا ہے۔

دورانِ سفر میں پڑھنے کی دُعائیں

(۱) اثنار سفر میں حسب ذیل تعوّذ پڑھتا رہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْۤءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے اور (سفر سے) واپسی (ناکامی) کی اذیت سے اور ترقی کے بعد تنزّل سے اور مظلوم کی (بد) دعا سے اور (واپسی پر) اہل وعیال میں کسی تکلیف دہ منظر سے۔

(۲) اور یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا یُّبَلِّغُ خَیْرًا وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

اے اللہ! (میں تجھ سے) ایسی کامیابی (چاہتا ہوں) جو خیر و خوبی کو پہونچا دے (یعنی اس کا انجام خیر ہو) اور تیری (خاص) مغفرت اور رضا (چاہتا ہوں) تیرے ہی ہاتھ میں (تمامتر) خیر و برکت ہے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو ہی (ہمارا) سفر میں رفیق ہے اور تو ہی گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام (اور محافظ) ہے۔ اے اللہ تو (اس) سفر کو ہم پر آسان کر دے اور زمین (کی مسافت) کو ہمارے لئے طے کر دے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور (سفر سے) واپسی کی اذیت سے۔

(۳) یا یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا

فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا۔

اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل و عیال میں (ہمارا) قائم مقام ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق بن جا اور ہمارے اہل و عیال میں ہمارا قائم مقام (اور محافظ) بن جا۔

(۴) (۱) جب کسی بلندی (پہاڑی وغیرہ) پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور جب اس سے اُترے تو سُبحانَ اللہ کہے۔

(۲) اور جب کسی وادی (کھلے میدان) میں پہونچے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَللہُ اَکْبَرُ کہے۔

(۳) اور اگر سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے تو فوراً بِسْمِ اللہ کہنا چاہیئے۔

ف! یہ چاروں ہدایتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث میں منقول ہیں۔

بحری سفر کی دُعائیں

(۱)۔ بحری سفر میں ڈوبنے سے امان کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ سوار ہوتے وقت آیاتِ ذیل پڑھے:۔

(۱) بِسْمِ اللہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسَاھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۲) وَمَا قَدَرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَ اللہِ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

(۱) اللہ کے نام سے ہی اس کا لنگر اٹھانا ہے (اور اسی کے نام سے) اس کا لنگر ڈالنا ہے۔ (۲) اور (ان کافروں، مشرکوں نے) اللہ کی قدر کرنے کا جیسا حق تھا ویسی قدر نہیں کی، حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی (میں) ہوگی اور (تمام) آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (درحقیقت) اللہ، پاک و منزہ اور بلند و برتر ہے، ان مشرکوں کے شرک سے۔

سفر میں ضرورت کے وقت مدد طلب کرنے کیلئے دعا اور مجرب عمل

(۱)۔ اگر سفر میں سواری کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے تو بلند آواز سے کہے:۔

اَعِیْنُوْا یَا عِبَادَ اللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۔

مدد کرو اے اللہ کے بندوں، اللہ تم پر رحمت فرمائے۔

(۲) اور اگر کسی مددگار کو بُلانا ہو تو بلند آواز سے کہے :-

یَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ ، يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ ، يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ

ف ! مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : " یہ عمل آزمودہ ہے "

(۳) جب کسی بلند مقام پر پہونچے تو یہ کہے :-

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

اے اللہ ! تیرے ہی لئے شرف و برتری ہے ہر بلند (سے بلند تر چیز) پر اور تیرے ہی لئے حمد و ثنا ہی ہر حال میں

(۴) اور جب اس شہر کو دیکھے جس میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اُس کو دیکھتے ہی کہے :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

اے اللہ ! ساتوں آسمانوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس پر یہ سایہ فگن ہیں اور ساتوں زمینوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس کو یہ اُٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطان کے اور اس تمام مخلوق کے رب جن کو انھوں نے گمراہ کیا ہے اور تمام ہواؤں کے اور ان چیزوں کے رب جن کو ہواؤں نے پراگندہ کر دیا ہے پس ہم تجھ سے ہی اس بستی کی اور اس بستی والوں کی خیر و برکت کی دعا مانگتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بستی کے اور بستی والوں کے اور جو کچھ بھی اِس بستی میں ہے اُس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

ایک روایت میں اس دعا کے ساتھ کلماتِ ذیل کا بھی اضافہ ہے :-

اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا

میں تجھ سے اِس بستی کی ، اور جو اس میں ہے اُس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس بستی کے ، اور جو اس میں ہے اُس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۵) اور جب اُس بستی میں داخل ہونے لگے تو تین مرتبہ کہے :-

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا

اے اللہ! تو ہمیں اِس بستی میں خیر و برکت عطا فرما

اور یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا

اَے اللہ! تو ہم کو اِس بستی کے ثمرات (ومنافع) عطا فرما اور اِس بستی والوں کو ہماری محبت دے، اور اس کے نکوکار باشندوں کی محبت ہم کو نصیب فرما۔

(۶)۔ اور جب کسی قیام گاہ میں قیام کرے تو یہ پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

مَیں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

اگر کسی جگہ قیام کرتے وقت مذکورہ بالا تعوُّذ پڑھ لے گا تو اس جگہ سے کوچ کرنے تک اس کو وہاں کی کوئی چیز نقصان نہ پہونچا سکے گی۔

(۷)۔ اور اگر (اثناء سفر میں کسی سرزمین میں) شام ہو جائے اور رات آجائے (اور شب کو وہاں ٹھیرنا پڑے) تو (اس سرزمین کو خطاب کرکے) کہے :۔

یَا اَرْضُ! رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰہُ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِیْكِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِی الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

اے سرزمین! میرا بھی رب اللہ ہے اور تیرا بھی رب اللہ ہے، مَیں (اُسی) اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیرے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا ہے اُس کے شر سے اور جو جانور تیرے اوپر چلتے ہیں اُن کے شر سے، اور میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی (جنگل کے) شیر سے اور کالے ناگ سے اور (ہر) سانپ بچھو سے اور شہر کے باشندوں

کے شر سے اور (ہر) باپ اور بیٹے کے شر سے۔

(۸) اور پچھلی رات کے وقت تین مرتبہ بلند آواز سے کہے:۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

سُن لیا ہر سننے والے نے (یعنی سب گواہ ہیں) اللہ کی حمد و ثنا کو اور اُس کے فضل و انعام کو اور ہم پر اُس کے احسان کی خوبی کو۔ اے پروردگار تو (پورے سفر میں) ہمارا رفیق رہیو اور ہم پر فضل و انعام فرمائیو۔ دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ لیتے ہوئے (یہ کہہ رہا ہوں)۔

(۹) اور (جب تک سفر میں رہے وقتاً فوقتاً) یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرے:۔

(۱) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (آخر تک) (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (آخر تک) (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (آخر تک) (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (آخر تک) (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (آخر تک) ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کرے اور اُسی پر ختم کرے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبیر بن مطعمؓ سے) فرمایا: اَے جبیر کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں سے صورت و ہیئت میں بہتر اور توشۂ سفر (خورد ونوش) میں بڑھ کر رہو" (یعنی سفر میں خوشحالی و فارغ البالی نصیب ہو) جبیر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان؛ آپ نے فرمایا: تو یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کیا کرو اور اسی پر ختم کیا کرو"۔ جبیر کہتے ہیں: میں کافی مالدار اور دولتمند تھا مگر جب سفر میں جاتا تو سب سے زیادہ بدحال اور توشۂ سفر میں کمتر (تنگدست) ہو جایا کرتا تھا (یعنی سفر مجھے راس نہیں آتا تھا) جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورتیں (پڑھنے کے لئے) بتلائیں اور میں نے اُن کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک

اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوش حال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔

(۱۰) سفر میں تنہائی کے وقت اللہ کی طرف دھیان لگائے رہے اور زیادہ سے زیادہ ذکر اللہ میں مصروف رہے، اور بُرے خیالات کو پاس نہ آنے دے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو بھی مسافر اپنے سفر میں تنہائی کے وقت اللہ کے دھیان اور اس کے ذکر میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے ہمسفر فرما دیتے ہیں اور جو شعر و شاعری وغیرہ لغویات میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتے ہیں۔

سفرِ حج کی دُعائیں[ل]

(۱) اگر حج کا سفر ہو تو جب بیداء (یا کسی بھی احرام باندھنے کے مقام) پر سواری ٹھیرے (اور پہونچے) تو یہ کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

تلبیہ

(۲) اور جب احرام باندھے تو اس طرح تلبیہ کہے:۔

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ ۔

حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں بیشک تمام تعریف اور انعام (و احسان) تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۳) کبھی اس طرح کہے:۔

ل مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں صرف ادعیہ و اذکارِ حج کو بیان کیا ہے حج کرنے کا پورا طریقہ کسی اور حج کی کتاب سے معلوم کیجئے ۱۲

لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ، لَبَّیْكَ۔

حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں اور ہر خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے میں حاضر ہوں اور تیری ہی جانب (میری) رغبت ہے اور (میرا) عمل بھی (تیرے ہی لئے ہی) میں حاضر ہوں۔

(۴)۔ کبھی اِس طرح بھی کہے:۔

لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ

حاضر ہوں میں اے معبودِ برحق حاضر ہوں

تلبیہ کے بعد کی دعا

(۵)۔ جب تلبیہ پڑھ چکے تو یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری مغفرت کا اور تیری رضا کا، اے اللہ! تو مجھے جہنم کی آگ سے آزاد کردے

طواف کرنے کے وقت کی دُعائیں

(۱)۔ جب بیت اللہ کا طواف کرے تو جب بھی رکن[۱] (حجر اسود) پر پہونچے اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

(۲)۔ دونوں رکنوں (رکن حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان یہ آیت پڑھے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار تو ہمیں دنیا میں بھی خیر و خوبی دے اور آخرت میں بھی خیر و خوبی دے اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے۔

(۳)۔ یہی آیتِ کریمہ رکن حجر اسود اور حطیم[۲] کے درمیان میں اور پورے طواف کے درمیان پڑھتا رہے اور یہی آیتِ کریمہ رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم[۳] کے درمیان پڑھے۔

---

[۱] کعبۃ اللہ کا وہ کونہ جس میں حجر اسود ہے ۱۲ [۲] کعبہ کا وہ حصہ جس پر چھت نہیں ہے یہ حصہ بیت اللہ کی شمالی جانب واقع ہے صرف چہار دیواری بنی ہوئی ہے ۱۲

[۳] وہ مقام جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا یہ ایک بڑا پتھر ہے خانۂ کعبہ کے سامنے مشرق کی جانب رکھا ہے ۱۲

طواف کے بعد کی دُعا

(۱)۔ اور طواف میں یا رکن (حجرِ اسود) اور مقامِ ابراہیم کے درمیان یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ

اے اللہ! جو تو نے مجھے روزی عطا کی ہے اُس پر تو مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لئے برکت بھی دے اور جو میری نظروں سے غائب ہے (اہل وعیال) اس پر تو خیر و برکت کے ساتھ میرا قائم مقام (محافظ) بن جا (میرے پیچھے ان کی حفاظت کر)

(۲)۔ اور یہ پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا سب ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

طواف سے فارغ ہونے کے بعد

جب طواف سے فارغ ہو جائے تو مقام ابراھیم کے پاس آ کے یہ آیت پڑھے :۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى

اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو (اور نماز پڑھو)

اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرکے (یعنی اس طرح کہ دونوں سامنے ہوں) دو رکعت نماز طواف پڑھے پہلی رکعت میں (سورۃ فاتحہ کے بعد) سورۃ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے (رکعتیں طواف سے فارغ ہونیکے بعد) پھر رکن (حجرِ اسود) کی جانب واپس آئے اور اُسے بوسہ دے (چُومے)

سعی بَین الصّفا والمروۃ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے) کا بیان

پھر (مسجد حرام کے) دروازے (باب الصفا) سے صفا (پہاڑی) کی جانب روانہ ہو جب اس کے قریب

پہونچے تو یہ آیت پڑھے :-

(۱) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ

بیشک صفا اور مروۃ اللہ کے مقدس مقامات میں سے ہے

اور اس کے بعد کہے :-

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ

مَیں اُسی سے (صفا سے) شروع کرتا ہوں جس سے اللہ غالب و برتر نے شروع کیا ہے۔

یہ کہہ کر صفا (پہاڑی) پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آجائے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے تین مرتبہ کہے :-

(۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے

اور یہ پڑھے :-

(۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک (ساتھی) نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے اُس نے اپنے وعدہ (مکہ کی فتح) کو پورا کردیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکروں کو شکست دے دی۔

اِس کے بعد جو دل چاہے دعا مانگتا رہے۔

پھر اُنہی کلماتِ (مذکورہ بالا) کو تین مرتبہ کہہ کر (صفا سے) مروۃ کی جانب اُترے۔ جب (اترائی ختم ہوکر) وادی میں سیدھا کھڑا ہوجائے تو وادی کے اندر دوڑے یہاں تک کہ (جب مروۃ کی جانب) اُوپر

چڑھنے لگے تو (دوڑنا ترک کردے اور) آہستہ چلے یہاں تک کہ مروۃ (پہاڑی) کے اوپر پہونچ جائے تو مروۃ پر بھی وہی عمل کرے جو صفا پر چڑھ کر کیا تھا۔

(۴) یا جب صفا پر چڑھے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کا تمام ملک ہے، اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اِسی طرح سات مرتبہ صفا اور مروۃ پر چڑھے اور اُترے اور وادی کے درمیان "سعی" کرے (دوڑے) کلمات "تکبیر" و "تہلیل" کہے چنانچہ کُل اکیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سات مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ (آخر تک) پڑھے۔ اور درمیان میں جو چاہے دعائیں کرے اور اللہ سے مُرادیں مانگے۔

(۵)۔ اور صفا پر یہ دُعا بھی پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

اے اللہ! بیشک تونے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا: اور بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تونے مجھے اسلام (اور ایمان کی دولت) سے نوازا ہے اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کیجیو، یہاں تک کہ تو مجھے اسلام پر ہی اُٹھالے۔

(۶) اور صفا، مروۃ کے درمیان یہ دعا بھی مانگے:-

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

اے میرے رب! تو مجھے بخش دے اور رحم فرما، بیشک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ کرم والا ہے۔

ف! یہ تمام اذکار و دُعائیں اور ترتیب اسی طرح احادیث میں آئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں:-

عرفات کی جانب روانگی کے وقت

(۱)۔ جب میدان عرفات کی جانب روانہ ہو تو (راستے میں برابر) تلبیہ اور تکبیر کہتا رہے

(۲) عرفہ کے دن کی بہترین دعا یہ ہے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اُسی کا تمام ملک ہے، اور اُسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن کی بہترین دعا، اور میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے جو (اللہ کی حمد وثنا میں) بہترین کلمات کہے ہیں وہ یہی (مذکورہ بالا) کلمات ہیں۔

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے جو عرفة (کے دن) سب سے زیادہ دعا کی ہے وہ یہ کلمہ توحید ہے اور یہ (مذکورہ بالا) دعا ہے۔

(۳)۔ مذکورہ بالا کلمۂ توحید کے بعد یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ۔

اے اللہ! تو میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میرے کانوں میں (بھی) نور اور آنکھوں میں (بھی) نور (پیدا کر دے)۔ اے اللہ! تو میرا سینہ کھول دے اور میرا (دنیا و آخرت کا) ہر کام میرے لئے آسان کر دے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (زندگی میں) سینہ (دل) کے وسوسوں سے، اور کام کی پراگندگی و پریشانی

سے اور (مرنے کے بعد) قبر کے فتنہ (آزمائش) سے، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہو (پیش آئے) اور ہر اُس چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہو (پیش آئے) اور ہر اُس چیز کے شر سے جو ہوائیں اپنے ساتھ لاتی ہیں۔

میدان عرفات میں

(۱) ۔(نویں تاریخ کو) جب میدان عرفات میں جا کر ٹھیرے تو (کثرت سے) تلبیہ پڑھے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ عرفات میں تلبیہ پڑھنا سنت (مؤکدہ) ہے۔

(۲) عرفات میں تلبیہ کہنے کے بعد کہے :-

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ

اِس کے سوا نہیں کہ خیر و خوبی تو بس آخرت ہی کی خیر و خوبی ہے

عرفات میں قیام

(۱) ۔جب (ظہر کے وقت ہی ظہر کے ساتھ ملا کر) عصر کی نماز پڑھ چکے تو عرفات میں ٹھیرے (قیام کرے) اور ہاتھ اُٹھا کر یہ کلمات کہے :-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے لئے ہی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے۔ اے اللہ تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت دیدے اور پرہیز گاری سے مجھے پاک وصاف کردے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت کردے۔

(۲) - اِس کے بعد ہاتھ نیچے کرلے اور اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر میں انسان سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے پھر دوبارہ ہاتھ اُٹھا کر اُسی طرح عمل کرے جیسے پہلے کیا تھا۔

مشعر[1] حرام (مزدلفہ) میں قیام

(۱) - جب عرفات سے (غروب آفتاب کے وقت) واپس لوٹے اور مزدلفہ میں پہونچے (اور مغرب وعشا کی نماز ایک ساتھ پڑھے اور آرام کر چکے) تو (صبح صادق طلوع ہونے کے بعد) قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو اور دعاء، تکبیر، تھلیل، توحید میں مصروف رہے (یعنی جو کلمات اور دعا، میدان عرفات میں پڑھی تھیں وہی یہاں پڑھتا رہے) یہاں تک کہ دن کی روشنی اچھی طرح پھیل جائے (تو منیٰ میں واپس آئے)

(۲) - مزدلفہ کے قیام کے وقت بھی برابر تلبیہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ جمرۃ العقبۃ پر کنکریاں مارے (پہلے دن یعنی ۱۰ تاریخ جس کو یوم النحر کہتے ہیں صرف اسی جمرۃ العقبۃ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں)۔

رمی جمار (ٹیلوں پر کنکریاں مارنے) کے وقت

(۱) - اور جب (منیٰ میں یوم النحر کے اگلے دن یعنی ۱۱ تاریخ کو جمروں (ٹیلوں) پر کنکریاں مارنے کا قصد کرے تو جب جمرۂ دنیا (منیٰ سے قریب تر ٹیلہ) پر آئے تو سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری مارنے کے بعد یا ساتھ ہی اللہ اکبر کہے۔

(۲) - پھر ذرا آگے بڑھے اور ہموار زمین میں آکر دیر تک قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہوا ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا رہے:۔

(۳) - پھر جمرۂ وسطیٰ (درمیانی ٹیلہ) پر اسی طرح (سات کنکریاں اللہ اکبر کہہ کر مارے پھر شمال کی جانب آگے بڑھکر قبلہ رخ کھڑا ہو اور دیر تک ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتا رہے۔

(۴) - پھر جمرۂ عقبہ پر وادی کے اندر سے ہی اسی طرح (سات کنکریاں مارے اور اللہ اکبر کہے) مگر جمرۂ عقبیٰ کے پاس قیام نہ کرے۔

(۵) - جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے لئے وادی کے اندر داخل ہو (اور وہاں سے کنکریاں مارے) اور

---

[1] مشعر حرام یا مزدلفہ اس مقام کا نام ہے جہاں حاجی نویں تاریخ کو مغرب و عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھتے اور صبح ہونے تک آرام کرتے ہیں ۱۲

جمرۂ عقبیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد نہ ٹھیرے ۔

(۶)۔ رمی (کنکریاں مارنے) سے فارغ ہوکر (بغیر ٹھیرے) یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

اے اللہ! تو اس حج کو حج مبرور (پاک صاف اور مقبول حج) بنادے اور ہر گناہ کو بخشا ہوا (بنادے)

(۷)۔ (سوائے جمرۂ عقبہ کے) تمام جمروں (ٹیلوں) کے پاس ٹھیر کر دُعا مانگے مگر کوئی دعا معین نہ کرے جو دل چاہے دُعا مانگے ۔

مِنیٰ میں قربانی کرنے کے وقت

(۱)۔ اور جب (منیٰ میں) قربانی کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جانور کے گلے پر پاؤں رکھکر چھری پھیرے اور یہ نیت کرے :۔

(۲) اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ! تو میری جانب سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جانب سے قبول فرما

(۳)۔ اور یہ دعا پڑھے اور پھر ذبح کرے :۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

بیشک میں نے اپنا منہ اس اللہ تعالیٰ کی جانب کردیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے دین ابراہیمی پر سب سے مُنہ موڑ کر (قائم ہوں) اور میں مشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں بیشک میری تو نماز بھی، قربانی بھی اور جینا بھی، مرنا بھی اللہ رب العالمین کے لئے ہے (میں گواہی دیتا ہوں) اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تو (سراپا) فرمانبرداروں میں سے ہوں ۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی جانب سے

ہے اور تیرے ہی لیئے ہے۔ اللہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

ف ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اُٹھو اپنی قربانی کے پاس جاؤ اور اُس کو ذبح ہوتا دیکھو۔ اس لئے کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی جتنے گناہ تم نے کئے ہوں گے سب بخش دیئے جائیں گے اور آیت کریمہ اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ پڑھو۔ اس پر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی حدیث نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا یہ ثواب آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کیلئے بھی یہی ثواب ہے۔

(۴) اور اگر اُونٹنی ہو تو زمین پر لٹانے کے بجائے پاؤں باندھکر کھڑا کرے پھر کہے :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ

پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نحر کرے (نیزہ یا برچھے سے لمبائی میں گلا کاٹے)

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے وقت

(۱) اگر عقیقہ کا جانور ہو تو قربانی کے جانور کی طرح عمل کرے صرف بِسْمِ اللّٰہِ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ اضافہ کرے۔ فلاں کی جگہ بچے یا بچی کا نام لے۔

خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت

جب (مکہ میں آکر طواف زیارۃ کر چکے اور) خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو تو اس کے ہر کونہ اور گوشہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دعائیں مانگے، اور جب باہر نکل آئے تو خانۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ آسامہ

بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی (کعبہ کے کلید بردار) اور بلال بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ خانۂ کعبہ کا دروازہ بند کر دیا اور کافی دیر تک اندر رہے (راوی حدیث ابن عمر کہتے ہیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے بلال سے دریافت کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا؟ بلال نے کہا: ایک (اگلے) ستون کو اپنے بائیں جانب اور دو ستونوں کو دائیں جانب اور تین (پچھلے) ستونوں کو اپنے پیچھے کر کے نماز[۱] پڑھی تھی۔ خانۂ کعبہ اس زمانے میں چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔

(۲) دوسری حدیث حضرت اسامہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو بلال کو حکم دیا انھوں نے دروازہ بند کر دیا۔ بیت اللہ کے اس زمانہ میں چھ ستون تھے۔ تو آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ جب ان دو ستونوں کے درمیان پہونچے جو کعبہ کے (بند) دروازے کے متصل ہیں تو آپ بیٹھ گئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی، دعا مانگی اور مغفرت طلب کی پھر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب اس جگہ پہونچے جو کعبہ کے پچھلے حصہ کے سامنے ہے تو اپنا چہرۂ منور اور رخسارۂ مبارک اس پر رکھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی، دعا مانگی اور مغفرت طلب کی پھر کعبہ کے ہر ہر گوشہ اور کونہ کے پاس گئے اور اُس کی طرف رُخ کر کے تکبیر، تہلیل، تسبیح اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور دُعا مانگی اور مغفرت طلب کی پھر باہر نکل آئے اور کعبہ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر دو[۲] رکعت نماز پڑھی پھر واپس تشریف لے آئے۔

آبِ زمزم پینے کے وقت

(۱) اور جب (طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو کر چاہ زمزم پر آئے اور) آب زمزم پیئے تو کعبہ کی طرف رُخ کر کے اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھکر تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر آب زمزم پیئے اور جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :-

---

[۱] بعض احادیث سے ثابت ہے کہ آپ نے خانہ کعبہ کے اندر دو[۲] رکعت نماز پڑھی ہے یہی راجح ہے مصنف نے ہر دو حدیثیں اسی لئے نقل کی ہیں ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہم مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان نشانی (اور فرق) ہی یہ ہے کہ منافق لوگ آب زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے (اور ہم خوب پیٹ بھر کر پیتے ہیں).

دوسری حدیث میں آیا ہے:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی مقصد کے لئے (مفید) ہوتا ہے۔ اگر تم اس کو (دکھ بیماری سے) شفا کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو شفا دیدیں گے، اور اگر تم (کسی دشمن یا آفت و مصیبت سے) پناہ لینے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو (اس سے) پناہ دیدیں گے اور اگر تم اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تمہاری پیاس بجھادیں گے.

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب آب زمزم پیتے تو کہتے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے نفع پہونچانے والے علم اور فراخ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

مصنف حصن حصین حضرت محمد بن محمد بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

جب الامام الحجۃ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ چاہ زمزم پر آئے اور آب زمزم پینے کے لئے طلب کیا تو (پیالہ ہاتھ میں لیا اور) پھر قبلہ کی طرف رخ کیا اور کہا:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ابْنَ اَبِی الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ وَھٰذَا اَشْرَبُهٗ لِعَطَشِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ۔

اے اللہ بے شک ابن ابی الموال نے ہم سے حدیث بیان کی محمد بن المنکدر سے انھوں نے روایت کیا جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اُسی کے لئے (مفید) ہوتا ہے۔ اور میں یہ آب زمزم قیامت کے دن کی پیاس (بجھانے) کے لئے پیتا ہوں، اس کے بعد انھوں نے (آب زمزم) پی لیا۔

(مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں :۔
(اس حدیث کی) یہ سند صحیح ہے کیونکہ حافظِ حدیث عبداللہ بن مبارک سے اس حدیث کو روایت کرنے والے سوید بن سعید ثقہ (قابلِ اعتماد) ہیں امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ان کی حدیث روایت کی ہے اور (ابن مبارک کے شیخ) ابن ابی الموال بھی ثقہ ہیں امام بخاری نے صحیح بخاری میں اُن کی حدیث روایت کی ہے اس لئے بحمداللہ تعالیٰ یہ حدیث بالکل صحیح[1] ہے۔

جہاد کے سفر اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کی دعائیں

(۱) اگر (کافروں سے) جہاد کرنے کے لئے سفر کرے یا دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

(اے اللہ! تو ہی میرا (قوّت) بازو ہے اور (تو ہی) میرا مددگار ہے۔ میں تیری ہی مدد سے تدبیرِ (جنگ) کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

(۲) یا یہ دعا پڑھے :۔

رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

اے میرے رب! تیری ہی مدد سے میں جنگ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں حملے کرتا ہوں اور کوئی طاقت و قوت (کارگر) نہیں بجز تیری مدد کے۔

(۳) یا یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ

اے اللہ! تو ہی میرا (دست و) بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیرے ہی بھروسہ پر میں جنگ کرتا ہوں۔

---

[1] مصنف علیہ الرحمہ کا مقصد اس حدیث کو نقل کرنے اور صحیح قرار دینے سے یہ ہے کہ ہر شخص کو اسی نیت سے اور یہی کہہ کر آبِ زمزم پینا چاہیئے جو امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا تھا ۱۲

محاذ جنگ کا خطبہ اور دعا

جب غازی دشمن سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں تو امام (سپہ سالار لشکر، سورج ڈھلنے کا) انتظار کرے یہاں تک کہ جب زوال ہو جائے تو کھڑے ہو کر یہ خطبہ دے (تقریر کرے)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ

اے غازیو! دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو (بلکہ) اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت مانگو پھر جب ان سے مقابلہ ہو ہی جائے تو ثابت قدم رہو اور یقین رکھو کہ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

اس کے بعد یہ دعا مانگے :-

(۱) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اے اللہ! (آسمان سے) کتاب (قرآن) اُتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور (شیطانی) لشکروں کو شکست دینے والے ان (دشمنوں) کو شکست دیدے اور ان (کے مقابلہ) پر ہماری مدد کر۔

یا یہ دعا مانگے :-

(۲) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

اے اللہ! کتاب (قرآن) کو اُتارنے والے، بہت جلد حساب کر دینے والے، ان (دشمنوں کی) فوجوں کو شکست دیدے، اے اللہ تو ان کو پسپا کر دے اور ان میں زلزلہ (ہلچل) ڈال دے۔

دشمنوں کے شہر پر اترنے کے وقت

جب (مسلمانوں کا لشکر) دشمنوں کے شہر (یا بستی) کے قریب پہونچے تو (امیر لشکر) یہ کہے :-

اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ ....

اللہ سب سے بڑا ہے، خدا کرے تباہ ہو جائے ....

یہاں (نقطوں کی جگہ) اس شہر کا نام لے جس میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے :-

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

بیشک ہم جب کسی (دشمن) قوم کے میدان (علاقہ) میں اتریں تو خوف زدہ لوگوں کی صبح (خدا کرے) بری ہو۔

کسی قوم سے اندیشے اور خوف کے وقت

(۱) اگر کسی (دشمن) قوم سے (ناگہانی حملہ وغیرہ کا) ڈر ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

اے اللہ! بیشک ہم تجھ کو ان کے سامنے (مقابلہ میں) سپر بناتے ہیں اور انکی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں

دشمن کے مسلمانوں کا محاصرہ کر لینے کے وقت کی دعا

(۱) اگر دشمن مسلمانوں کا محاصرہ کر لیں تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

اے اللہ! تو ہماری کمزوریوں کو چھپالے اور ہمارے ڈر اور خوف کو امن وا ماں دیدے

زخمی ہو جانے کے وقت کی دعا

(۱) اگر (لڑائی میں) زخم لگ جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہے۔

دشمن کی فوجوں کے پسپا ہو کر چلے جانے کے وقت کی دعا

(۱) جب (اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے) دشمنوں کا لشکر پسپا ہو جائے تو امام (سپہ سالار لشکر) اپنی فوجوں کی صفیں باندھ کر اپنے پیچھے کھڑا کرے پھر اللہ کا شکر ادا کرے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ، لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا هَادِىَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

أَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِیْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اَللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، إِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ۔

اے اللہ! تمام تر تعریف تیرے ہی لئے ہے، جس کو تو وسعت عطا فرمائے، اس پر کوئی تنگی کرنے والا نہیں، اور جس پر تو تنگی فرمائے اس کو کوئی وسعت دینے والا نہیں، اور جسے تو گمراہ قرار دیدے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور جسے تو ہدایت دیدے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جو چیز تو روک دے (نہ دے) اُس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو تو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو دُور کر دے اُسے کوئی قریب کرنے والا نہیں، اور جو تو قریب کر دے اُسے کوئی دُور کرنے والا نہیں، اے اللہ! تو ہمارے اُوپر اپنی برکتیں، اپنی رحمت، اپنا فضل و انعام، اور اپنا رزق کشادہ فرمادے اے اللہ! میں تجھ سے وہ دائمی نعمت مانگتا ہوں جو نہ کبھی بدلے اور نہ اُس کو زوال ہو، اے اللہ! میں تجھ سے خوف و اندیشہ کے دن امن و امان چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو نے جو ہمیں عطا فرمایا اُس کے بھی شر سے، اور جو عطا نہیں فرمایا اُس کے بھی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ تو ایمان کو ہمارا محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کو آراستہ و پیراستہ کر دے، اور کفر کو، بدکاری کو، نافرمانی کو، مکروہ بنا دے، (اور ہمارے دلوں کو ان سے متنفر کر دے) اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کر دے اللہ تو ہمیں اسلام پر اُٹھائیو اور (اپنے) نیک بندوں میں شامل کیجیو، نہ ہم (اپنی بداعمالیوں سے ذلیل) و رُسوا ہوں اور نہ ہم

ہم فتنوں میں گرفتار ہوں۔ اے اللہ! تو ہلاک کردے اُن کافروں کو جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستہ سے (مخلوق کو) روکتے ہیں اور تو اُن پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما، اے برحق معبود! تو یہ دُعا قبول فرما۔

نومسلموں کے لئے دعا

(۱)۔ اور جو غیر مسلم (اس سفرِ جہاد میں) اسلام قبول کریں ان کو یہ دُعا سکھلائے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔

سفرِ جہاد سے واپسی پر

(۱)۔ سفرِ جہاد سے جب واپس ہو تو جس بلند مقام پر پہنچے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (نعرۂ تکبیر) کہے اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، اُسی کا (تمام) ملک ہے اور اُسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (ہم سفر جہاد سے) واپس آنے والے ہیں (اپنی کوتاہیوں سے) توبہ کرنے والے ہیں (اپنے رب کی) عبادت کرنے والے ہیں (اُسی کو) سجدہ کرنے والے ہیں (اُسی کی راہ میں) سفر کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کردیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تنِ تنہا (دشمنوں کی) فوجوں کو شکست دے دی۔

جب اپنے شہر کے قریب پہونچے

(۱) اور جب اپنے شہر کے قریب پہونچے تو شہر میں داخل ہونے تک برابر یہ کلمات پڑھتا رہے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ہم (سفر جہاد سے) لوٹنے والے ہیں (اپنی کوتاہیوں سے) توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کے وقت

(۱) جب گھر میں داخل ہو تو کہے:۔

تَوْبًا، تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

(ہم اپنے پروردگار کے سامنے) توبہ کرتے ہیں توبہ، اپنے رب کے لئے ہی (ہم) لوٹ کر آئے ہیں، وہ ہمارے کسی گناہ کو بھی باقی نہ چھوڑے (سب کو معاف کردے)

(۲) یا یہ کلمات کہے:۔

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

ہم (سفر جہاد سے) لوٹ رہے ہیں لوٹ رہے ہیں (اپنی خطاؤں پر) اپنے رب کے سامنے توبہ کررہے ہیں (خدا کرے) وہ کوئی بھی گناہ باقی نہ چھوڑے (سب بخش دے)

کسی بھی غم، اضطراب اور پریشانی پیش آنے کے وقت کی دعا

(۱) جو شخص کسی بھی رنج وغم، اضطراب و پریشانی میں گرفتار ہو یا کوئی پریشان کن مشکل میں گرفتار ہو جائے اس کو یہ پڑھنا چاہیئے:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی بزرگ اور بڑا ہی بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو

عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، اور عرشِ کریم کا مالک ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بُردبار بہت کرم کرنے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا پروردگار ہے، زمین کا پروردگار ہے، بڑا کرم کرنے والا عرش کا مالک ہے۔

(۳) یا یہ پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بُردبار، بہت ہی بزرگ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے،

اس کے بعد جو رنج وغم یا مصیبت و پریشانی درپیش ہو اُس کے دُور ہونے کے لئے دُعا مانگے۔

(۴) یا یہ دُعا پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بُردبار اور بہت کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ اور بہت برکت والا اللہ، جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور تمام تر تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

(۵) یا یہ دعا پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار بہت کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے، سب تعریف اللہ کے لئے (مخصوص) ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں تیرے بندوں کے شر سے،

ف | مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

اِس دعا کی سند صحیح ہے ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب الدعاء میں بیان کیا ہے -

(۶) - اور یہ دعا بھی (کثرت سے) پڑھا کرے:-

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

یا :- حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔ یا۔ مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے

(۷) - یہ دعا بھی کم از کم تین مرتبہ پڑھا کرے:-

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

یا :- اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

اللہ، اللہ میرا پروردگار ہے میں اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

یا:- اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔

(۸) - یا اِس طرح پڑھے:-

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

(۹) - یا یہ دعا پڑھے:-

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا۔

میں نے اُس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (خدا) پر بھروسہ کیا ہے جس کے لئے موت نہیں ہے اور سب تعریف اس اللہ کے لئے (مخصوص) ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا نہ کوئی اس ملک میں (خدائی میں) اُس کا شریک ہے اور نہ وہ کچھ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو اور (اے مخاطب) تو اسکی بڑائی کو خوب خوب بیان کر۔

(۱۰) یا یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

الٰہی! میں تیری رحمت ہی کی اُمید رکھتا ہوں، پس تو مجھے پلک جھپکنے کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد مت کر اور میرے سب کام درست کردے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۱۱) اور یہ دعا (گڑگڑا کر) مانگے :۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے اے (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے (اور سنبھالنے) والے! تیری ہی رحمت کی دُہائی ہے،

(۱۲) سجدہ میں پڑکر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بار بار کہتا رہے۔

(۱۳) یا یہ دعا پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں تو پاک ذات ہے بیشک میں ہی (اپنے اوپر) ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جو بھی مسلمان آدمی کسی بھی مقصد کیلئے اِس آیتِ کریمہ کو پڑھکر دُعا مانگے گا اللہ تعالےٰ اُسکی دُعا ضرور قبول فرمائینگے

کسی بھی رنج وغم اور مصیبت کے وقت کی دُعا

(۱)۔ کسی بھی رنج وغم اور مصیبت کے وقت یہ پڑھے اور دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَائُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ۔

الٰہی! مَیں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں (یعنی میرے باپ ماں بھی تیرے ہی بندے ہیں) میری پیشانی (رہتی) تیرے ہاتھ میں ہے تیرا ہر حکم میرے حق میں نافذ ہے، تیرا ہر فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے، مَیں تیرے ہر اُس نام (کے توسل سے)، جو تیرا (معروف) ہے تو نے خود اس کو (اپنا) نام رکھا یا اس کو اپنی کتاب (قرآن) میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتلایا یا تو نے اس کو علم غیب (کے خزانہ) میں اپنے پاس ہی محفوظ رکھا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، نگاہ کا نور اور میرے غم کے ازالہ اور پریشانی کو دُور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو بھی اللہ کا بندہ کسی مصیبت یا رنج وغم میں گرفتار ہو اور وہ مذکورہ بالا دُعا پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُسکی مصیبت، پریشانی اور رنج وغم کو دُور فرما دیں گے اور اس کے رنج واندوہ کو خوشی اور مسرت سے بدل دیں گے۔

(۲)۔ کسی بھی رنج وغم یا دُکھ بیماری میں گرفتار ہونے کے وقت کثرت سے یہ پڑھا کرے:۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ (کی مدد) کے سوا (میسر) نہیں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جو شخص پڑھا کرے اُس کے لئے یہ ننانوے (۹۹) دُکھ بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکرو پریشانی ہے۔(سبحان اللہ کتنا آسان نسخہ ہے)

(۳) ہر رنج وغم، مصیبت وپریشانی اور دُکھ بیماری کے وقت کثرت سے استغفار پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْكَ

اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص کثرت سے اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مصیبت) سے رہائی اور ہر غم واندوہ سے کشائش نصیب فرمادیں گے اور جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہوگا وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔

(۴) مصیبت زدہ اور پریشان حال شخص کے لئے اذان کے وقت پڑھنے کی دعا اس سے قبل بیان ہوچکی ہے، اُسے پڑھا کرے؛

(۵) جب بھی کسی مصیبت وبلا یا خوفناک امر کے پیش آنے کا اندیشہ ہو یا کسی بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہوجائے تو کثرت سے اس کا ورد رکھے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰہِ تَوَكَّلْنَا

کافی ہے ہمارے لئے اللہ، اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا اندیشہ ہو تو مذکورہ بالا آیت کا ورد رکھے۔

(۶) - اگر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو یہ پڑھے :-

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا۔

بے شک ہم تو اللہ کے ہی (بندے) ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ میں تیری ہی بارگاہ میں اپنی یہ مصیبت پیش کرتا ہوں پس تو مجھے اِس مصیبت میں اَجر عطا فرما اور اس کے بدلے اس سے بہتر (نعمت) عطا فرما۔

کِسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دعا

(۱) - اگر کسی شخص سے (کسی قسم کا) خوف ہو تو یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ

اے اللہ تو ہمیں اس شخص سے بچا جس طرح تو چاہے

ف ! مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

یہ حدیث صحیح ہے ابو نعیم نے اس کو اپنی کتاب المستخرج علی صحیح مسلم میں بیان کیا ہے۔

(۲) - اگر کسی خاص گروہ سے خوف ہو تو یہ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَنَدْرَءُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ

اے اللہ ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں اور تجھ سے ہی ہم انکے مقابلہ میں اپنا دفاع کرتے ہیں

(۳) - یا یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

اے اللہ میں تجھے ان کے مقابلہ میں (اپنے لئے) سپر بناتا ہوں اور اُن کے شروں سے تیری پناہ لیتا ہوں

کِسی بادشاہ، حکمران یا اور کِسی ظالم و جابر شخص سے خوف کے وقت کی دُعا

(۱) - اگر کسی بادشاہ، حکمراں یا کسی ظالم و جابر شخص یا قوم سے خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُكَ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ قوی (اور غالب) ہے، اللہ اس سے بھی زیادہ قوی (اور غالب) ہے جس سے مَیں خائف ہوں اور ڈر رہا ہوں، مَیں اُس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے، (اور اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں) تیرے فلاں بندے کے، اور اُس کی فوج و لشکر کے، اور اُس کے پیروؤں اور خدمت گذاروں کے جن ہوں یا انسان، شر سے۔ اے اللہ تو ان سب کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا۔ تیری حمد و ثنا بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی قابلِ عبادت نہیں ہے۔

(۲) یا یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی

اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اِس سے کہ ان میں سے کوئی بھی ہم پر زیادتی کرے یا ظلم کرے

(۳) یا یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لِیْ بِہٖ۔

اے اللہ! اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود، اور ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود

تو مجھے عافیت دے اور میرے اُوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی کسی ایسی چیز کے ساتھ مسلط نکر جس (کی مدافعت کرنے یا برداشت کرنے) کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

(۴) اور یہ پڑھے:۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا

میں (برضا و رغبت) اللہ کو (اپنا) رب اسلام کو (اپنا) دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کو) کو (اپنا) نبی اور قرآن کو حکم (فیصلہ کرنے والا) اور (اپنا) پیشوا مانتا ہوں

شیاطین وغیرہ سے خوف کے وقت کی دعا

(۱) اگر کسی شیطان (خبیث جن بھوت) وغیرہ سے خوف ہو تو یہ پڑھے:۔

أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ، وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، يَا رَحْمٰنُ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی جو بڑا ہی کرم کرنے اور نفع پہنچانیوالا ہے اور اللہ کے ان تمام کلمات کی جن سے کوئی نیک بد باہر نہیں ہے، ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی، پھیلائی اور بے مثال بنائی، اور ہر اُس چیز (مخلوق) کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، اور ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمانوں میں چڑھتی (جاتی) ہے، اور ہر اُس چیز (مخلوق) کے شر سے جسے اللہ نے زمین میں پھیلائی ہے، اور ہر اُس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات اور دن کے فتنوں (بلاؤں) کے شر سے، اور ہر رات کو پیش آنے والے (حادثہ) کے شر سے، بجز اس (پیش) آنے والے (واقعہ) کے جو خیر و برکت لاتا ہے۔ ای بہت رحم کرنیوالے (مجھ پر رحم فرما)

جنگلوں بیابانوں یا ویرانوں میں بھوت پریت کے گھیر لینے کے وقت کا عمل

(۱) جب کسی شخص کو جنگل بیابان (یا کسی ویرانہ) میں بیابانی بھوت پریت گھیر لیں تو بلند آواز سے **اذان** دے،

(۲)۔ اور آیت الکرسی (بلند آواز سے) پڑھے (سب بھاگ جائیں گے اور کوئی نقصان نہ پہونچے گا)

دہشت اور گھبراہٹ کے وقت کی دُعا

(۱)۔ جو شخص دہشت و گھبراہٹ محسوس کرے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیئے:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

میں اللہ کے تام (ہمہ گیر) کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب (و غصہ) سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں (وسوسوں) سے اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔

کسی چیز سے مغلوب ہو جانے کے وقت کی دعا

(۱)۔ جب کسی شخص یا کسی چیز (کام) سے مغلوب (اور بے بس) ہو جائے تو یہ پڑھنا چاہیئے:۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

کافی ہے میرے لئے اللہ اور وہ بڑا ہی اچھا کارساز ہے

منشا کے خلاف چیز پیش آجانے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ جس شخص کی پسند اور منشا کے خلاف کوئی چیز پیش آجائے تو اس کو یوں نہ کہنا چاہیئے کہ "اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا" بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ "تقدیر الٰہی سے ہوا جو ہوا اللہ نے جو چاہا کیا" (اسے اختیار ہے جو چاہے کرے)

کوئی کام دشوار اور مشکل ہو جانے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ کوئی کام دشوار ہو جائے (یا کوئی مشکل آن پڑے) تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا، وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ

اے اللہ! کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کردے، اور تو جب چاہے سنگلاخ (زمینوں) کو بھی نرم و ہموار کردے۔

نمازِ حاجت کا طریقہ اور دُعاء حاجت کا بیان

(۱) ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آجائے تو اس کو چاہیئے کہ وضو کرے خوب اچھی طرح، پھر دو۲ رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نمازِ حاجت پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے (یعنی درود شریف پڑھے) اس کے بعد یہ دعا کرے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ
بِرٍّ، وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا
اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب (مالک) ہے، سب تعریف (مخصوص) ہے اللہ رب العالمین کے لئے، (اے اللہ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے (واجب کردینے والے) اسباب کا اور تیری مغفرت کو پختہ کردینے والی خصلتوں کا اور ہر گناہ سے حفاظت کا، اور ہر نکوکاری کی نعمت کا اور ہر نافرمانی سے سلامتی کا۔ اے اللہ تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ، اور میرے کسی فکر (و پریشانی) کو بغیر دُور کیئے مت چھوڑ۔ اور میری کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو بغیر پورا کیئے مت چھوڑ، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(۲) ۔ یا مذکورہ بالا طریق پر وضو کرکے نماز پڑھ کے یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ،
يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى

لِیْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلہ سے ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دعا کرتا ہوں) تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ ای اللہ! تو میرے بارے میں آپ کی سفارش قبول کرلے۔

قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے عمل اور دُعا

(۱) ۔ جو شخص قرآن کریم حفظ کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیئے کہ (جمعرات کے دن) جمعہ کی رات میں اگر ہو سکے تو آخری تہائی رات میں اُٹھے کہ اس ساعت میں (رحمت کے) فرشتے موجود ہوتے ہیں اور دعا (اللہ کے ہاں) قبول ہوتی ہے اگر آخری تہائی رات کو نہ اُٹھ سکے تو آدھی رات کو اُٹھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اول شب میں ہی چار رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین پڑھے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدۃ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ تبارك الملك پڑھے۔ تشہد (التحیات) سے فارغ ہونے (اور سلام پھیرنے) کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوب اچھی طرح حمد و ثنا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب اچھی طرح درود بھیجے اور تمام انبیاء پر بھی درود بھیجے اور (اپنے لئے اور) تمام مومن مردوں، مومن عورتوں اور اپنے اُن بھائیوں کے لئے استغفار (مغفرت طلب) کرے جو پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اس کے بعد آخر میں یہ دعا کرے تین۳ جمعے یا پانچ۵ یا سات۷ جمعے اس پر عمل کرے اللہ کے حکم سے یہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِیْ، وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِیْ، وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ

اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ، اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے ہمیشہ معصیتوں کے ترک کرنے کی توفیق دے کر مجھ پر رحم فرما اور بیکار باتوں میں پڑنے سے بچنے کی بھی توفیق دے کر رحم فرما، اور جو امور تجھکو مجھ سے راضی کریں ان میں اچھی بصیرت نصیب فرما، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے عظمت و جلال اور ایسی عزّت کے مالک، جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ اے رحمٰن تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا ہے، اِسی طرح میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے اور مجھے اس کتاب کو اُس طریق پر تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما دے جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے عظمت و جلال اور اس عزت کے مالک جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اے رحمٰن تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر کہ تو اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ کو روشن کر دے، اور اس کو میری زبان پر جاری کر دے، اور میرے دل کی گھٹن کو اس سے دُور کر دے اور میرے سینے کو اس سے کھول دے، اور میرے بدن کو اس (کے نور) سے دھو ڈال (پاک کر دے) اسلئے کہ تیرے سوا اور کوئی حق (تک پہونچنے) پر میری مدد نہیں کر سکتا اور تو ہی مجھے حق عطا فرما سکتا ہے اور تمام تر طاقت و قوت اللہ بزرگ و برتر ہی کی (مدد) سے ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے کہ یہ (مذکورہ بالا طریق پر کی ہوئی) دعا کبھی کسی مومن کی خالی نہیں جاتی۔

توبہ کا طریقہ اور دُعا

(۱) جب بھی کوئی خطا سرزد ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو اور دونوں ہاتھ اللہ عزّوجل کی طرف اُٹھا کر کہے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا

اے اللہ! میں تیرے سامنے اس (خطا یا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ گناہ یا خطا ہرگز نہیں کروں گا۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اِس طرح توبہ کرے گا اُس کا گناہ بخش دیا جائے گا بشرطیکہ دوبارہ وہی گناہ نہ کرے۔

نمازِ توبہ

(۱) جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً کھڑا ہو اور (گناہ سے طہارت کی نیت سے) اچھی طرح غسل یا وضو کرے پھر دو۲ رکعت نمازِ توبہ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص اس طریق پر (غسلِ توبہ اور نمازِ توبہ کے بعد) اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اس کا گناہ ضرور معاف کر دیا جائے گا۔

(۲)۔ کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے :-

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بنسبت تیری رحمت

کی بہت زیادہ اُمید ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (روتا پیٹتا) "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا۔ آپ نے اِس شخص کو مذکورہ بالا دعا تعلیم فرمائی اس نے اسی طرح دعا کی آپ نے فرمایا "دوبارہ کہو" اُس نے دوبارہ یہی کلمات کہے، آپ نے فرمایا "سہ بارہ کہو" اُس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیئے۔

(۳)۔ کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرے۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کرلے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کرلے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آئے)

(۲) اِسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضور نے فرمایا: (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے"۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر وہ اس گناہ سے توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا "پھر اس کے ذمے لکھ دیا جاتا ہے"۔ اس نے عرض کیا وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے اور (یاد رکھو) اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ"۔

قحط سالی کے وقت کی دُعا اور نماز استسقاء

(۱)۔ جب بارش نہ ہو اور قحط پڑ جائے تو لوگوں کو دوزانو بیٹھ کر کہنا چاہیئے :-

يَارَبِّ، يَارَبِّ، اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔

اے پروردگار (رحم کر) اے پروردگار! اے اللہ! تو ہمیں سیراب کردے، اے اللہ! تو ہمیں سیراب کردے اے اللہ! تو ہمیں سیراب کردے، اے اللہ! مینھ برسادے، اے اللہ! مینھ برسادے، اے اللہ! مینھ برسادے

(۲) اگر امام ہو تو (صبح سویرے لوگوں کو ساتھ لے کر بستی سے) باہر نکلے اور جب سورج کا کنارہ نمودار ہو تو منبر پر بیٹھے اور تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ عز وجل کی حمد و ثنا کرے اسکے بعد یہ کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ

سب تعریف ہے اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بیحد مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے، روز جزا کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ الٰہی! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں تو ہم پر مینھ برسادے، اور جو مینھ تو برسائے اس کو ہمارے لئے ایک مدت تک کے لئے روزی اور زندگی کا ذریعہ بنادے۔

اسکے بعد (آسمان کی جانب) دونوں ہاتھ (اتنے اُوپر) اُٹھائے کہ بغل کی سفیدی (یعنی بغل کا اندرونی حصہ) نظر آنے لگے۔ پھر لوگوں کی جانب اپنی پشت (اور قبلہ کی جانب رُخ) کرے اور اپنی چادر کو لوٹ دے (نیچے کا حصہ اُوپر، اُوپر کا نیچے اور دائیں جانب کا بائیں جانب اور بائیں جانب کا دائیں جانب کرلے) اس اثنا میں ہاتھ (اسی طرح آسمان کی جانب) بلند کیئے رہے اس کے بعد لوگوں کی طرف منھ کرے اور منبر سے نیچے اُترے اور دو رکعت (نماز استسقا) پڑھے۔

(۳) یہ دعا بھی کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ

اے اللہ تو ہم پر ایسی بارش برسا جو فریاد رسی کرنے والی ہو خوشگوار ہو، ارزانی (پیدا کرنے) والی ہو نفع پہونچانے والی ہو نہ ضرر پہونچانے والی اور جلدی برسنے والی ہو نہ دیر میں برسنے والی

(۳) اور یہ دعا بھی کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا۔

اے اللہ! تو اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب کردے، اور اپنی رحمت (بارش) کو (ہر طرف) پھیلادے، اور مردہ (خشک) بستی کو زندہ (سرسبز) بنادے اور ہماری سرزمین پر اسکی بہار اور آسائش نازل فرمادے

(۴) اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا، مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ، اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ، فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا، اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفٍ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُّمْرِعَ النَّبَاتِ

اے اللہ ہمارے پہاڑ (خشک اور) بے آب وگیاہ ہوگئے اور ہماری زمینیں ویران ہوگئیں اور خاک اُڑنے لگی اور ہمارے مویشی پیاسے مرنے لگے اے خیر وخوبی کو اس کے مقامات سے عطا کرنے والے، اے رحمت (بارش) کو اسکے معدنوں (بادلوں) سے نازل فرمانے والے، اور فریاد رس بارش کے ذریعہ مستحق لوگوں پر برکتوں کے (دریا) بہانے والے تو ہی ہے جس سے مغفرت طلب کی جائے، بڑا مغفرت کرنے والا

لہذا ہم تجھ سے اپنے بڑے بڑے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور عام خطاؤں سے بھی توبہ کرتے ہیں۔ اے اللہ! بس تو ہم پر موسلا دھار برسنے والے بادل بھیجدے اور بارش کو جلد پہونچادے اور خاص اپنے عرش کے نیچے سے برسا کہ ہمیں نفع پہونچائے اور ہمارے لئے مفید ہو عام و فراواں تمام روئے زمین پر چھا جانے اور پھیل جانے والی اور جل تھل بارش ہو ارزانی خوشحالی، سرسبزی، شادابی اور خوب گھاس چارہ بخشنے والی بارش ہو۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق نے (قحط سالی کے موقعہ پر) بارش کی دعا کی اور صرف استغفار[لہ] پر اکتفا فرمایا۔

بارش کی مضرتوں سے بچنے کی دعائیں

(۱)۔ جب آسمان پر بادل آتے ہوئے دیکھے تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا

اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس چیز کے شر سے جو یہ بادل لایا ہو۔ اے اللہ! اس (بارش) کو خیر و برکت اور منفعت والا بنادے۔

(۲)۔ اگر بارش نہ ہو اور بادل کُھل جائے تو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اللہ کا شکر ادا کرے (کہ نہ برسنے میں ہی خیر تھی)

(۳)۔ اور جب بارش برس رہی ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا

اے اللہ! خوب برسنے اور نفع دینے والی بارش برسا

یا:۔ اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَّافِعًا

اے اللہ! خیر و برکت اور منفعت والی بارش برسا

لہ اسکا مطلب یہ ہے کہ بغیر نماز کے بھی بارش کیلئے دعا کیجا سکتی ہے اور استغفار کو بارش کی دعا میں بڑا دخل ہے بلکہ اسی پر مدار ہے ۱۲

جب بارش کی زیادتی سے نقصان پہونچ رہا ہو یا نقصان کا خوف ہو اس وقت کی دُعا

(۱)۔ جب بارش بہت زیادہ ہوجائے اور اُس سے نقصان ہو رہا ہو یا نقصان کا خوف ہو تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا۔ اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

اے اللہ! ہمارے (یعنی بستیوں کے) ارد گرد (برسا) ہم پر نہ برسا، اے اللہ پہاڑیوں پر، جنگلوں میں، ندی نالوں اور وادیوں پر اور درخت اُگنے کے مقامات پر (بارش برسا)

بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت

(۱)۔ جب بادلوں کے گرجنے اور بجلی کڑکنے کی (خوفناک) آوازیں سُنے تو یہ دعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے نہ مار یو اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کیجیو اور اس سے پہلے ہی ہمیں امن و عافیت عطا فرما دیجیو۔

(۲)۔ اور یہ آیت کریمہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ

پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح اور حمد و ثنا کرتا ہے رعد (فرشتہ) اور (تمام) فرشتے (بھی) اس کے خوف سے (حمد و ثنا اور تسبیح کرتے رہتے ہیں)۔

آندھی اور طوفان کے وقت

(۱)۔ جب آندھی آئے تو اُس کی طرف مُنھ کرکے دوزانو بیٹھ کر اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کے یہ دعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ

اے اللہ میں تجھ سے اِس آندھی کی خیر و برکت کا، اور جو کچھ اُس میں ہے اس کی خیر و برکت کا، اور جو یہ اپنے ساتھ لائی ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں، اور اس آندھی کے شر سے، اور جو اس آندھی میں ہے اُس کے شر سے، اور جو یہ اپنے ساتھ لائی ہے اس کے شر سے، تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۲) اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا۔

اے اللہ تو ان کو خیر و برکت لانے والی ہوائیں بنا دے اور (تباہ و برباد کرنے والی) ہوا کا طوفان نہ بنائیو۔ اے اللہ تو اس ہوا کو رحمت بنا دے اور عذاب و قہر خداوندی نہ بنائیو۔

(۳) اگر آندھی کے ساتھ اندھیری بھی ہو تو سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھے۔

(۴) اور یہ دعا بھی مانگے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اِس ہوا (آندھی) کی خیر و برکت کا، اور جو اس ہوا میں ہے اس کی خیر و برکت کا، اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتے ہیں، اور اس ہوا کے شر سے اور جو اس ہوا میں ہے اس کے شر سے، اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اُس کے شر سے، پناہ مانگتے ہیں۔

(۵) یا یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ

اے اللہ میں تجھ سے اس آندھی کو جو حکم دیا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اِس آندھی کو

حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶) اور یہ دعا کرے:-

اَللّٰھُمَّ لَقِحًا لَّا عَقِیْمًا

اے اللہ (تو اس کو) بار آور (بارش لانے والی) بنا، بانجھ (اور بے فیض) نہ بنا

مُرغ، گدھے اور کتے کی آوازوں کے وقت کی دُعا

(۱) جب مُرغ[۱] کی بانگ (آواز) سُنے تو یہ کہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و انعام کا سوال کرتا ہوں

(۲) اور جب گدھے[۱] کے رینکنے یا کتوں کے بھونکنے کی آواز سُنے تو یہ کہے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے

(۳) سورج یا چاند کے گرہن کے وقت

جب سُورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو اللہ سے دُعا کرے تکبیر کہے اور نماز (صلوٰۃ کسوف)[۲] پڑھے اور صدقہ خیرات کرے۔

پہلی کا چاند دیکھنے کے وقت کی دُعائیں

(۱) جب پہلی تاریخ کا چاند دیکھے تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

۱؎ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مرغ فرشتے کو دیکھکر اذان دیتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھکر رینکتا ہے ۱۲

۲؎ دو رکعت نماز پڑھے مگر دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ زیادہ سے زیادہ طویل پڑھے ۱۲

اے اللہ! تو اس چاند کو برکت وایمان کے اور سلامتی واسلام کے اور ہر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکال جو تجھے پسند ہو اور جس سے تو راضی ہو۔ اے چاند میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔

(۲) اور تین مرتبہ یہ کہے :-

هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔

(یہ) خیر وبرکت اور ہدایت ونیکی کا چاند ہے، اے اللہ میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر وبرکت کا، اور تقدیر (آلہی) کی خیر وبرکت کا، سوال کرتا ہوں اور اُس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۳) یا یہ دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ تو ہمیں اس (مہینہ) کی خیر وبرکت، مدد ونصرت، فتح وظفر اور اس مہینہ کا نور عطا فرما اور اس (مہینہ) کے اور اس کے بعد کے شر سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

چاند کی طرف دیکھنے کے وقت کی دعا

اور جب چاند کی طرف دیکھے تو یہ کہے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ

میں پناہ مانگتا ہوں اس ڈوبنے والے (چاند) کے شر سے

شب قدر دیکھنے کے وقت

اور جب شب قدر دیکھنا نصیب ہو تو یہ دُعا کرے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ! بیشک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند بھی کرتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرمادے

آئینہ دیکھنے کے وقت

(۱)۔ جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

اے اللہ تو نے ہی میری صورت اتنی اچھی بنائی ہے پس تو ہی میرے اخلاق بھی اچھے بنادے

(۲)۔ یا یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے ایسے ہی میری سیرت بھی اچھی بنادے اور میرا (یہ) چہرہ جہنم کی آگ پر حرام کردے۔

(۳)۔ اور یہ دُعا کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ

شکر ہے اس اللہ کا جس نے میرا جسم متناسب (اور موزوں) بنایا اور میری صورت بھی اتنی حسین بنائی اور جو (اعضا) دوسروں کے عیب دار بنائے وہ میرے موزوں اور خوبصورت) بنائے۔

(۴)۔ یا یہ کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

شکر ہے اس اللہ کا جس نے میری خلقت کو بنایا تو بہت ہی متناسب بنایا اور میرے چہرہ کو صورت دی تو بہت ہی اچھی صورت دی (اور سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ) مجھے مسلمان بنایا۔

مسنون سلام کرنے اور جواب سلام دینے کا طریقہ

(۱)۔ جب کسی کو سلام کرے تو کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت و برکت

(۲)۔ اور جب کسی کے سلام کا جواب دے تو یہ کہے :۔

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور تم پر بھی سلامتی ہو، اور رحمت اللہ کی اور اُسکی برکتیں

(۳)۔ اور جب کسی اہل کتاب (یہودی یا نصرانی یا کسی بھی غیر مسلم) کو سلام کرے تو یہ کہے :۔

عَلَيْكَ یا عَلَيْكُمْ

تجھ پر ہو (جو ہو) یا تم پر ہو (جو ہو)

(۴)۔ اسی طرح اہل کتاب (یا غیر مسلم) کے سلام کا جواب دے تو یہ کہے :۔

وَعَلَيْكَ یا وَعَلَيْكُمْ

اور تجھ پر بھی ہو (جو ہو) یا تم پر بھی ہو (جو ہو)

(۵)۔ اور جب کسی شخص کا سلام کسی دوسرے شخص کے ذریعہ پہونچے، تو یہ کہے :۔

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تم پر اور اس پر (دونوں پر) سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت، اور برکتیں،

چھینکنے کے وقت کی دُعا اور چھینکنے والے کو دُعا

(۱)۔ جب چھینک آئے تو یہ کہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا یا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے

(۲)۔ یا یہ کہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

اللہ تعالیٰ کی بہت بہت تعریف ہے ایسی جسمیں خوب برکت ہو اور جس پر خوب برکت (نازل) ہو جس طرح ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو

(۳) یا یہ کہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سب تعریف اس اللہ کے لئے (مخصوص) ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

(۴) چھینکنے والے کو (جس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہو) جواب دے:-

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

اللہ تجھ پر رحم فرمائے

(۵) یا یہ کہے:-

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کردے

(۶) یا یہ جواب دے:-

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ یا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے یا اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے

(۷) یا جواب میں یہ کہے:-

يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اللہ رحم فرمائے ہم پر اور تم پر اور ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے

(۸) اگر چھینکنے والا کتابی (یا کوئی غیر مسلم) ہو تو جواب میں یہ کہے:-

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کردے

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص ہر چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہا کریگا اُسکی داڑھ اور کان میں کبھی درد نہ ہوگا

کان جھنجھنانے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ اور جب کان جھنجھنانے لگے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یاد کرے اور درود شریف پڑھے اور یہ کہے

ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ

جس شخص نے مجھے یاد کیا اللہ اسکو بھی بھلائی کے ساتھ یاد کرے

خوشخبری سننے اور اُس کا شکریہ ادا کرنے کا طریقہ

(۱)۔ جب کوئی خوشخبری (اچھی خبر) سنے تو کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (اللہ کا شکر ہے) یا یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ کا شکر ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے)

یا سجدۂ شکر ادا کرے۔

اپنی یا دوسرے کی ذات یا مال و عیال کی کوئی اچھی حالت دیکھنے پر دُعا

(۱)۔ جب اپنی ذات اور مال و عیال کی یا کسی دوسرے کی کوئی اچھی اور پسندیدہ حالت دیکھے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اے اللہ تو اس میں اور برکت دے

مال و منال میں اضافہ اور زیادتی کے لئے دُعا

(۱)۔ اپنے مال و منال میں بڑھوتری اور اضافہ چاہے تو یہ پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ! رحمتیں نازل فرما محمدؐ اپنے بندے اور اپنے رسول پر اور (تمام) ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔

مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھنے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ جب اپنے مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا (اور خوش و خرم) دیکھے تو یہ دُعا دے:۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

اللہ تجھے ہمیشہ ہنستا ہوا (اور خوش و خرم) رکھے

کسی سے محبت اور دوستی کرنے کا طریقہ

(۱)۔ جب کسی مسلمان بھائی سے محبّت اور دوستی کرے تو اس کو تبلادے اور کہے:۔

اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ

میں تجھ سے (محض) اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں

(۲)۔ اس شخص کو اس کے جواب میں یہ کہنا چاہیئے:۔

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ

تجھ سے وہ اللہ محبت کرے جس کے لئے تو مجھ سے محبت کرتا ہے

مغفرت کی دعا دینے کے وقت کی دعا

(۱)۔ جب کوئی شخص مغفرت کی دُعا دے اور کہے غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ (اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے)

تو اس کے جواب میں کہے وَلَكَ اور تیری بھی (مغفرت کرے)

مزاج پرسی کا طریقہ

(۱)۔ جب کوئی شخص دریافت کرے کَیْفَ اَصْبَحْتَ (کیسا مزاج ہے) تو جواب میں کہے

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَیْكَ (میں تمہارے سامنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں)

کسی کے آواز دینے پر جواب دینے کا طریقہ

جب کوئی شخص آواز دے تو جواب میں کہے:۔

لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں)

کسی کے احسان کرنے کے وقت کی دعا

جب کوئی شخص کوئی احسان کرے تو کہے:۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

اللہ تجھے جزائے خیر دے

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جب کسی نے احسان کرنے والے کے احسان پر جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ دیا تو اُس کی تعریف (اور شکریہ) کا حق ادا کردیا۔

کسی کے اہل و مال کے ایثار کے جواب کا طریقہ

جب کوئی مسلمان بھائی اپنے اہل و مال کو پیش کرے تو اس کے جواب میں کہے:۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ

اللہ تمہارے اہل وعیال اور مال ومنال میں برکت دے

کسی قرضدار سے قرض وصول ہونے کے وقت کی دُعا

جب کسی (قرضدار) سے اپنا قرض پُورا وصول کرلے تو اس کو یہ دعا دے:۔

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ يا وَفَى اللّٰهُ بِكَ يا اَوْفَاكَ اللّٰه

تم نے میرا پُورا قرضہ ادا کردیا، اللہ تمہیں اس کا پُورا اجر دے یا اللہ تم سے اپنا وعدہ پُورا کرے

کسی پسندیدہ چیز دیکھنے کے وقت کی دعا

جب کوئی بھی (اچھی اور) پسندیدہ چیز دیکھے تو کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

سب تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جسکے انعام (کی مدد) سے نیک کام پُورے ہوتے ہیں

کسی ناپسندیدہ چیز کے دیکھنے کے وقت کی دعا

جب کوئی (ناگوار اور) ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اللہ کا شکر ہے ہر حال میں

اللہ تعالیٰ کے کسی نعمت سے نوازنے پر اس کا شکرادا کرنے کا طریقہ

(۱) جب اللہ پاک اپنے کسی بندے کو کسی نعمت سے نوازے تو اس کو تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ (اللہ کا (بہت بہت) شکر ہے۔ کہنا چاہیئے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ جب پہلی مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اس کا شکرادا کردیتا ہے دوسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ازسرنو اس نعمت کا ثواب دیتا ہے اور جب تیسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

(۲) یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سب تعریف اس اللہ کی ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) کہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی نعمت سے سرفراز فرمائیں اور وہ اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے تو جو اس نے حاصل کیا ہے اس سے بھی بہتر اُسکو دیا جائیگا۔

قرض میں گرفتار ہونے کے وقت کی دُعا

(۱) جب کوئی شخص قرض میں گرفتار ہو جائے تو یہ دُعا کیا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اے اللہ تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچادے اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے

(۲) یا یہ دعا پڑھا کرے :۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔

اے اللہ! فکر کو دُور کرنے والے، غم کو دفع کرنے والے مجبور لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے دنیا وآخرت کے بہت بڑے رحم کرنے والے مہربان! تو ہی مجھ پر رحم کیا کرتا ہے، پس تو ہی (اس وقت) اپنی اُس رحمتِ (خاص) سے مجھ پر رحم فرما، جس سے تو مجھے اپنے ماسوا کی رحمت سے بے نیاز کردے۔

(۳) یا یہ دعا پڑھا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ، تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

اے اللہ! (سارے) ملک کے مالک، تو ہی جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور تو ہی جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے، تو ہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، (ہر طرح کی) خیر وخوبی تیرے ہی ہاتھ میں (قبضۂ قدرت میں) ہے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، (اے) دنیا اور آخرت میں بہت بڑے رحم کرنے والے، تو جس کو چاہتا ہے دنیا اور آخرت (کی نعمتیں) دیدیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُس کو دونوں سے منع (محروم) کردیتا ہے۔ تو مجھ پر وہ رحمت (خاص) فرما کہ اس کے ذریعہ تو مجھے اپنے ماسوٰی کی رحمت سے بے نیاز فرمادے۔

تنبیہ! ادائے قرض کے لئے صبح شام پڑھنے کی دعا (صبح شام کی دعاؤں میں) پہلے بیان ہوچکی ہے۔

کسی کام سے عاجز ہوجانے کے وقت
یا اور زیادہ طاقت وقوت طلب کرنے کیلئے دُعا

(۱) جب کوئی شخص کسی کام کرنے سے عاجز ہوجائے یا اور زیادہ طاقت وقوت چاہے تو اُسے چاہیئے کہ سوتے وقت:

(ا) تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا کرے

(۲) (۲) یا ہر ایک کلمہ کو تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھا کرے۔
(۳) (۳) یا ان تینوں میں سے کسی ایک کو چونتیس مرتبہ اور باقی دو کو تینتیس تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھا کرے۔
(۴) (۴) یا ہر فرض نماز کے بعد تینوں کلمے دس دس مرتبہ اور سوتے وقت ۳۳ مرتبہ تسبیح ۳۳ مرتبہ تحمید اور ۳۴ مرتبہ تکبیر پڑھا کرے

وسوسوں میں مبتلا ہونے کے وقت کی دعا

(۱) جو شخص وسوسوں (کے مرض) میں مبتلا ہو جائے اُسے چاہیئے کہ (جب وسوسے پریشان کریں)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے

پڑھے اور (حتی الامکان) وسوسوں سے باز رہے (یعنی دُور کرنے کی کوشش کرے)

(۲)- یا یہ پڑھے :-

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

میں تو ایمان لے آیا اللہ اور اُس کے رسولوں پر

(۳) یا یہ پڑھے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے

اَللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے

(۴)- اور اس کے بعد یہ تعوذ پڑھے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی مردود شیطان اور اس کے فتنوں سے

اگر یہ وسوسے اعمال (وضو نماز وغیرہ) میں پیش آتے ہوں تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

اِس طرح کے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام "خِنْزَبْ" ہے اس کو تعوّذ پڑھکر تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے۔

غصّہ دفع کرنے کا طریقہ

(۱)۔ جب (کسی بھی شخص یا بات پر) غصہ آجائے تو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم پڑھے

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

جس شخص کو غصہ آجائے اور وہ تعوذ پڑھ لے تو غصہ جاتا رہے گا۔

بدزبانی اور فحش گفتاری دفع کرنے کا طریقہ

(۱)۔ جو شخص بدزبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیئے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے :۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم استغفار کی پابندی کیوں نہیں کرتے۔ مَیں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

کسی مجلس میں آنے جانے اور شرکت کرنے کے آداب

(۱)۔ جب کسی مجلس میں پہونچے تو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

کہے اس کے بعد جی چاہے تو بیٹھ جائے پھر جب مجلس سے اُٹھے (اور واپس آئے) تب بھی اسی طرح سلام کرے۔

مجلس کا کفّارہ

(۱) مجلس کا کفّارہ یہ ہے کہ وہاں سے اُٹھنے (اور واپس آنے) سے پہلے تین مرتبہ یہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

اللہ پاک ہے اور اسی کے لئے (سب) تعریف ہے، پاکی (بیان کرتا ہوں) تیری اے اللہ تیری ہی تعریف کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں (توبہ کرتا ہوں)

(۲) یا یہ دعا پڑھے:۔

عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(اے اللہ) میں نے بُرے کام کئے اور اپنے اُوپر ظلم کیا، پس تو مجھے بخش دے اس لئے کہ بیشک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

مجلس میں کیا ہونا چاہیئے

(۱) کوئی بھی مجلس ہو اس میں اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ضرور ہونا چاہیئے:

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

کوئی جماعت جب کسی مجلس میں بیٹھکر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لئے خسارہ کا باعث ہوگی اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہیں ان کو عذاب دیں چاہیں معاف کردیں۔

بازار جانے کے وقت کی دُعا

(۱) جب بازار جائے تو یہ پڑھے:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، (تمام) ملک بھی اسی کا ہے، اور اسی کے لئے (تمام تر) تعریف ہے، وہی جِلاتا ہے وہی مارتا ہے وہ خود (سدا) زندہ ہے، اس کے لئے مرنا نہیں ہے، اسی کے ہاتھ میں (ہر طرح کی) خیر وخوبی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے :۔

جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے وقت مذکورہ بالا حمد وثنا کر لی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیں گے اور دس لاکھ خطائیں (اس کے نامۂ اعمال میں سے) مٹا دیں گے اور دس لاکھ درجے اُس کے بلند کر دینگے اور جنت میں اس کیلئے ایک گھر (محل) بنا دینگے۔

(۲) ۔ بازار میں داخل ہوتے وقت یا بازار کی طرف جاتے وقت یہ دعا پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ بیشک میں تجھ سے اِس بازار کی خیر و برکت کا اور جو اس بازار میں ہے اُس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں، اور تیری پناہ لیتا ہوں اُس کے شر سے اور جو اس میں ہے اُس کے شر سے ۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی خسارہ (اور نقصان) کا معاملہ کروں۔

(۳) ۔ ہر تاجر اور دوکاندار بازار سے واپس آتے وقت (کوئی سی) دس آیتیں پڑھ لیا کرے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں سے خطاب کر کے فرمایا: اے تاجروں کی قوم!

کیاتم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے؟ کہ بازار سے واپس آتے وقت قرآن کریم کی دس آیتیں پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ ہر آیت کے بدلے دس نیکیاں (اسکے نامۂ اعمال میں) لکھدیں۔

فصل کا پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دعا اور ادب

(۱)۔ جب فصل کا پہلا میوہ دیکھے تو کہے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا۔

اے اللہ تو ہمارے پھلوں میں برکت دے، اور ہمارے شہر میں برکت دے، اور ہمارے "صاع" (بڑے پیمانوں) میں برکت دے اور ہمارے "مُد" (چھوٹے پیمانوں) میں برکت دے

جب کوئی موسم کا تازہ اور نیا پھل لایا جائے تو سب سے چھوٹے بچے کو بلائے اور اسکو دیدے۔

کسی دکھ بیماری میں کسی کو گرفتار دیکھنے کے وقت کی دعا

(۱)۔ جو شخص کسی کو (دکھ بیماری یا مصیبت میں) گرفتار دیکھے تو آہستہ سے (کہ وہ شخص نہ سُن پائے) یہ کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے اُس چیز (دکھ تکلیف) سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور بہت سی مخلوق پر مجھے نمایاں طور پر فضیلت دی۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص کسی کو دکھ بیماری میں گرفتار دیکھ کر مذکورہ بالا دعا پڑھ لے گا وہ زندگی بھر اس دُکھ تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

کسی چیز کے گم ہو جانے یا غلام نوکر، جانور وغیرہ کے بھاگ جانے کے وقت کی دعا

(۱) ۔جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام (نوکر چاکر وغیرہ) بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَھَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ، اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَاءِكَ وَفَضْلِكَ

اے اللہ! گم ہوئی ہوئی چیزوں کو واپس لانے والے، اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو دلا دے، اس لئے کہ وہ چیز تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل و انعام میں سے ہے۔

(۲) ۔باوضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات کے بعد یہ دعا کرے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ یَا ھَادِیَ الضَّالِّ وَرَآدَّ الضَّآلَّةِ، اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَاءِكَ وَفَضْلِكَ۔

اللہ کے نام کے ساتھ (دعا مانگتا ہوں)، اے گمراہ کو ہدایت دینے والے، اور کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلانے والے، تو اپنی قدرت و طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلا دے، اس لئے کہ وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل و انعام سے ہے۔

بدشگونی کا کفارہ

(۱) ۔کسی چیز سے بدشگونی نہ لے اگر ایسا کر بیٹھے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یہ کہے :۔

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ

الٰہی! تیری خیر و برکت کے سوا کوئی خیر و برکت نہیں اور تیرے شگون کے سوا اور کوئی شگون نہیں، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲) ۔جب کوئی بدشگونی کی ناگوار بات دیکھے تو یہ کہے :۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ

اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی اچھائیوں کو نہیں لا سکتا، اور تیرے سوا کوئی برائیوں کو دُور نہیں کر سکتا، اور کوئی طاقت و قوت تیری مدد کے بغیر (میسر) نہیں۔

نظرِ بد لگ جانے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ جس کو نظرِ بد لگ جائے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس قولِ مبارک سے جھاڑے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

اللہ کے نام پر، اے اللہ تو اُس (نظرِ بد) کے گرم و سرد کو، اور دُکھ درد کو دُور کر دے

(۲)۔ اِس کے بعد کہے:۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا

جانور کو نظرِ بد لگنے کے وقت کی دُعا

(۱)۔ اگر کِسی چوپائے کو نظرِ بد لگی ہو تو اُس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ یہ پڑھ کر پھونکے:۔

لَا بَاسَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ۔

کوئی ڈر نہیں، دُور کر دے دُکھ بیماری اے لوگوں کے پروردگار، شفا دیدے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی دُکھ تکلیف کو دُور نہیں کر سکتا۔

جن آسیب وغیرہ کا اثر ہو جانے کے وقت کی دعا

اگر کِسی شخص پر جن آسیب وغیرہ کا اثر ہو جائے تو اسے سامنے بٹھا کر مذکورہ ذیل گیارہ آیات اور تین سُورتیں پڑھ کر دم کرے:۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (سورۂ فاتحہ)

(۲) الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ)

(۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ (سورۂ بقرہ)

(۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ۔ (سورۂ بقرہ)

(۵) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۝ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۝ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا،
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا،
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - (سورۂ بقرہ)

(۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - (آل عمران)

(۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا،
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ - (اعراف)

(۸) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ
خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ - (مومنون)

(۹) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا، فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا، اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُوْنَ
اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (الصافات)

(۱۰) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (حشر)

(۱۱) وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ
یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا (جن)

(۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ۔

(۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

(۱۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

نوٹ: ترجمہ یاد کرنے کا شوق ہو تو مترجم کلام مجید سے یاد کیجئے۔

دیوانہ کے لئے علاج

(۱)۔ پاگل آدمی پر تین دن تک صبح شام سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کرے ہر مرتبہ سورت ختم کرنے پر منہ کا تھوک اکٹھا کر کے اس پر ڈالے۔

سانپ بچھو کے کاٹے کا علاج

(۱)۔ جس کو سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہو اس پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے۔

(۲)۔ پانی اور نمک ملا کر جس جگہ کاٹا ہے ملتا جائے اور سورۂ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ،

سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، سُوْرَۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ پڑھکر دم کرتا جائے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ایک مرتبہ نماز میں بچھو نے آپ کے کاٹ لیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا، خدا لعنت کرے بچھو پر۔ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نماز کو۔ پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا آپ کاٹنے کی جگہ پر ملتے جاتے اور مذکورہ بالا تینوں سورتوں کو پڑھتے جاتے تھے۔

(۳)۔ یا یہ پڑھ کر دم کرے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرَنِيَّةٌ مِّلْحَةُ بَحْرٍ

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچھو وغیرہ کے کاٹے کا مذکورہ بالا منتر پیش کیا تو آپ نے ہمیں اسکی اجازت[1] دیدی اور فرمایا یہ جنوں کے عہد و پیمان میں سے ہے۔

جلے ہوئے کے لئے دعا

(۱)۔ جلے ہوئے شخص پر یہ پڑھکر دم کرے:۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ

دُور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے پروردگار، شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں

آگ بجھانے کی دعا

(۱)۔ کہیں آگ لگی ہوئی دیکھے تو اَللّٰهُ اَکْبَر کہے اور بجھائے

ف! مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، یہ عمل ”مجرب“ ہے

---

[1] عام طور پر ایسے منتر جس کے معنی معلوم نہوں پڑھنے ممنوع ہیں، اِس منتر کی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی ہے اِس لیئے اس کا پڑھنا جائز ہے ۱۲

پیشاب بند ہو جانے اور پتھری کے لئے دعا

(۱)۔ جب پیشاب بند ہو جائے یا پتھری ہو تو یہ دُعا پڑھے:۔

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔

ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ہمارے رب) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں (یکساں) ہے، تیری رحمت جیسے آسمان میں ہے ایسے ہی زمین میں بھی عام کر دے، ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر دے تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے پس تو اپنے (خزانہ) شفا سے شفا اور (خزانہ) رحمت سے رحمت نازل فرمادے اس بیماری پر (کہ یہ جاتی رہے)

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لئے دعا

(۱)۔ جس شخص کے پھوڑا پھنسی یا زخم ہو اس کا علاج اس طرح کرے کہ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر یہ کہتے ہوئے اُٹھائے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

اللہ کے نام کے ساتھ ہماری ہی زمین کی مٹی ہم ہی میں کے کسی ایک شخص کے تھوک کے ساتھ، ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہو جائے۔

یا یہ کہتے ہوئے: يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے اچھا ہو جانا چاہیئے

پاؤں (ہاتھ) سُن ہو جانے کے لئے عمل

(۱)۔ جب پاؤں (یا ہاتھ) سُن ہو جائے تو جس سے سب سے زیادہ محبت ہو اس کا نام لے۔

جسمانی دکھ تکلیف کے لئے دعا

(۱)۔ جس شخص کو کوئی جسمانی دکھ درد یا کوئی اور تکلیف ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ تکلیف کی جگہ رکھے اور تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ

مَیں اللہ اور اُسکی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اِس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں

(۲)۔ یا سات مرتبہ یہ پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

مَیں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے

(۳)۔ یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

میں اللہ کی عزت اور ہر چیز پر اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے

(۴)۔ یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر طاق مرتبہ یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ یہ پڑھے اور پھر اُٹھالے۔ پھر اسی طرح چند مرتبہ یہ عمل کرے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجْعِيْ هٰذَا

اللہ کے نام کے ساتھ، مَیں پناہ لیتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کی، اس تکلیف کے شر سے جو مجھے اس درد کی وجہ سے ہو رہی ہے۔

(۵)۔ یا (خود مریض) اپنے اُوپر مَعوّذات یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرے۔

آنکھ دُکھنے کے لئے دعا

(۱)۔ جس شخص کی آنکھیں دُکھ رہی ہوں وہ یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَأْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔

اے اللہ! تو مجھے میری بینائی سے نفع پہونچا، اور اس کو میرا وارث (یادگار) بنادے اور میرے دشمن (کی زندگی) میں میرا بدلہ مجھے (اپنی آنکھوں سے) دکھادے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد فرما۔

بخار کے لئے دعا

(۱)۔ جس شخص کو بخار آجائے وہ یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

بزرگ و برتر اللہ کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں خدائے بزرگ و برتر کی، ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی آگ کی سوزش کے شر سے۔

مرض کی شدت اور زندگی سے بیزاری کے وقت

(۱)۔ اگر کسی شدید مرض میں مبتلا اور زندگی سے بیزار ہو جائے تو مرنے کی دعا تو نہ کرے بلکہ اگر دعا ہی کرنا ہو تو یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ

اے اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دیدے جبکہ مرنا میرے لئے بہتر ہو

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اگرچہ کیسے ہی شدید مرض میں گرفتار ہو اور زندگی سے بیزار ہو موت کی دُعا نہ مانگے، زیادہ سے زیادہ مذکورہ بالا دُعا مانگے۔

کسی مریض کی عیادت (مزاج پرسی) کے وقت کی دعا

(۱)۔ جب کسی مریض کی عیادت اور مزاج پُرسی کرے تو یہ الفاظ کہے:۔

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

کوئی گھبرانے کی بات نہیں، انشاء اللہ (یہ بیماری ظاہری اور باطنی آلودگیوں سے) پاک کردینے والی ہے

کوئی گھبرانے کی بات نہیں، انشاء اللہ (یہ بیماری تمام آلودگیوں سے) پاک کردینے والی ہے۔

(۲) (انگشت شہادت پر اپنا تھوک لگا کر سطح زمین پر رکھے کہ مٹی اس پر لگ جائے پھر مریض یا زخمی کے بدن پر تکلیف کی جگہ لگاتا جائے) اور یہ دعا پڑھتا جائے

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا يَا بِاِذْنِ اللّٰهِ کہے

اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی، ہم ہی میں سے ایک کا تھوک، ہمارا بیمار شفا پائے ہمارے رب کے حکم سے

(۳) یا دایاں ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتا جائے اور یہ کہتا جائے :-

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ، وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

اے اللہ تکلیف کو دُور فرما، (اے) لوگوں کے پروردگار اس بیمار کو شفا دے، اور تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہنے دے۔

(۴) یا یہ دعا پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اُس چیز سے جو تجھے تکلیف دے، اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تجھے شفا دے میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں۔

(۵) یا تین مرتبہ یہ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يُشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

میں اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اور اللہ ہی تجھ کو شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تیرے

اندر ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والی عورتوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرنے لگے۔

(٦)۔ یا تین مرتبہ یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ۔

میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر بیماری سے اللہ تجھے شفا دے ہر حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرنے لگے اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے۔

(٧)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ

اے اللہ تو اپنے اِس بندے کو شفا دیدے کہ یہ (اچھا ہو کر) تیرے کسی دشمن کو زخمی کرے یا (کم از کم) تیری رضا کے لئے کسی جنازے کے ساتھ جائے۔

(٨)۔ یا یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ یا اَعْفِهٖ پڑھے

اے اللہ تو اس مریض کو شفا دیدے اور اسے تندرست کردے

(٩)۔ مریض کا نام لے کر یہ کہے:۔

يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقْمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَ جِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ۔

اے فلاں اللہ نے تیری بیماری کو شفا دیدی، تیرے گناہ بخش دیئے اور مرتے دم تک کے لئے تیرے دین کو بھی اور تیرے جسم کو بھی عافیت دے دی۔ (انشاءاللہ)

(١٠)۔ یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

مَیں خدائے بزرگ و برتر سے دُعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دیدے

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس شخص نے بھی کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ (مذکورہ بالا) دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دیدیں گے۔

(۱۱)- یا یہ دعا کرے :-

یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اشْفِ فُلَانًا

اے بُردبار اے کرم کرنے والے، تو فلاں شخص کو شفا دیدے

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں شخص بیمار ہے، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ وہ اچھا ہو جائے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، تو فرمایا: تم یہ (مذکورہ بالا) دعا کرو وہ اچھا ہو جائے گا۔

خود بیمار آدمی کے لئے بیماری کی حالت میں دعا

(۱)- بیمار آدمی بیماری کی حالت میں چالیس۴۰ مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس مسلمان نے اپنی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ مذکورہ بالا آیتِ کریمہ پڑھ لی تو اگر اِس بیماری میں وفات پا گیا تو چالیس شہیدوں کا اجر پائیگا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۲)۔ بیماری کے زمانہ میں یہ دعا پڑھا کرے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا (ویگانہ) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا (تمام) ملک ہے اسی کے لئے (سب) تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی بھی طاقت وقوت اللہ کے سوا (میسّر) نہیں۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص اپنی بیماری کے زمانہ میں مذکورہ بالا کلمات پڑھتا رہا اور وفات پا گیا تو دوزخ کی آگ اُسکو نہ کھا سکیگی۔

شہادت کا یا مدینہ میں وفات پانے کا شوق اور دعا

(۱)۔ صدق دل اور سچّے شوق سے یہ دعا کیا کرے:-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ شَهَادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِىْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ

اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر پڑ کر مری اللہ تعالیٰ اُسکو شہیدوں کے درجوں پر پہونچا دے گا۔

(۲) نیز حدیث شریف میں آیا ہے:-

جو شخص صدق دل سے شہادت کا طلبگار ہو گا اس کو شہادت کا درجہ دے دیا جائے گا۔ اگرچہ بظاہر شہادت میسّر نہ آئے۔

(۴) نیز حدیث شریف میں آیا ہے :-

جس شخص نے سچے دل سے اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی پھر (چاہے اپنی موت) مرجاوے یا قتل کردیا جائے (بہر صورت) اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کا ثواب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر (ذرا سی دیر) بھی جنگ کی اس کے لئے جنّت واجب ہوگی۔

مرنے کے وقت کی دعا

(۱) مرنے کے وقت مرنے والے کا منھ قبلہ کی طرف کردیا جائے اور وہ یہ دعا مانگے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیقِ اعلیٰ (انبیا وصالحین) کے ساتھ ملادے

(۲) اور یہ کہے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بیشک موت کی سختیاں (برحق) ہیں

(۳) اور یہ دعا کرتا رہے :-

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ تو موت کی سختیوں پر اور جاں کنی (کی تکلیف) پر میری مدد فرما

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں : میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر خیر وخوبی (کے اعلی مرتبہ) کا مستحق ہے (اس لئے کہ) میں اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے اس کی روح قبض

کر رہا ہوں اور وہ (اس جاں کنی کے وقت بھی) میری تعریف کر رہا ہے (لہٰذا جاں کنی کے وقت مذکورہ بالا دعائیں پڑھنا اور خدا کی حمد و ثنا کرنا بہت بڑی سعادت ہے)

مرنے والے کو تلقین

(۱) جو لوگ مرنے والے کے پاس ہوں وہ اس کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کریں یعنی خود کلمہ پڑھیں تاکہ وہ بھی ان کو دیکھ کر کلمہ پڑھے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جس شخص کی زبان پر آخری بات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگی وہ جنت میں (ضرور) داخل ہوگا۔

میّت کے پاس جو لوگ موجود ہوں وہ یہ دعا پڑھیں

جو لوگ میت کے پاس ہوں وہ اس کی آنکھیں بند کردیں اور یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ

اے اللہ! فلاں شخص (یہاں میت کا نام لے) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ (جنتی) لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے پس ماندگان میں تو اس کا قائم مقام (کارساز) بن جا اور ہماری اور اس کی (سب کی) مغفرت فرمادے۔ اے رب العالمین اور اس کی قبر کو کشادہ کردے اور قبر میں اس کو نور عطا فرما (یعنی اس کی قبر کو روشن کردے)۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص میت کے پاس موجود ہو وہ میّت کی آنکھیں بند کردے اور اس کے لئے مذکورہ بالا دعاء خیر کرے فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

میّت کے اہل خانہ کے لئے دعا

(۱) میت کا ہر گھر والا یہ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِی مِنْهُ عُقْبیٰ حَسَنَةً

اے اللہ تو میری اور اس کی مغفرت فرما اور مجھے اس کا اچھا بدلہ دے

(۲)۔ اور میت کے لئے سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے۔

(۳)۔ اور جس پر (اس میت کی موت کی وجہ سے) مصیبت پڑی ہے وہ یہ پڑھے:۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِی فِی مُصِیْبَتِی وَاخْلُفْ لِی خَیْرًا مِّنْهَا

بیشک ہم سب اللہ کے ہی ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ میری اس مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے بہتر بدل عطا فرما۔

جس کا بچّہ مرجائے اس کے لئے دعا

(۱)۔ جس کا بچّہ مرجائے وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ کُلِّ حَالٍ اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

ف | حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ:۔

جب کسی (مسلمان) بندے کا بچّہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بچّہ کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: "جی ہاں (پروردگار) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لیا" فرشتے عرض کرتے ہیں "جی ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اُس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (جاؤ) میرے اس بندہ کے لئے جنّت میں ایک محل بنادو اور اس کا نام بیت الحمد (قصر حمد) رکھ دو"

تعزیت کرنے والے یہ کہیں

(۱)۔ جب تعزیت (پرسے) کے لئے جائے تو اہل خانہ کو سلام کرے اور یہ کہے:۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطیٰ وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی
فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

بے شک اللہ ہی کا تھا جو اُس نے لے لیا اور اللہ ہی کا تھا جو اُس نے عطا کیا تھا! اور اللہ تعالےٰ کے ہاں ہر ایک کی اجل مدت مقرر معین ہے پس تم صبر کرو اور ثواب حاصل کرو۔

تعزیت (پُرسے) کے خط کا مضمون

جب کسی کو تعزیت کا خط لکھنا ہو تو حسب ذیل مضمون کا خط لکھے:۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب تعزیت حضرت معاذ بن جبلؓ کے بیٹے کی وفات پر

(۱)۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل تعزیتی خط لکھا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ، فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِیْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ اَلصَّلٰوةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ، فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَاَنْ قَدْ، وَالسَّلَامُ۔

(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے،

اللہ کے رسول "محمد" کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام!

تم پر سلامتی ہو! میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،

حمد و ثنا کے بعد! اللہ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے اور ہمیں اور تمہیں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے اس لئے کہ بیشک ہماری جانیں، ہمارا مال، ہمارے اہل وعیال اور ہماری اولاد (سب) اللہ بزرگ و برتر کے خوشگوار عطیے اور عاریت کے طور پر سپرد کی ہوئی چیزیں ہیں جن سے ہمیں ایک معین مدت تک فائدہ اُٹھانے کا موقعہ دیا جاتا ہے اور مقررہ وقت پر ان کو (واپس) لے لیتا ہے پھر ہم پر فرض عائد کیا ہے کہ جب وہ دے ہم شکر ادا کریں اور جب وہ آزمائش کرے (اور ان کو واپس لے لے) تو صبر کریں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ کی انہی خوشگوار نعمتوں اور سپرد کی ہوئی عاریتوں میں سے (ایک عاریتی عطیہ) تھا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس سے، قابل رشک اور لائق مسرت (صورت) میں نفع پہونچایا اور (اب) اجر عظیم رحمت و مغفرت و ہدایت کا عوض دے کر لے لیا بشرطیکہ تم صبر و شکر کرو، لہٰذا تم صبر (و شکر) کرو (دیکھو)! تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کردے کہ پھر تمہیں پشیمانی اُٹھانی پڑے۔ اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کچھ نہیں لوٹا کر لاتا اور نہ ہی غم و اندوہ کو دُور کرتا ہے اور جو ہونیوالا ہے وہ تو ہو کر رہیگا۔ سلامتی ہو تم پر۔

فرشتوں کی تعزیت

(۱)۔ یا حسب ذیل الفاظ میں تعزیت کرے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اِنَّ فِی اللهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

تم (سب) پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں! بیشک اللہ ہی ہر مصیبت میں صبر دینے والا ہے اور وہی ہر فوت شدہ (ہاتھ سے گئی ہوئی) چیز کا بدل دینے والا ہے، لہٰذا تم (سب) اللہ پر ہی بھروسہ کرو اور اسی سے اُمید رکھو، اِس لئے کہ اصلی محروم تو وہ ہے جو اجر و ثواب سے محروم رہا، اور تم (سب) پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو فرشتوں نے آپ کے اہل بیت اور صحابہ کی ذیل کے الفاظ میں تعزیت کی:۔

حضرت خضر کی تعزیت

(۱)۔ یا حسب ذیل الفاظ میں تعزیت کرے:۔

اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ، وَّعِوَضًا مِّنْ کُلِّ فَآئِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ کُلِّ ہَالِکٍ، فَاِلَی اللّٰہِ فَاَنِیْبُوْا، وَاِلَیْہِ فَارْغَبُوْا، وَنَظْرُہٗ اِلَیْکُمْ فِی الْبَلَآءِ، فَانْظُرُوْا، فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ یُجْبَرْ

بیشک اللہ ہی ہر مصیبت میں صبر دینے والا ہے، اور ہر فوت شدہ شخص یا چیز کا بدل اور ہر ہلاک شدہ شخص یا چیز کا عوض دینے والا ہے، پس تم سب اللہ کی جانب ہی رجوع کرو، اور اسی کی طرف رغبت کرو، اور اس آزمائش میں اس کی نظر تمہاری جانب ہے، پس تم خیال رکھو (اجر و ثواب سے محروم نہ ہو جانا) اس لئے کہ مصیبت زدہ (درحقیقت) وہی شخص ہے جس کو عوض (اجر و ثواب) نہیں دیا گیا۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن) ایک سفید ریش، قوی ہیکل اور حسین و جمیل شخص آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا (جنازۂ مقدس کے پاس) پہونچا اور خوب

پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر مذکورۂ بالا الفاظ میں تعزیت کی اور فوراً چلا گیا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ خضر علیہ السلام تھے۔

میّت کو اٹھانے یا جنازہ اٹھانے کے وقت

(۱)۔ جو لوگ میت کو اٹھا کر مسہری پر لٹائیں یا جو جنازہ اُٹھائیں وہ اُٹھانے کے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہیں۔

دعاء نماز جنازہ

(۱)۔ نماز جنازہ میں صلوٰۃ وسلام (درود وسلام) پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ، وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ، تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا، اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ، وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ! (یہ) تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا گواہی دیا کرتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، اور گواہی دیا کرتا تھا کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (اب یہ) تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے (اب یہ) دنیا اور دنیا والوں سے الگ ہو (کر تیری بارگاہ میں حاضر ہے) اگر یہ (گناہوں سے) پاک ہے تو اور زیادہ تو اس کو پاک و پاکیزہ بنادے، اور اگر خطاکار (وگنہگار) ہے تو اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ تو ہمیں بھی (رونے دھونے میں گرفتار کر کے) اس کے اجر سے محروم نہ کریو اور اس کے بعد تو ہمیں گمراہ بھی نہ کیجیو۔

(۲)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔

اے اللہ تو اس کی مغفرت کردے، اس پر رحم فرما، اس کو عافیت دے، اور اس کی کریمانہ مہمانی کر اور اس کا ٹھکانا (قبر) کشادہ فرمادے، اور اس کو خطاؤں (اور گناہوں) سے، پانی کے ساتھ، برف کے ساتھ، اولوں کے ساتھ، ایسے دھودے اور پاک صاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کردیتا ہے، اور اُس کو اُس کے (دنیا کے) گھر سے بہتر گھر، اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے، اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی بدلہ میں دیدے اور اس کو جنت میں داخل فرمادے اور قبر کے عذاب سے اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے پناہ دیدے۔

(۳)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ! تو ہمارے زندہ اور مردہ کو، چھوٹے اور بڑے کو، مردوں اور عورتوں کو حاضر (موجود) اور غائب (غیر موجود) آدمیوں کو بخش دے۔ الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھیو اور جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دیجیو، خدایا تو ہمیں اس (پر صبر کرنے) کے اجر سے محروم نہ کیجیو اور اس (کی وفات) کے بعد ہمیں گمراہ نہ کیجیو۔

(۴)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَ

اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔

اے اللہ! تو ہی اس کا پروردگار ہے، تو نے ہی اس کو پیدا کیا تو نے اس کو اسلام لانے کی ہدایت دی اور (اب) تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے، تو ہی اس کے ظاہر و باطن کو سب سے زیادہ جانتا ہے، ہم (تیرے ہی حکم سے) سفارش کرنے آئے ہیں تو (اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت کر دے۔

(۵)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں (یہاں میت اور اس کے باپ کا نام لے) تیرے ذمے (حفاظت) اور تیری ہی پناہ کے سہارے پر ہے پس تو اس کو قبر کی آزمائش سے، اور نارِ جہنم کے عذاب سے بچا لے اور تو (اپنے وعدہ کو) پورا کرنے اور (سب) تعریفوں کے لائق ہے۔ اے اللہ! پس تو اس کی مغفرت کر دے، اور اس پر رحم فرما، بیشک تو ہی بڑا مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

(۶)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اس کی نکوکاری (کے اجر و ثواب میں) اضافہ فرما اور اگر یہ خطاکار ہے تو اس سے درگزر فرما۔

(۷)۔ یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ[1] اِعَبۡدُكَ وَابۡنُ عَبۡدِكَ كَانَ يَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ، وَاَنۡتَ اَعۡلَمُ بِهٖ مِنِّیۡ اِنۡ كَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِیۡ اِحۡسَانِهٖ وَاِنۡ كَانَ مُسِيۡئًا فَاغۡفِرۡ لَهٗ، وَلَا تُحۡرِمۡنَا اَجۡرَهٗ وَلَا تَفۡتِنَّا بَعۡدَهٗ۔

اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیا کرتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں، اور تو تو مجھ سے زیادہ اس (کے حال) کو جانتا ہے۔ اگر یہ نکوکار ہے تو اس کی بھلائی میں اور زیادتی فرما اور اگر یہ خطا کار ہے تو اس کو معاف کر۔ اور تو ہمیں بھی اس (کی موت پر صبر) کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس (کے مرنے) کے بعد ہمیں کسی فتنہ میں نہ ڈال۔

میت کو قبر میں رکھنے کے وقت کی دعا

(۱)۔ جب میت کو قبر میں اُتارے تو یہ کہے:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام کے ساتھ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت (ملّت) پر (ہم اسکو دفن کرتے ہیں)

(۲)۔ یا یہ کہے:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ (کے حکم) سے (ہم اسکو) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملّت پر (دفن کرتے ہیں)

(۳)۔ یا یہ کہے:۔

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی

---

[1] جنازہ کی نماز میں پڑھنے کی معروف دعا تو نمبر (۳) دُعا ہے باقی دعاؤں میں سے کسی بھی دعا کو اس کے بعد پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ ختم ہونے کے بعد اِن دعاؤں میں سے کسی بھی دعا کو پڑھ کر میّت کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ بہرصورت یاد اُن سب دعاؤں اور اُن کے ترجموں کو کرلینا چاہیئے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی ۱۲

بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اور اسی زمین میں ہم تم کو لوٹا دیں گے اور اسی زمین سے ہم تم کو (قیامت کے دن) دوبارہ نکالیں گے، اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ ہی کی راہ میں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر (ہم نے اسکو دفن کیا ہے)۔

دفن سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

(۱)۔ جب دفن سے فارغ ہو جائیں تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر (حاضرین سے) یہ کہیں:

اِسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْأَلُ

تم اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو، اور اُس کے (منکر و نکیر کے جواب میں) ثابت قدم رکھنے کی دعا کرو، اس لئے کہ اسی وقت اس سے سوال (وجواب) کیا جا رہا ہے۔

(۲)۔ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقرہ کا پہلا رکوع (الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک) اور آخری رکوع (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ تک) پڑھا جائے۔

زیارت قبور کیلئے قبرستان جانے کے وقت کی دعا

(۱) جب قبر کی زیارت کے لئے قبرستان جائے تو یہ کہے:-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ۔

اے (اس بستی کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں تم پر سلام اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔ تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(۲)۔ یا یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ

اے (اس بستی کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں تم پر سلام! اور اللہ ہم میں سے پہلے جانے والوں پر بھی رحم فرمائے، اور بعد کو جانے والوں پر بھی، اور بے شک ہم بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے ملنے والے ہیں

(۳)۔ یا یہ کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔

اے مؤمنوں کی بستی کے رہنے والو تم پر سلام! اور تمہارے سامنے تو وہ (ثواب و عذاب) آگیا جس کا آئندہ کل مقررہ وقت پر (یعنی مرنے کے بعد) وعدہ کیا گیا تھا، ہم بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے ملنے والے ہیں (ہمارے سامنے بھی آجائے گا)۔

(۴)۔ یا یہ کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

اے مومن قوم کی بستی کے رہنے والو تم پر سلام! اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں

(۵)۔ یا یہ کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

اے قبر والو تم پر سلام! اللہ ہماری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی مغفرت فرمادے تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو، ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

باب دوم

وہ ذکر جس کی فضیلت کسی بھی وقت جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں

۵

(۱)۔ جہاں بھی ہو، جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کرے۔

ف۔ (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

وہ ذکر جو کسی وقت، جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: یہی سب سے بڑھکر نیکی ہے۔

(۲)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دل وجان سے (یعنی) خلوص قلب کے ساتھ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا

(۳)۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں جَو برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

جس شخص نے (دل سے) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا اگرچہ اُس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کیئے ہوں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اُس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا)

(۵)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں، آپ نے فرمایا: کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے رہا کرو۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اللہ تک پہونچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔

(۷) ایک اور حدیث میں ہے :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا، اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے۔

(۸)۔ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑے میں ہو تو وہ ان سب سے بڑھ جائے گا۔

(۹) اور ایک حدیث میں آیا ہے :۔

جب بھی کوئی بندہ دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہونچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو۔

کلمۂ توحید کی فضیلت

(۱) ۔کم سے کم ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو سکے یہ کلمۂ توحید پڑھا کرے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا (سب) ملک ہے اور اُسی کی (تمامتر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے، اور وہی مارتا ہے، اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ف ! (حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

(۱) جو شخص اس کلمۂ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اس شخص کے مانند ہوگا جس نے حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں سے چار نفر آزاد کیئے ہوں۔

(۲) اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اس شخص کے مانند ہوگا جس نے (کسی بھی قوم کا) ایک غلام آزاد کیا ہو۔

(۳) اور جو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھیگا اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھدی جائیں گی اور اُس کی سو بدیاں مٹادی جائیں گی اور یہ کلمہ اس کیلئے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔

(۴) یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا (مگر اس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہوگیا) اس لئے کہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہ کلمہ ان سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) ان کو ملادے گا۔

(۲) ۔کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے :۔

⑨ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اور کوئی بھی طاقت وقوت اللہ بزرگ وبرتر کے سوا (میسر) نہیں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور وَاللّٰہُ اَکْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) تو عرش سے ورے کہیں رکتا ہی نہیں، اور دوسرا (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔

(۲)۔ یہ دونوں کلمے وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کے ساتھ (مل کر) تو روئے زمین پر جو شخص بھی ان (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اس کی خطاؤں (اور گناہوں) کا ضرور کفّارہ کر دیا جائے گا، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

کلمۂ شہادۃ کی فضیلت

(۱)۔ جس قدر ممکن ہو (چلتے پھرتے) یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی یہ گواہی دے گا کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل نے (یہ حدیث سُن کر) عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں"، آپ نے فرمایا کہ: تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے (اور

سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائیں گے) چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے صرف (حق بات چھپانے کے) گناہ سے بچنے کے لئے اپنی وفات کے وقت اِس حدیث کو بیان کیا ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ:-

جو شخص (صدق دل سے) اِس کلمۂ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیں گے۔

(۲) ۔ یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں (سچے دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

ف : کاغذ کے پرچہ[1] والی "(مشہور) حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

---

[1] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری اُمت کے ایک آدمی کو اپنے حضور میں طلب کریں گے، تو اس کے خلاف ننانوے دفترہائے دراز (اعمال نامے) پھیلا دیئے جائیں گے جن میں سے ہر دفتر حدِ نظر کے برابر دراز ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس (بداعمالیوں کی فہرست) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ (کہ میں نے فلاں گناہ نہیں کیا) یا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تیرے اوپر کوئی ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ تو نے نہ کیا ہو اور اُنھوں نے لکھدیا ہو یا کمی بیشی کر دی ہو) تو وہ کہے گا: نہیں اے پروردگار! نہ میں اِن میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہوں نہ ہی لکھنے والوں پر ظلم کا الزام لگاتا ہوں) تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے (اس کا بھی وزن کرا) اس لئے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا (کہ اس کا وزن نہ کیا جائے) جاؤ وزن کراؤ تو ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت اشهد ان لآ الٰه الا اللّٰه و اشهد ان محمدًا عبده و رسولہٗ لکھا ہوگا تو (اس کو دیکھکر) وہ کہے گا: اے پروردگار اس پرچہ (پرزہ) کی اِن دفترہائے دراز کے سامنے کیا حقیقت ہے (میں اسے کیا وزن کراؤں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (نہیں اس کا وزن ضرور کرایا جائیگا اسلئے کہ (باقی حاشیہ برصفحہ ۲۶۰)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا وہ ان ننانوے دفتروں (اعمال ناموں) پر جن میں سے ہر دفتر حدِ نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہو جائے گا (وزن بڑھ جائے گا)

(۳)۔ یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسٰی اللہ کے بندے اور اُسکی کنیز (مریم) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) روح ہیں، اور یہ کہ جنت بھی حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا۔

(۴)۔ یا یہ کلمۂ شہادت پڑھے:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۹) آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا تو وہ تمام دفتر (اعمال نامے) ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں تو (اس کے وزن سے) اُن دفتروں (اعمالناموں) کا پلڑا اُوپر اُٹھ جائیگا اور وہ پرچہ بھاری ہو جائیگا (وہ ایک نیکی اخلاص کی برکت سے بیشمار بداعمالیوں اور گناہوں پر غالب آجائیگی) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے مقابلہ پر کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہو سکتی۔ (ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ ص۴۸۶)

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی کنیز کے بیٹے ہیں، اور خدا کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی جانب القا فرمایا اور اسکی جانب سے (پھونکی ہوئی) روح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔

ف! حدیث شریف میں ہے کہ:۔

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریگا اس کے عمل کچھ بھی ہوں یا (یہ فرمایا کہ) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کر دیا جائے گا)۔

(۵)۔ یا یہ کلمہ پڑھا کرے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا و تنہا ہے۔ اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) تن تنہا دشمنوں کی فوجوں پر غالب آگیا پس اب اس (مشاہدہ) کے بعد کچھ نہیں رہا۔

(۶)۔ اور یہ کلمہ پڑھا کرے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، اللہ سب سے

بڑا بہت بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لئے تمام تعریف ہے بہت بہت تعریف، اور تمام جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے، کوئی طاقت اور کوئی قوت (سب پر) غالب اور حکمتوں والے اللہ (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں، اے اللہ! تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف! ایک اعرابی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ:۔

اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے میں پڑھا کروں، تو آپ نے اُس کو مذکورہ بالا کلمہ اور دُعا بتلائی۔

تسبیح و تحمید اور اُس کی فضیلت

(۱)۔ زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ پاک ہے اور اسی کی حمد و ثنا ہے

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص ایک مرتبہ یہ تسبیح و تحمید پڑھے گا اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، جو سو مرتبہ پڑھیگا اُس کیلئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھیگا اُس کیلئے اللہ (اسی حساب سے) اس سے زیادہ نیکیاں لکھے گا۔

(۲) دوسری حدیث میں ہے کہ:۔

جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اس کی خطائیں اُس سے ساقط (معاف) کردی جائینگی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے بقدر (کیوں نہ) ہوں۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

یہ وہ سب سے افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے انتخاب فرمایا ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں ہے:-

یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا اس لئے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور تسبیح ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

(۵). ایک اور حدیث میں ہے کہ:-

جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اُس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۶). ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

جس شخص کو (کسی دکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے) ڈر ہو کہ رات کرب و بے چینی میں بسر ہوگی، یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے کے لئے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا ورد کرنا چاہیئے (اللہ پاک ان کو دُور کر دے گا) اس لئے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔

(۲). یا یہ کلمات پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ

میرا پروردگار پاک ہے اور اسی کی (سب) تعریف ہے

ف احدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اُس کے لئے جنت میں ایک پودا لگ جاتا ہے۔

(۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی، اور اُسی کی تعریف کے ساتھ

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

(۱) جو شخص (مذکورہ بالا) تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے اُس کے لئے جنّت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۲) اِس لئے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے اُن کو رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

پاکی (بیان کرتا ہوں) اللہ کی، اور اس کی ہی تعریف، پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کی) ترازو میں نہایت وزنی ہیں (رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(۶) اِن کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدائے بزرگ و برتر کی پاکی (بیان کرتا ہوں) خدائے بزرگ و برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص ان (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات جیسے اس نے پڑھے ہوں گے (جوں کے توں) لکھ دیئے جائیں گے اور پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیئے جائیں گے ، کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا اُن کو نہیں مٹا سکے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ شخص قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ اِن کلمات کو جیسے اس نے پڑھے تھے (جوں کا توں) سربمہر پائیگا۔

(۷) ۔ یا کم از کم تین مرتبہ اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ ، اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اُس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

(ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سویرے ہی فجر کی نماز پڑھکر (باہر) تشریف لے گئے وہ اس وقت اپنے مصلّے پر (بیٹھی) تسبیح وتہلیل میں مصروف تھیں۔ پھر آپ چاشت کی نماز پڑھکر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی (تسبیح وتہلیل میں مصروف) تھیں۔ تو حضور نے دریافت فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں ، آپ نے فرمایا: تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح وتہلیل) کے ساتھ وزن کئے جائیں جو تم نے دن نکلنے سے (اس وقت) تک پڑھا ہے تو وہ اس سب سے وزن میں بڑھ جائیں وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں۔

(۸) ۔ یا اِس طرح تسبیح وتحمید پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ　　سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ　　سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ　　اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ　　اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کی مرضی کے مطابق، اللہ کی (پاکی بیان کرتا ہوں) اس کے عرش کے برابر، اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اس کی اپنی رضا کے موافق، سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے عرش کے برابر، سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

(۹)۔ یا اس طرح تسبیح، تحمید اور تہلیل و تکبیر پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اس کی تعریف، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اس کی اپنی مرضی کے موافق اور اس کے عرش کے ہموزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔

(۱۰)۔ یا اس طرح چاروں کلمات پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ۔ اسی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے ساتھ چاروں کلمات،

اِسی طرح اَلحَمدُ لِلّٰہِ کے ساتھ اسی طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ اسی طرح وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ (چاروں کلمات پڑھے)

ف ! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

(ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابیہ کے ہاں تشریف لے گئے (توآپ نے دیکھا) ان کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں (رکھی ہوئی) تھیں، اُن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں. آپ نے فرمایا: میں تمہیں اِس سے آسان یا (فرمایا) افضل طریقہ نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم اس طرح پڑھا کرو (اور مذکورہ بالا طریقہ بتلایا)۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:-

(ایک دن) آپ ام المؤمنین صفیہؓ کے ہاں گئے اُن کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں. آپ نے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوں (اتنی دیر میں) میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی اُنھوں نے عرض کیا: مجھے بھی بتلادیجئے تو آپ نے مذکورہ بالا طریقہ بتلایا۔

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَاخَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَاخَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَاخَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَاخَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ۔

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کی شمار کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کو بھر دینے کے برابر اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) ہر چیز کی تعداد کے برابر اور پاکی (بیان کرتا ہوں)

اللہ کی ہر چیز کو بھر دینے کے برابر، اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اس چیز کی شمار کے برابر جس کو کتاب احاطہ کیئے ہوئے ہے۔ اور اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اسکو بھر دینے کے برابر جس پر اس کی کتاب احاطہ کیئے ہوئے ہے۔ اور سب تعریف ہے اللہ کی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور سب تعریف ہے اللہ کی اس کی مخلوق کو بھر دینے کے برابر، اور تعریف ہے اللہ کی ہر چیز کے شمار کے برابر، اور تعریف ہے اللہ کی ہر چیز کو بھر دینے کے برابر، اور پاکی ہے اللہ کی ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جس پر اس کی کتاب احاطہ کیئے ہوئے ہے اور تعریف ہے اللہ کی ہر اس چیز کو بھر دینے کے برابر جس پر اللہ کی کتاب احاطہ کیئے ہوئے ہے۔

ف | حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداءؓ سے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتلا دوں جو تمہارے رات سے لے کر دن تک اور دن سے لے کر رات تک کے ذکر اللہ سے (ثواب میں بھی اور عمل میں بھی) افضل ہے؟ اس کے بعد مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔

(۱۲)۔ یا اس طریق پر تسبیح و تحمید پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصَىٰ كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصَىٰ كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ۔ اسی طرح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کے بجائے ہر جگہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

میں اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی مخلوق کے بھر دینے کے بقدر، اللہ کی پاکی جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی جو زمین و آسمان میں ہے اسکو بھر دینے کے بقدر، اور اللہ کی پاکی اُن چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا ہے اور اللہ کی پاکی ان چیزوں کو بھر دینے کے بقدر جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا ہے اور اللہ

کی پاکی ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی ہر چیز کو بھر دینے کے بقدر (بیان کرتا ہوں) اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (کے ساتھ چاروں چیزوں کی "شمار" اور "بھر دینے" کے برابر اور بقدر ذکر کرے)۔

ف ! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو امامہؓ سے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے رات میں دن سمیت اور دن میں رات سمیت (کیئے ہوئے) ذکر اللہ سے (ثواب میں) زیادہ یا (فرمایا) افضل چیز نہ بتلا دوں؟ وہ یہ (مذکورہ بالا طریق پر ذکر) ہے۔

(۲) بعض روایتوں میں سبحان اللہ کے بجائے الحمد للہ آیا ہے اور اس کے بعد سبحان اللہ، اور اسی طرح اَللّٰہُ اکبر بھی، بعض روایتوں میں اللہ اکبر نہیں ہے (صرف الحمد للہ اور سبحان اللہ ہے)

(۱۳)۔ یا اس طرح پڑھ لیا کرے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دسؔ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ دسؔ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ دسؔ مرتبہ

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

حضرت ابو رافعؓ کی بیوی ام سلمیٰؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کرلوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے۔" آپ نے فرمایا: "تم دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو، اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرمائے گا: "یہ میرے لیئے ہیں" اور دسؔ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا کرو (اس کے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا" یہ (بھی) میرے لئے ہے" اور دسؔ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے اللہ تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میں نے بخش دیا"۔ تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائے گی۔

(۱۴)۔ یا اِس طرح تسبیح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے میرا پروردگار اور اُسی کی سب تعریف ہے،
پاک ہے میرا پروردگار اور اُسی کی سب تعریف ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سب سے افضل کلام ہے۔

(۱۵)۔ یا اس طرح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لئے (ہی) ہے

ف! حدیث شریف میں ہے کہ:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتے ہیں اور (صرف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (عمل کی) ترازو بھر دیتا ہے۔

(۱۶)۔ یا اس طرح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پاک ہے اللہ اور اللہ کے لئے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (ہی) سب سے بڑا ہے

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو کوئی حرج نہیں۔

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

قرآن (عظیم) کے بعد یہ سب سے افضل کلام ہے اور (درحقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

اِن (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا کرے گا اس کے لئے اِن کلمات کے ہر حرف کے عوض میں

دس نیکیاں لکھدی جائیں گی

(۴) اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان (چار) کلمات کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا (یعنی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)

(۵) ایک اور حدیث میں ہے:

جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان کلمات کے پڑھنے کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی تمام دنیا سے)

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:- جنت کی مٹی نہایت عمدہ ہے اور پانی نہایت شیریں، وہ خالی ہوتی ہے اور اس کے پودے یہی (چاروں) کلمات ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے) اسی قدر اسکی جنت سرسبز بھری ہوتی ہے)

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

ہر کلمہ کے عوض میں تمہارے لئے ایک درخت کا پودا لگا دیا جاتا ہے۔

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لئے) سپر (ڈھال) سنبھال لو یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے) اور آگے پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لئے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

(۱۰) ایک اور حدیث میں ہے کہ:-

ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللهِ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) صدقہ (باعثِ ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) صدقہ (موجب اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر)

صدقہ (موجبِ ثواب) ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

(۱۷) یہی چار کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ صلوٰۃ التسبیح میں (۳۰۰ مرتبہ) پڑھے جاتے ہیں۔

ف! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اِس طرح بیان فرمایا:۔

اے عمِ بزرگوار! اے عباس! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں، دس نعمتیں نہ دے دوں دس عطیئے نہ بخش دوں (یعنی) دس باتیں نہ بتلا دوں کہ جب آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، پرانے نئے قصداً سہواً چھوٹے بڑے پوشیدہ علانیہ کئے ہوئے (سب) گناہ معاف فرمادیں؟

آپ چار رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور (کوئی سی بھی) سورت پڑھیں، قرأت سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں پھر رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنے کے بعد) دس مرتبہ رکوع کی حالت میں یہی (چاروں) کلمات کہیں، پھر رکوع سے کھڑے ہوکر (کھڑے کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور (اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر (دوسرے) سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور (اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، یہ کل ۷۵ کلمات ہر رکعت میں ہوئے، اسی طرح آپ چار رکعت (میں کُل ۳۰۰ مرتبہ) پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر روز

ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں، اگر یہ بھی (میسّر) نہ ہو تو عُمر میں ایک مرتبہ (تو ضرور) پڑھیں۔

(۱۸) یا اِن (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کر کے اس طرح پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

پاک ہے اللہ، اور اُسی کے لئے سب تعریف ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اور کوئی بھی قوت اور طاقت بزرگ و برتر اللہ تعالیٰ (کی مدد) کے بغیر (میسّر) نہیں۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے:۔

یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یادگار) نیکیاں ہیں اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت (موسمِ خزاں میں) اپنے پتّے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

(۱) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

یہ کلمات جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو اُس کے لئے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں۔

(۱۹) اور مذکورہ بالا (پانچ) کلمات کے ساتھ یہ دُعا اس طرح مانگا کرے:۔

(سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما، اور مجھے روزی عطا کر، اور تو مجھے (صحت و) عافیت دے، اور ہدایت نصیب فرما

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو یہ کلمات بھی اس کے لئے قرآن کی جگہ کفایت کر سکتے ہیں جس شخص نے ان کو پابندی کے ساتھ اختیار کیا (یعنی پڑھا) اس نے اپنے ہاتھ خیر و برکت سے بھر لئے۔

(۲۰) دعا کے بغیر مذکورہ سابق (چار) کلمات کو وَتَبَارَكَ اللّٰهُ کے ساتھ ملا کر اس طرح پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص اِس طرح اِن کلمات کو پڑھتا ہے تو ان کلمات پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے وہ ان کو اپنے بازوؤں (پروں) کے نیچے لیکر اُوپر چڑھتا ہے (راستہ میں) فرشتوں کے جس مجمع سے گزرتا ہے وہ ان کلمات کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں، یہاں تک کہ (اس پڑھنے والے کی جانب سے) ان کلمات کو بارگاہِ الٰہی میں (حمد و ثنا کے) تحفہ کے طور پر پیش کر دیا جاتا ہے۔

(۲۱) یا اس طرح اِن کلماتِ حمد و ثنا کو پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ف! (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

بیشک اللہ تعالیٰ نے (اپنے) کلام میں سے یہ چار کلمے انتخاب فرمائے ہیں۔ پس جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور (اسی طرح) جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہے (اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں) اور (اسی طرح) جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس کی بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں) اور اسی طرح جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہے (اس کی بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں) اور جو شخص صدق دل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہتا ہے اس کی تو تیس نیکیاں لکھی اور تیس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

(۲) اِسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم سب کرسکتے ہو، صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللہِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَاللہُ اَکْبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

سَو مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ کہنا اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام (یعنی عرب) میں سے سو غلاموں کے آزاد کردینے کے برابر ہے، اور سَو مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا سَو زین کسے ہوئے لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کی برابر ہے جن پر جہاد کے لئے (غازیوں کو) سوار کیا جائے، اور وَاللہُ اَکْبَرُ کہنا خدا کے ہاں ایسے سو مقبول اُونٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے ہار پڑے ہوں (اور وہ مکہ میں ذبح کیئے جائیں)، اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تو زمین وآسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

واہ وا، واہ وا، یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی) ہیں۔ (ایک) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (دوسرے) وَسُبْحَانَ اللہِ (تیسرے) وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (چوتھے) وَاللہُ اَکْبَرُ اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نکوکار لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے (یعنی جزع فزع، رونا پیٹنا نکرے)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم جو سُبْحَانَ اللہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہکر اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا اظہار کرتے ہو، تمہارے یہ کلمات عرش رحمٰن کے چاروں طرف اس طرح گھومتے (اور طواف کرتے) رہتے ہیں کہ ان کی آواز (گونج اُڑنے والی شہد کی مکھیوں کی مانند گونجتی رہتی ہے (اور اس طرح) یہ کلمات

پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں، کیا تم میں سے ہر شخص اس کو پسند نہ کرے گا کہ اس طرح (برابر) ہوتا رہے یا (فرمایا) اس کی یاد دہانی برابر ہوتی رہے؟

(۶)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ اچھی یادگاریں قائم کرو یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی فضیلت اور ثواب

(۱)۔ یا صرف یہی پڑھا کرے:۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ف ا(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو اِس لئے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(۲) دوسری حدیث میں ہے:۔

جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے

(۳) تیسری حدیث میں ہے:۔

جنّت (کے درخت) کا ایک پودا ہے۔

(۴) اِس سے پہلے ایک حدیث میں گذر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے (۹۹) بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری رنج وغم اور فکر و پریشانی ہے (جس کو یہ کلمہ دُور کرتا ہے)

(۵) ایک اور حدیث میں ہے کہ:

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ نکلا تو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق) کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں۔

(۶) اور یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ (اللہ کے سوا اور کوئی اُس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں) کے اضافہ کے ساتھ تو جنت کے خزانوں میں سے ایک (بہت بڑا) خزانہ ہے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ کی فضیلت اور ثواب

(۱)۔ وقتاً فوقتاً دن میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے:۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّنَبِيًّا

میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں۔

ف ا حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جس شخص نے یہ کلمات (رَضِيْتُ بِاللّٰهِ) کہہ لئے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

اللہ سے عہد و پیمان

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَ اِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے، بیشک میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں، کہ میں (صدقِ دل سے) اس پر گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (یہ عہد) اس لئے (کرتا ہوں) کہ بیشک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (امّارہ) کے حوالہ کردیا تو (گویا) تو نے مجھے شر سے قریب کردیا اور خیر سے دُور کردیا (لہٰذا تو ایسا نہ کیجیو) اس لئے کہ میں تو تیری رحمت کے سِوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا اِس لئے تو مجھ سے ایسا عہد کرلے جسے تو قیامت کے دن پُورا کرے (کہ تو مجھے جنت میں داخل کردیجیو) بیشک تو اپنے وعدے کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کرلے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں سے فرمائیں گے کہ "میرے اِس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو پُورا کرو۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل فرمادیں گے (راویِ حدیث) حضرت سہیلؒ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن کو تبلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ایسی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سُنائی ہے تو اُس پر حضرت قاسم نے فرمایا: (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی تو ہر پردہ نشین (یعنی بالغ) لڑکی اپنے پردے (گھر میں) اس دُعا کو پڑھا کرتی ہے۔

تحمید (اللہ کی حمد) کا ایک اور طریقہ

(۱)۔ اِس طرح اللہ کی حمد و ثنا کیا کرے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی

ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

(ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا تو) جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جونہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریص تھا کہ میں ان کو لکھ لوں لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود ان کا ثواب دوں گا)

باب سوم

استغفار اور اُس کی فضیلت

(۱)۔ سیّد الاستغفار (سب سے بڑے استغفار) کا ذکر اِس سے پہلے آچکا ہے (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، اور مَیں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جتنا مجھ سے ہوسکا، میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام کاموں) کے شر سے جو مَیں نے کیئے، اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے اِس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف | (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں دن میں ستّر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستّر مرتبہ سے بھی زیادہ، اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے سَو مرتبہ۔

(۲)۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لئے کہ میں (خود) دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں

(۳) ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:-

جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و) استغفار کر لیا اُس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستر مرتبہ (توبہ و استغفار کے بعد بھی) گناہ کرے۔

(۴) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دل پر بھی (دنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا) پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لئے) میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے (توبہ و) استغفار کرتا ہوں۔

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

آپ نے فرمایا قسم ہے اس قادرِ مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کر لو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم (بالکل) خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے[لہ] جو خطائیں کریں اور پھر

لہ گناہ اور خطاؤں سے معصوم مخلوق فرشتے ہیں اگر انسان گناہ اور خطا بالکل چھوڑ دیں تو انسان نہ رہیں فرشتے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و مغفرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل نہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی صفات و کمالات کے اظہار کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک بھول چوک کرنے اور اپنی خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تاکہ اس کی ان دو عظیم صفتوں کا ظہور ہو وہ خطائیں کریں اور معافی مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں۔ غرض حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا قصور اور گناہ کر بیٹھنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس پر خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے بلکہ فوراً توبہ و استغفار کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد ہے:- (باقی حاشیہ صہ ۲۸۲ پر دیکھیئے)

اُس سے مغفرت طلب کریں اور وہ اُن کے گناہ معاف کرے۔

(۶)۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نکرو تو اللہ تم کو دنیا سے اُٹھالے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے۔

(۷)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے۔

(۸)۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کردے تو اس کو کثرت سے (توبہ و) استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

(۹)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو بھی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اُس نے اس تین ساعت کے وقفہ کے کسی بھی حصہ میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگ لی تو وہ فرشتہ (اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے دن اس کو اِس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائے گا۔

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

ابلیس (شیطان) نے اپنے پروردگار عزّوجل سے عرض کیا: تیری عزت وجلال کی قسم میں اَولاد

(بقیہ حاشیہ ص۲۸۱) یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ (اے میرے اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے (گنہگار) بندو! تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے واللہ اعلم ۱۲

آدم کو جب تک ان کے (تن بدن میں) جانیں ہیں، برابر گمراہ کرتا رہوں گا" تو اُس پر اس کے پروردگار نے فرمایا: "تو مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میں بھی ان کی برابر مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔"

(۱۱). اور اس شخص کا واقعہ تو پہلے (کتاب التوبہ میں) آہی چکا ہے جس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنا شروع کر دیا تھا: ہائے میرے گناہ (تو اس پر حضور نے فرمایا: تو استغفار کیوں نہیں کرتا)

(۱۲). حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو بھی ۲ دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا) نامۂ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامۂ اعمال کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: بیشک میں نے معاف کر دیئے وہ تمام گناہ جو اس نامۂ اعمال کے دونوں طرفوں (اول وآخر) کے درمیان (لکھے ہوئے) ہیں۔

(۱۳) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو کوئی تمام مومن (بھائیوں) اور مومن (بہنوں) کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لئے لکھ دیتے ہیں۔

(۱۴) (رنج وغم کی دعاؤں کے ذیل میں صـ۱۹۹ پر) یہ حدیث (پوری) آچکی ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ کثرت سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی (اور سختی) سے نکلنے (اور رہائی پانے) کا راستہ پیدا کر دیتے ہیں۔

(۱۵) اور (سوتے وقت کی دعاؤں کے ذیل میں صـ۸۶ پر) یہ حدیث بھی پوری آچکی ہے کہ "جو شخص ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے لئے ہر روز استغفار کرتا ہے" (مراجعت کیجئے)

(۱۶) اور (نماز توبہ کے ذیل میں صـ۲۰۹ پر) اس شخص کی حدیث بھی پوری آچکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا تھا: یا رسول اللہ ہم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہے

تو آپ نے فرمایا: (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھدیا جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا: پھر وہ اس گناہ سے مغفرت مانگ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو معاف کر دیا جاتا ہے (اور یہ بھی لکھدیا جاتا ہے)

(۱۷)۔ ایک اور حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم سے خطاب فرماکر) کہتے ہیں: اے آدم کی اولاد! بیشک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروانہ کروں گا اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہونچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دونگا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لئے ضرور لاؤں گا۔ (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کردوں گا۔)

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

کوئی بھی بندہ جب گناہ کرلیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہوکر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے۔" تو اُس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے: کیا میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اِس عہد پر قائم رہتا ہے پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: "میرے اِس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اُن پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اس کو پھر معاف کردیا۔ پھر جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو

پھر یہ اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے"۔ اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے اس بندے کو پھر معاف کر دیا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا پس اسی طرح جو چاہے کرتا رہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۲۰) اس شخص کی حدیث بھی پہلے (صفحہ ۲۲۶ پر) گذر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی (اور بدکلامی کے عیب) کی شکایت کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا: تمہیں استغفار کی خبر نہیں؟ (استغفار ہی تو اس عیب کو دور کرتا ہے)

استغفار کا طریقہ

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کثرت سے پڑھا کرے۔

(۲) (صدق دل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا (آسمان وزمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدق دل سے) مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی بھاگا ہو۔

دوسری روایت میں ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں اور ایک

روایت میں تین مرتبہ ہے دوسری میں پانچ مرتبہ۔

(۳) - اِن الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے :-

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ⑤

اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے بیشک تو ہی بہت بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

ف: (۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

صحابہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ کی زبانِ مبارک سے ان (مذکورۂ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کیا کرتے تھے۔

(۲) حضرت ربیع بن خُثیم رضی اللہ عنہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ نہ کہنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے۔ بلکہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ[۱] کہنا چاہیئے۔

---

[۱] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ (اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں جملے قرآن وحدیث میں استغفار اور توبہ کے لئے آئے ہیں اور شرعاً دونوں طرح توبہ واستغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمہ سے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے۔ پہلے جملہ میں اپنے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دے رہا ہے، خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے اسی لئے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہوتا ہے، چنانچہ یہاں بھی اس بات کا امکان ہے کہ یہ محض کسی کو دکھلانے یا سُنانے کے لئے کہہ رہا ہو فی الواقعہ اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود نہ ہو یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو ایسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور گناہ بھی۔ اگرچہ یہ صرف امکان ہے ایسا ہوتا نہیں۔ برعکس اس کے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دیتا بلکہ خدا کو پکار کر اس سے مغفرت اور توبہ قبول کرلینے کا سوال کرتا ہے۔ انسان جب کسی کو پکار کر کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی توجہ اُس کی طرف ضرور ہوتی ہے اس لئے پہلے جملہ کی بہ نسبت دوسرے جملہ سے توبہ استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہل باطن اور اولیاء اللہ چونکہ بیحد محتاط ہوتے ہیں ان کے ہاں ذرا ذرا سی بات پر پکڑ ہوتی ہے اس لئے محض اس احتمال کی بنا پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دیا اور دوسرے جملہ سے توبہ واستغفار کی ہدایت فرمائی ہے واللہ اعلم۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس طریق پر استغفار (درحقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے بعض علما سمجھ بیٹھے ہیں (بلکہ (ربیعؒ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لئے کہ جب (کوئی شخص) غافل اور بے پروا دل کے ساتھ مغفرت طلب کرے گا اور دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب نہ ہوگا تو بیشک یہ (غفلت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت دعا سے) محرومی ہے - اور یہ (ربیعؒ کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت رابعہ بصریہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہے کہ: ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا محتاج ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو استغفر اللہ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَتُوبُ اِلَی اللہِ کہتا ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہوگا[له] (اسلئے کہ واقعہ کے خلاف ہے)

باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دعا تو اگر بے توجہی کے ساتھ بھی کرے گا تب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے اس لئے کہ (مثل مشہور ہے کہ) "جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے کبھی نہ کبھی (دروازہ کھل ہی جاتا ہے اور) وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے"۔

اِس حقیقت کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدق دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَاَتُوبُ اِلَیْہِ کہا آپ نے قطعی طور پر اس کی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ

[له] مصنف علیہ الرحمۃ کا استغفر اللہ اور اتوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہ بے دلی اور بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے جھوٹ نہیں اور اتوب الیہ جھوٹ ہے، کچھ واضح نہیں بلکہ دونوں کلمے یکساں ہیں، اور اگر بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں اتوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو، اور اگر استغفر اللہ بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جسکی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اَتُوبُ اِلَیْہِ کو ایسا گناہ جس کی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے۔ واللہ اعلم اصل بات وہی ہے جو اوپر کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے ۱۲

وہ میدان جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اب تو استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کردی گئی اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو اُسے اپنے لئے انتخاب کرلو۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ کتاب الزھد میں حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی) کہ تم اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کا خوگر بنا لو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل (کے سوال) کو رد نہیں فرماتا (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)۔

باب چہارم

قرآن کریم اور اسکی سورتوں اور آیتوں کے پڑھنے کی فضیلت

(۱)۔ روزانہ قرآن عظیم کی تلاوت کیا کرے اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔

(۲) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص کو قرآن کریم (کے تلاوت کرنے، یاد کرنے یا غور و فکر کرنے اور تفسیر و ترجمہ وغیرہ کرنے) کی مشغولیت (ومصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعائیں مانگنے سے روک دیا (یعنی ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھکر دیتا ہوں جو میں دعائیں (اور حاجتیں) مانگنے والوں کو دیتا ہوں (یعنی اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں پوری کر دیتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو سیکھو (اور اس کا علم حاصل کرو) اور اس کو پڑھو پڑھاؤ اس لئے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے حق میں جس نے قرآن سیکھا (اور اس کا علم حاصل کیا) پھر اس کو پڑھا پڑھایا بھی اور اس پر عمل بھی کیا (خاصکر تہجد کی نماز میں پڑھا) ایسی ہے جیسے مُشک سے

بھری ہوئی ایک (مُنہ کھُلی) مَشک جس کی مہک ہر جگہ پہونچتی ہوُا اور اس شخص کے حق میں جو قرآن کو سیکھتا تو ہے (اور اس کا علم بھی حاصل کرتا ہے مگر (رات کو غافل پڑا) سوتا رہتا ہے (نہ تہجد میں قرآن پڑھتا ہے اور نہ اُس پر عمل کرتا ہے) حالانکہ اس کے (دل کے) اندر قرآن موجود (ومحفوظ) ہے ایسی ہے جیسے ایک مُشک سے بھری ہوئی مُشک جس کا منہ کس کر باندھ دیا گیا ہو۔

(۴)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن) کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب (کم ازکم) دس گنا ہوتا ہے میں یہ نہیں کہتا (یعنی یہ نہ سمجھنا) کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (لہٰذا الٓمٓ پڑھنے میں تین نیکیاں ہیں اور ان کا ثواب کم ازکم تیس ۳۰ نیکیوں کے برابر ہے)۔

(۵)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) قابلِ رشک دو ۲ ہی شخص ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ پاک نے قرآن کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا اور وہ شب و روز (اس کے حکم کے مطابق) اس مال کو خرچ کرتا رہتا ہے۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتے جاؤ اور ایسے ہی ٹھیر ٹھیر کر پڑھو اور چڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھیر ٹھیر کر (قرآن) پڑھا کرتے تھے اس لئے کہ تمہارا مقام (اور درجہ) اس آخری آیت پر ہے جو تم پڑھو گے۔

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس میں خوب ماہر ہے (خوب رواں پڑھتا ہے) وہ تو قیامت کے دن نیکیاں لکھنے والے معزز اور نکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس (طرح پڑھنے) میں کافی مشقت برداشت کرتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک قرآن پڑھنے کا ایک مشقت اُٹھانے کا)

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

(۱)۔ سورۂ فاتحہ (الحمد) نماز کے علاوہ بھی (ہر آیت کے معنی سمجھ کر) پڑھا کرے، اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

فاتحہ (رتبہ کے اعتبار سے) قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے یہی سبع مثانی (سات بار پڑھی جانے والی آیتیں) اور قرآن عظیم ہے۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاتحۃ الکتاب (قرآن کی پہلی سورت) عرشِ بریں کے نیچے (خزانۂ خاص) سے عطا کی گئی ہے۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اس اثنا میں کہ (ایک مرتبہ) جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنھوں نے اچانک اُوپر سے (آسمان سے) ایک ٹوٹنے کی سی آواز سُنی تو کہا: یہ ایک ایسا فرشتہ (آسمان سے) اُترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا تھا۔ تو اُس فرشتہ نے سلام کیا اور عرض کیا (یا رسول اللہ) مبارک ہو آپ کو دو "نور" دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے تھے (ایک) "فاتحۃ الکتاب" (دوسرے) "سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں" ان کا جو حرف بھی آپ پڑھیں گے اس کا اجر آپ کو دیا جائے گا۔

سورۂ بقرہ کی فضیلت

سورۂ بقرہ روزانہ پڑھا کرے اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے یقیناً بھاگ جاتا ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو اس کو حاصل کرنا (اور پڑھنا) برکت کا موجب ہے اور اس کو چھوڑ بیٹھنا (خسارہ اور) حسرت کا باعث ہے اور ناکارہ لوگوں کو ہی (اس کے پڑھنے) کی قدرت نہیں ہوتی۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

ہر چیز کا ایک کوہان (سب سے بلند حصہ) ہوتا ہے قرآن کا کوہان سورۂ بقرہ ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص رات میں سورۂ بقرہ پڑھے گا تین رات شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص دن میں پڑھے گا تین دن شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا۔

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۂ بقرہ (خاص طور پر) لوح محفوظ سے دی گئی ہے

سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی فضیلت

سورۂ بقرہ کے ساتھ سورۂ آل عمران بھی پڑھا کرے اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھا کرو اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا وہ دو (سایہ فگن) بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا دو پرے باندھے ہوئے پرندوں کی ٹکڑیاں ہیں اپنے پڑھنے والوں کے بخشوانے کے لئے

(اللہ تعالیٰ سے) جھگڑا کرتی ہوں گی۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت

کثرت سے اُٹھتے بیٹھتے آیۃ الکرسی کی تلاوت کیا کرے اس لئے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

آیۃ الکرسی اللہ کی کتاب (قرآن) کی (ثواب کے لحاظ سے) سب سے بڑی آیت ہے ایک روایت میں ہے کہ یہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:-

جس مال یا اولاد پر اس آیۃ الکرسی کو پڑھ کر دم کردو گے یا لکھکر (مال میں) رکھ دو گے یا بچہ کے گلے میں ڈال دو گے شیطان اس مال و اولاد کے قریب بھی نہ آئے گا۔

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک رات میں سوتے وقت پڑھا کرے اِس لئے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

سورۂ بقرہ کی دو ۲ آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک جس گھر میں پڑھی جائیں تین دن تک شیطان اس گھر کے پاس بھی نہیں آتا۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ:-

اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا ہے جو مجھے اس خزانۂ خاص سے عطا کی ہیں جو عرش بریں کے نیچے ہے لہٰذا تم خود بھی انھیں سیکھو (اور یاد کرلو) اور (اپنے گھر کے) عورتوں بچّوں کو بھی سکھلاؤ (اور یاد کراؤ) اس لئے کہ وہ (سامانِ) رحمت ہیں اور (حاصلِ) قرآن ہیں اور دعا (عظیم) ہیں۔

سورۂ انعام کی فضیلت

سورۂ انعام بھی پڑھا کرے اِس لئے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جب سورۂ انعام اُتری تو آپ نے (بے ساختہ) سبحان اللہ کہا اور پھر فرمایا: کہ بخدا اس سورت کو پہونچانے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ ان کے ہجوم سے آسمان کے کنارے ڈھک گئے۔

سورۂ کہف کی فضیلت

ہر جمعہ کو رات میں یا دن میں سورۂ کہف ضرور پڑھا کرے اِس لئے کہ :-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اُس کے لئے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتہ) "ایک نور" روشنی بخشتا رہتا ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :-

جو شخص جمعہ کی رات میں سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لئے اس کی جگہ اور بیت العتیق (خانۂ کعبہ) کے درمیان "ایک نور" روشنی بخشتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ کہف جس طرح اُتری ہے اُسی طرح (صحیح طریق پر) پڑھ لی تو اس کی جگہ اور مکہ کے درمیان وہ ایک (ضیا پاش) نور بنی رہتی ہے اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اور دجّال (اس کی زندگی میں) نمودار ہو گیا تو وہ اس شخص پر مسلّط نہ ہو سکے گا (یعنی دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا)۔ ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھتا رہیگا اس کے لئے یہ سورت قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک ایک (ضیا پاش) نور ہوگی اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں ہمیشہ پڑھتا رہیگا پھر اگر دجّال (اس کے زمانہ میں) نکل بھی آئے گا تو اس کو کوئی ضرر نہ پہونچا سکے گا۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

جس شخص نے سورۂ کہف کی اول دس آیتیں حفظ کرلیں (اور پابندی سے پڑھتا رہا) وہ دجّال کے فتنہ سے بچا دیا جائے گا۔ اِسی حدیث کی ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے اِس سورت کی دس آیتیں، دوسری روایت میں ہے آخری دس آیتیں یاد کرلیں" (اور ہمیشہ پڑھتا رہا) وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ "جو شخص سورۂ کہف کی اول تین آیتیں پڑھتا رہے گا وہ بھی دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہیگا"۔

(۴) ایک حدیث میں آیا ہے کہ:-

جو شخص دجّال کو پالے (یعنی اُس کے سامنے نکل آئے) اُس کو چاہیئے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں اس کے منہ پر پڑھ دے (ایک روایت میں ہے) "اس لئے کہ یہ آیتیں پڑھنے والے کے لئے اُس کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہیں"۔

سورۂ طٰہٰ، طواسین اور حوامیم کی فضیلت

طواسین (جو سورتیں طٰسین سے شروع ہوتی ہیں) اور حوامیم (جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں) وقتاً فوقتاً پڑھا کرے، اِس لئے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم مجھ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح (آسمانی تختیوں) میں سے عطا کی گئی ہیں۔

سورۂ یٰسین کی فضیلت

سورۂ یٰسین (صبح شام) پڑھا کرے، خاصکر نزع کی حالت میں یا مرنے کے بعد میّت کو پڑھکر سُنائے، اس لئے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

سورۂ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے جو شخص بھی اس کو محض اللہ اور آخرت کے لئے پڑھا کریگا اس کی ضرور مغفرت کردی جائے گی اور اس کو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔

سورۂ فتح کی فضیلت

سورۂ فتح بھی (ہفتہ میں کسی دن یا جمعہ کو) پڑھا کرے اس لئے کہ:

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی تمام دنیا سے)

سُورۃ الملک کی فضیلت

سورۃ الملک (تبارک الذی بیدہ الملک) کثرت سے پڑھا کرے اور اس کو پڑھ کر مرنے والوں کو ثواب بھی پہونچایا کرے اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

تبارک الملک کی تیس آیتیں (برابر پڑھنے والے) آدمی کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں "اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کا اس وقت تک سوال کرتی رہتی ہیں کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے"۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ یہ سورۃ الملک ہر مومن کے دل میں ہو (یعنی ہر مسلمان اس کو ضرور یاد کرلے اور پابندی سے پڑھا کرے)۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

(مرنے والے) آدمی کی قبر میں (عذاب کے فرشتے) پاؤں کی جانب سے (عذاب دینے) آتے ہیں تو اس کے پاؤں کہتے ہیں کہ تم اس طرف سے نہیں آسکتے اس لئے کہ یہ شخص ہمارے ذریعے (نماز میں

کھڑا ہو کر) سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا پھر سینے (دل) کی طرف سے، پیٹ کی جانب سے (آتے ہیں وہ بھی اسی طرح روک دیتے ہیں) پھر سر کی جانب سے آتے ہیں (غرض) ہر عضو یہی کہہ دیتا ہے (تم اس راستہ سے نہیں آسکتے اس لئے کہ یہ شخص ہمارے ذریعے سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا) پس یہ سورت اس کو عذابِ قبر سے بچا دیتی ہے۔ اور یہ سورت (یا اس کی یہ فضیلت) تورات میں بھی (مذکور) ہے۔ جس شخص نے اُسے رات میں پڑھ لیا اُس نے بہت کچھ اور بہت اچھا عمل کرلیا۔

سورۂ اذازلزلت کی فضیلت

وقتاً فوقتاً چلتے پھرتے سورۃ اذازلزلت پڑھتا رہا کرے اس لئے کہ:

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

یہ سورت قرآن کریم کے چوتھائی حصّہ (کے برابر) ہے اور ایک روایت میں ہے کہ نصف قرآن کے برابر ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا): یا رسول اللہ مجھے قرآن کی کوئی (مختصر سی) جامع (اور سب پر حاوی) سورت پڑھا دیجئے جسے (میں پابندی سے) پڑھا کروں۔ آپ نے اس کو سورۂ اذازلزلت پڑھا دی (اور یاد کرادی) اس سے فارغ ہو کر اس شخص نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس سے زیادہ کبھی نہیں پڑھوں گا۔ پھر (یہ کہہ کر وہ شخص) چلا گیا۔ آپ نے (یہ سُن کر) دو مرتبہ فرمایا: اس بے چارے آدمی نے فلاح پالی اس بیچارے آدمی نے فلاح پالی۔

سورۂ الکافرون کی فضیلت

سورۃ الکافرون (قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ) دل سے پڑھتا رہا کرے اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

سُورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص کی مشترک[1] فضیلت

سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللهُ) دونوں کا ہمیشہ ورد رکھے، اس لئے کہ:

(۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ:-

دو سورتیں بڑی ہی اچھی ہیں، جو فجر کی (فرض) نماز سے پہلے دوُ رکعتوں (سنتوں میں) میں پڑھی جاتی ہیں؛ الکافرون (قل یا ایہا الکافرون) اور اخلاص (قل ھو اللہ احد)

سورۃ النصر (اذا جاءَ) کی فضیلت

سورۃ النصر (اذا جاءَ) وقتاً فوقتاً پڑھا کرے اِس لئے کہ:-

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ قرآن کا چوتھا حصہ ہے۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت

---

[1] سورۂ الکافرون اور سورۂ قل ھو اللہ ان دونوں سورتوں کا نام حدیث شریف میں سورتی الاخلاص (توحید کی سورتیں) آیا ہے اور ان کے ایک ساتھ پڑھنے کی خصوصاً فجر اور مغرب کی سنتوں میں بہت فضیلت آئی ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کے دوُ جزو ہیں، ایک جزو لَآ اِلٰهَ یعنی غیر اللہ کے معبود ہونے کی نفی (انکار) سورۂ الکافرون میں اسی کی تفصیل اور قطعی اعلان ہے۔ دوسرا جزو ہے اِلَّا اللهُ یعنی اللہ کے معبود ہونے کا اثبات (اقرار) سورۃ قل ھو اللہ احد میں اسی کی تفصیل اور قطعی اعلان ہے اسی لئے دونوں سورتیں قُلْ (کہہ دو) سے شروع ہوتی ہیں، لہٰذا یہ ہر دوُ سورتیں درحقیقت کلمۂ توحید کے دوُ جزو ہیں، اسی لئے ان کو ایک ساتھ پڑھنے کی یہ فضیلت آئی ہے خاصکر فجر کی سنتوں میں کہ اس وقت دن نکلتا ہے اور مغرب کی سنتوں میں کہ اس وقت رات شروع ہوتی ہے، گویا ایک مسلمان ان دوُنوں نمازوں میں روزانہ ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر خدا کی وحدانیت کا اعلان کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔

سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) کثرت سے پڑھا کرے اِس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

قل ھو اللہ احد قرآن کا تہائی حصہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ (ثواب میں) تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے متعلق ——— جو امام تھے اور ہر نماز میں قل ھو اللہ احد ضرور پڑھا کرتے تھے اور جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو کہا: مجھے اس صورت سے بے حد محبّت ہے ——— فرمایا: اس شخص کو خبر دے دو کہ بے شک اللہ تعالےٰ بھی اُس شخص سے محبّت کرتے ہیں۔

(۳) ایک اور حدیث میں ایک صحابی کا واقعہ آیا ہے کہ:۔

وہ ہمیشہ اور سورتوں کے ساتھ سورۃ اخلاص ہر رکعت میں ضرور پڑھا کرتے تھے جب اُن سے اُس کا سبب دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ: مجھے اِس سورت سے بہت محبت ہے تو اُس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سورت کی محبت ہی تمکو جنت میں داخل کردے گی

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (صدق دل سے) قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا: اِس شخص کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ یہ سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار (عالم) فرمائے گا، اے میرے بندے! تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔

سورۂ فلق اور سورۂ والنّاس کی فضیلت

سورۂ فلق (قل اعوذ برب الفلق) اور سورہ والناس (قل اعوذ برب الناس) کثرت سے پڑھا کرے، اس لئے کہ:۔

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ بن عامر سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو بہترین پڑھی جانے والی سورتیں (سورۂ فلق اور سورۂ والناس) نہ بتلاؤں؟ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اِن دونوں سورتوں کو پڑھا کرو کہ ان جیسی اور سورتیں تم ہرگز نہ پڑھوگے۔ (کیونکہ اس مضمونِ تعوذ کی اور ان جیسی جامع اور کامل اور کوئی سورت قرآن میں سے ہی نہیں)۔

(۲)۔ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انسان کی نظر بد سے (مختلف الفاظ میں) پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ یہ دو سورتیں معوذتین آپ پر نازل ہوگئیں تو آپ نے انہی دونوں کو اختیار کر لیا اور ان کے سوا (تمام الفاظِ تعوّذ) چھوڑ دیئے۔

(۳)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: نہ کسی سوال کرنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ مانگی۔ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ: ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم (سوکر) اُٹھو۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قل اعوذ برب الفلق پڑھا کرو اس لئے کہ تم اس سے زیادہ اللہ کو محبوب اور اس سے زیادہ جلد اللہ تک پہونچنے والی (یعنی مقبول) اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے، لہٰذا جہاں تک تم سے ہو سکے تم اس کو مت چھوڑو۔ اسی حدیث کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: تم ایسی کوئی چیز ہرگز نہیں پڑھ سکتے جو اس سورۂ قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ اللہ کے نزدیک پہونچنے والی یعنی مقبول ہو۔

(۵) ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ان (عجیب و غریب) آیتوں کو نہیں دیکھا جو آج رات ہی نازل ہوئی ہیں؟ تم ان سے بہتر آیات ہرگز نہیں پا سکتے: قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس۔

بابِ پنجم

وہ دُعائیں جو کسی خاص وقت اور خاص سبب (وجہ) کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں

مذکورہ ذیل مختلف چھوٹے بڑے تعوذ، استغفار اور دعائیں اور ان کے ترجمے سب یا جتنے ہوسکیں یاد کرلیں اور نمازوں کے بعد خصوصاً فرض نمازوں کے بعد نیز اور دعا کے مواقع پر جتنی فرصت اور وقت ہو ان میں سے ضرور پڑھ لیا کریں کہ یہ سب مسنون دعائیں ہیں، انشاء اللہ ضرور قبول ہوں گی۔

(۱)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، کاہلی سے، بزدلی سے، حد سے زیادہ بڑھاپے سے، قرض (یا تاوان) سے اور (ہر طرح کے) گناہ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور (جہنم کی) آگ کے فتنہ سے، اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے، اور دولتمندی کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اور تنگدستی کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اور کانے دجال کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے۔ اے اللہ!

تو میری خطاؤں کو برف کے اور اولوں کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو (ہر طرح کی) خطاؤں سے ایسے پاک وصاف کردے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف کیا جاتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ تو نے مشرق ومغرب کے درمیان رکھا ہے۔

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ،

اے اللہ! میں عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں (ہر) زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(بعض روایتوں میں اس تعوذ کے ساتھ مذکورہ ذیل کم وبیش اور مختلف الفاظ بھی آئے ہیں):۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ،

اور میں پناہ مانگتا ہوں سنگ دلی سے اور غفلت (وبے پروائی) سے اور محتاجی سے اور ذلت (ورسوائی) سے اور خواری سے، اور میں تیری پناہ لیتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور بدکاری سے اور باہمی جھگڑے (فساد) سے اور (لوگوں کے) سناوے اور دکھاوے (کی خواہش) سے، اور تجھ سے (ہی) پناہ مانگتا ہوں بہرہ پن سے، گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور جذام (کوڑھ) سے اور بدترین (موذی) بیماریوں سے اور قرض کے غلبہ (اور بوجھ) سے۔

(۳)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر (وپریشانی) سے رنج وغم سے، عاجزی سے، کاہلی سے

کنجوسی سے بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور (زبردست) لوگوں کے غلبہ (اور دباؤ) سے۔

(۴)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے، اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ عمر کے رذیل (و ناکارہ) حصہ کو پہونچوں، اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے (ہر) فتنہ سے، اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔

اے اللہ! میں تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور کاہلی اور بزدلی اور کنجوسی اور بُرے بڑھاپے، اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما دے، اور تو اس کو پاک وصاف کردے، تو ہی اس کو بہترین پاک وصاف کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک و آقا ہے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو (دین و دنیا میں) نفع نہ دے، اور اس دل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرتا ہو اور اس (حریص) نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(۶)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بُخل سے اور بُری عمر سے اور سینہ (نفس) کے (ہر) فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

(۷)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

اے اللہ! میں تیرے غلبہ اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود ہے نہیں۔ اس سے کہ تو مجھے گمراہ کردے، تو ہی وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا ہے جس کے لئے مرنا نہیں، اور تمام جن و انس ضرور مریں گے۔

(۸)۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاۤءِ وَدَرْكِ الشَّقَاۤءِ وَسُوْۤءِ الْقَضَاۤءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۤءِ۔

اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں (ہر) بلا (اور مصیبت) کی سختی سے اور بدبختی کے گھیر لینے سے، اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے (ہم پر) خوش ہونے سے۔

(۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

اے اللہ! میں نے (اب تک) جو کچھ کیا اُس کے شر سے، اور جو نہیں کیا اس کے بھی شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۰)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ

اے اللہ! جو میں جانتا ہوں (کہ میں نے کیا ہے) اُس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا اُس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاۤءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ۔

اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں تیری (دی ہوئی ہر) نعمت کے زوال سے اور تیری (دی ہوئی) صحت و عافیت کے تغیر سے اور تیری ناگہانی پکڑ سے اور تیری تمام تر ناراضگیوں (اور ہر غصہ) سے۔

(۱۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ

شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے، اپنی منی (حیوانی شہوت) کے شر سے۔

(۱۳)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں فقر و فاقہ اور ذلت و خواری سے اور تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے (کوئی ظلم کرے)

(۱۴)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (کسی عمارت وغیرہ کے نیچے) دب کر مرنے سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (کسی اونچی جگہ سے) گر کر مرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ڈوب کر مرنے سے، جل کر مرنے سے اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت میرے ہوش و حواس خبط کر دے، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری راہ میں (جنگ سے) پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مروں، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ سانپ بچھو کے کاٹے سے مروں۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق، اعمال، خواہشات اور امراض سے (تو مجھے ان سے محفوظ رکھ)

(۱۶)۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ خیر و خوبی مانگتے ہیں جو تیرے (پیارے) نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہے، اور ہر اُس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے (پیارے) نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگی ہے تو ہی مددگار ہے اور تیرے ہی اُوپر (ہمیں مقصود تک) پہونچانا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کے سوا (میسر) نہیں۔

(۱۷)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ۔

اے اللہ! میں تجھ سے جائے قیام (وطن) میں بُرے ہمسایہ سے پناہ مانگتا ہوں، اس لئے کہ سفر کا ہمسایہ (ساتھی) تو بدل ہی جاتا ہے (جدا ہو جاتا ہے)

(۱۸) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ

میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

(۱۹)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

اے اللہ! میں قرض کے بوجھ، دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی ہنسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ

الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے، اُس دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، اُس دعا سے (جو تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے، اور اس (حریص) نفس سے جو (کبھی) سیر نہ ہو، (دوسری روایت میں ہے) اور بھوک سے کہ وہ بہت بُرا ہمخواب (ساتھی) ہے (اور ایک اور روایت میں ہے) اور خیانت سے کہ وہ بہت بُرا (خفیہ) مشیر ہے، اور کاہلی، بخل، اور بزدلی سے، اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے، اور اس سے کہ میں عمر کے رذیل ترین حصہ کو پہونچوں، اور دجّال کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیری مغفرت کے پختہ اسباب (و وسائل) کا، اور تیرے ہر حکم سے سبکدوش کرنے والے کاموں کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا، ہر نیک کام کی غنیمت (نعمت) کا اور جنت نصیب ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا۔

(۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ۔

اے اللہ! میں تجھ سے نفع پہونچانے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور نفع نہ پہونچانے والے علم سے پناہ مانگتا ہوں

(۲۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ پہونچائے اور اس عمل سے جو (تیری بارگاہ میں) قبول نہ ہو، اور اس دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، اور اس بات سے جو سُنی نہ جائے۔

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا

اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہم اُلٹے پاؤں (اپنی پہلی حالت پر) لوٹ جائیں یا ہم اپنے دین کے بارے میں کسی فتنہ کے اندر ڈال دیئے جائیں۔

(۲۴) نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں جہنم کے عذاب سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں (ہر طرح کے) فتنوں سے ۔جو ان میں سے ظاہری ہوں ان سے بھی اور جو باطنی ہوں ان سے بھی اور ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں دجّال کے فتنہ سے۔

(۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اُس دل سے جس میں عجز و انکساری نہ ہو اور اُس دعا سے جو (تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے اور اس (حریص) نفس سے جس کا کبھی پیٹ نہ بھرے، اے اللہ میں ان چاروں (آفتوں) سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ

اے اللہ! تو میرے (تمام) گناہ بخش دے، بلا قصد و ارادہ کئے ہوئے بھی اور قصداً و عمداً کیے ہوئے بھی۔

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔

اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں اس دعا سے جو (تیری بارگاہ میں) سُنی نہ جائے اور اس دل سے جس میں تیرا ڈر اور خوف نہ ہو اور اس (حریص) نفس سے جو (کبھی) سیر نہ ہو۔

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! بیشک تو مجھے پناہ دے کاہلی سے اور حد سے بڑھے ہوئے بڑھاپے سے اور سینے (نفس) کے فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے دن سے، اور بُری رات سے، اور بُری گھڑی سے، اور قیام کی جگہ (وطن) کے بُرے ہمسایہ سے۔

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ

اے اللہ! تو مجھے پناہ دے برص (پھلبری) سے اور دیوانگی سے اور جذام (کوڑھ) سے اور تمام بُری (اور موذی) بیماریوں سے۔

(۳۱)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

اے اللہ! تو مجھے پناہ دے (آپس کے) جھگڑے (اور فساد) سے اور منافقت سے اور (تمام) بُرے (اور رذیل) اخلاق سے۔

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

اے اللہ! تو مجھے پناہ دے بھوک (پیاس) سے اس لئے کہ یہ بہت بُرا ہمخواب (ساتھی) ہے اور تو مجھے پناہ دے خیانت سے اس لئے کہ یہ بدترین چھپا ہوا ساتھی (اور مشیر) ہے۔

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔

اے اللہ! تو مجھے چار چیزوں سے اپنی پناہ میں لے لے، اُس علم سے جو نفع نہ دے، اُس دل سے جس میں عجز و انکساری نہ ہو، اُس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

مختلف دُعائیں

یہ دعائیں بھی مسنون ہیں ان میں سے جس قدر ہوسکیں اپنی حالت کے مناسب یاد کرلینی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً خصوصاً نمازوں کے بعد اور ان اوقات میں جن کا ذکر دیباچہ میں آچکا ہے ضرور پڑھنی چاہئیں اور اپنی ہر ضرورت اور حاجت اللہ سے ہی مانگنی چاہیئے

(۱) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے اللہ! ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی اچھی نعمتیں عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھی نعمتیں (عطا فرما) اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔

اے اللہ تو معاف فرمادے میری خطاؤں کو میری نادانیوں کو اور میری اپنے کام میں بے اعتدالیوں کو اور ان تمام باتوں کو جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ (وَفِیْ رِوَایَةٍ) اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اے اللہ! تو میرے سچ مچ کیے ہوئے اور ہنسی دل لگی میں کیے ہوئے، بے قصد و ارادہ کیے ہوئے، اور قصداً وعمداً کیے ہوئے تمام گناہوں کو معاف کردے اور یہ سب مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔ (ایک روایت میں یہ بھی ہے) تو ہی (اپنی رحمت کی توفیق میں جس کو چاہے) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (جس کو چاہے) پیچھے ڈال دینے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴)۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذَالِکَ عِنْدِیْ

(ترجمہ نمبر(۳) میں گذر چکا)

(۵) اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

اے اللہ! تو مجھ سے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے (صاف و خنک) پانی سے دھو ڈال اور تو میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک و صاف کردے جیسے تو سفید براق کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کردیتا ہے اور تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسا فاصلہ کردے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کر رکھا ہے۔

(۶)۔ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ

اے اللہ! دلوں کو پھیر دینے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری پر پھیر دے

(۷) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ

یا اللہ! تو مجھے ہدایت دے اور مجھے اس پر ثابت قدم رکھ

(۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھِدَایَۃَ وَالسَّدَادَ

یا اللہ! میں تجھ سے (دین کے کاموں میں) ہدایت اور (دنیا کے کاموں میں) کفایت مانگتا ہوں

(۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیز گاری اور پارسائی اور (مخلوق سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ

اے اللہ! تو میرے دین کو درست کردے جو میرے (ہر) کام کا حفاظت کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کو درست

کردے جس میں مجھے زندگی بسر کرنی ہے اور میری آخرت کو درست کردے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر اچھے کام میں زیادتی کا ذریعہ بنادے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے نجات کا ذریعہ بنادے

(۱۱)۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ

الٰہی! تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے (صحت و) عافیت عطا فرما، اور مجھے (حلال) روزی نصیب فرما، اور مجھے ہدایت دے۔

(۱۲)۔ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ شَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُطِيْعًا، اِلَيْكَ مُخْبِتًا، اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ۔

اے میرے پروردگار! تو میری مدد کر اور میرے خلاف کسی اور کی مدد نہ کر، اور مجھے کامیاب (و کامران) فرما، میرے اوپر کسی کو کامیاب نہ فرما، اور میرے حق میں تدبیر فرما، اور میرے اوپر کسی کی تدبیر کارگر نہ فرما، اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت (پر قائم رہنے) کو میرے لئے آسان فرما دے، اور جو مجھ پر تعدی (زیادتی) کرے اس کے مقابلہ پر میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے کثرت سے اپنا ہی ذکر کرنے والا، اپنا ہی شکر کرنے والا، اپنے سے ہی بہت ڈرنے والا، اپنا ہی بہت بہت فرماں بردار، اپنا ہی خوب اطاعت کرنے والا، تجھ سے بہت زیادہ عاجزی کرنے والا، تیرے ہی سامنے بہت زیادہ گریہ وزاری کرنے والا، اور (تیری ہی جانب) رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب تو میری توبہ کو قبول فرمالے اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری (اس) دعا کو قبول فرما، اور میری (نجات کی) دلیل پر مجھے ثابت قدم رکھ، اور میری زبان کو درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ، اور میرے

سینے کے کھوٹ کو نکال پھینک۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ۔

اے اللہ! تو ہماری مغفرت کردے، ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہوجا، اور (ہماری بندگی) قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سارے کام درست کردے۔

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں باہمی الفت پیدا کردے، اور ہمارے باہمی معاملات (اور تعلقات) درست کردے اور ہم کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت فرما، اور ہم کو (کفر و گمراہی کی) تاریکیوں سے (ایمان) کی روشنی کی جانب نجات دے، اور ہم کو ظاہری اور باطنی بدکاریوں سے دُور رکھ، اور ہمارے کانوں کو، ہماری آنکھوں کو، اور ہمارے دلوں کو، اور ہماری بیوی بچوں کو ہمارے حق میں باعث برکت بنادے، اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ان کا ثنا خوان، اور اہل بنادے اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرمادے۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَاَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيْمًا، وَخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہر دین کے کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے پختہ نکوکاری کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے (کی توفیق) کا اور تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے سچی زبان بے عیب دل اور درست اخلاق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو ہی جانتا ہے پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کی خیر وخوبی کا جس کو تو ہی جانتا ہے سوال کرتا ہوں اور ہر اس چیز سے جس کو تو ہی جانتا ہے مغفرت چاہتا ہوں، بے شک تو ہی تمام غیب کی باتوں کا بہت بڑا جاننے والا ہے۔

(۱۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

الٰہی! تو میرے اگلے کئے ہوئے اور پچھلے کئے ہوئے، چھپا کر کئے ہوئے اور علانیہ کئے ہوئے تمام گناہ اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔

اے اللہ! تو ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان حائل

ہوجائے اور اپنی فرماں برداری کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمیں اپنی بہشت میں پہونچادے اور یقین وایمان کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمارے اوپر دنیا کی مصیبتوں کا (سہنا) آسان کردے، اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمارے کانوں سے ہماری آنکھوں سے اور ہماری طاقت وقوت سے ہم کو نفع پہونچا، اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث (ہمارے مرنے کے بعد ہماری یادگار) بنادے۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے ہمارا بدلہ لے، اور جو ہم سے عداوت رکھے اس پر ہماری مدد فرما، اور تو ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت تجویز کر (یعنی ہمیں دینی مصیبت میں مت ڈال) اور تو دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی منزلِ مقصود اور ہماری رغبت کی آخری حدمت بنا، اور تو ان لوگوں کو ہم پر حکمران نہ بنا جو ہم پر ترس نہ کھائیں۔

(۱۸) اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

الٰہی! تو ہماری نیکیاں زیادہ فرما اور کم نہ فرما اور تو ہمیں عزت عطا فرما اور ذلیل وخوار نہ کر اور تو ہمیں (اپنی نعمتیں) عطا فرما اور محروم نہ کر اور تو ہمیں ہی ترجیح دے اور ہم پر (کسی اور کو) ترجیح نہ دے اور تو ہم کو بھی راضی کردے اور تو بھی ہم سے راضی ہوجا۔

(۱۹)۔ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

الٰہی! تو میرے دل میں نکوکاری ڈال دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے۔

(۲۰) اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَئْتُ وَمَا عَمَدْتُّ وَمَا جَھِلْتُ

اے اللہ! تو مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے ہر کام میں نکوکاری کا عزم (پختہ ارادہ) عطا فرما اے اللہ! میں نے جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو بلا ارادہ کیا اور جو قصداً کیا اور جو نادانی سے کیا سب معاف کردے۔

(۲۱) اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت (دونوں) کی عافیت چاہتا ہوں

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ، وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، وَّاَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کو چھوڑنے کی توفیق اور غریبوں سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور یہ کہ جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھ کو تو اس آزمائش میں ڈالے بغیر ہی (دنیا سے) اٹھا لیجیو اور میں تجھ سے تیری محبت اور ہر اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت سے قریب کردی مانگتا ہوں

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ہر اس عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت تک پہونچا دے (سوال کرتا ہوں) اے اللہ تو اپنی محبت کو میرے لئے میری جان سے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ، فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ، اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ، فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ

اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما دے اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرما دے جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے۔ اے اللہ! پس جس طرح تو نے مجھے وہ چیزیں دی ہیں جو میں پسند کرتا

ہوں تو (اسی طرح) ان (چیزوں) کو اُس چیز کی قوت (کا ذریعہ بھی) بنادے جو تجھے پسند ہے۔ اور اے اللہ! جس طرح تو نے مجھ سے اُن چیزوں کو دُور رکھا ہے جو مجھے پسند ہیں تو (اسی طرح) تو مجھے اُن چیزوں میں (مصروف کرکے) جو تجھے پسند ہیں (اُن سے) فارغ البال (بھی) بنادے (کہ اُن کا خیال بھی نہ آسکے)۔

(۲۵) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّىْ وَانْصُرْنِىْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِىْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِىْ۔

اے اللہ! تو مجھ کو میرے کانوں سے اور آنکھوں سے (صحیح) فائدہ پہونچا اور انہی دونوں (کی منفعتوں) کو میرا وارث (یادگار) بنادے اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اُس کے مقابلہ پر میری مدد فرما اور اُس سے میرا بدلہ لے۔

(۲۶)۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلٰى دِيْنِكَ

اے دلوں کو پلٹ دینے والے! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ درجہ یعنی جنتِ خلد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی درخواست کرتا ہوں۔ (تو قبول فرما)

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِىْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِىْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کے ساتھ صحت کا، اور حُسنِ اخلاق کے ساتھ ایمان کا اور ایسی کامرانی

کا جس کے بعد تو فلاحِ (دارین) عطا فرمائے اور تیری (خاص) رحمت و عافیت کا اور تیری (خاص) معفرت کا اور تیری رضامندی کا سوال کرتا ہوں (تو پورا فرما دے)

(۲۹) اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِہٖ

اے اللہ! جو علم تو نے مجھے دیا ہے اُس سے مجھے نفع بھی پہونچا اور جو مجھے نفع دے اس کا علم بھی عطا فرما اور مجھے وہ علم نصیب فرما جس سے تو مجھے نفع پہونچائے۔

(۳۰)۔ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ، مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے اُس سے مجھے نفع بھی پہونچا اور جو علم مجھے نفع دے وہ مجھے عطا فرما، اور میرے علم میں زیادتی فرما اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ہی شکر ہے اور میں جہنم والوں کی حالت سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۱)۔ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ، وَاَسْأَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، وَکَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَفِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ۔

اے اللہ! تو اپنے علم غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے وسیلہ سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اُس وقت تو مجھے (دنیا سے) اٹھالے جب تیرے علم میں

میرے لئے مرجانا بہتر ہو اور میں تجھ سے تنہائی میں بھی (جب کوئی نہ ہو) اور (سب کے) سامنے بھی تجھی سے ڈرنے کا، اور خوشنودی اور ناراضگی (دونوں حالتوں) میں کلمۂ اخلاص (حق بات کہنے کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے وہ نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں، اور وہ آنکھوں کی ٹھنڈک (مسرت و اطمینان) مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور میں تیرے فیصلہ پر راضی ہونے کی (توفیق) اور مرنے کے بعد پرسکون زندگی تجھ سے طلب کرتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کی دعا کرتا ہوں، اور میں پناہ مانگتا ہوں ضرر رساں بدحالی اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! تو ہم کو (نورِ) ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ، عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّيْ خَيْرًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا،

اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر و خوبی، جلد آنے والی بھی اور دیر میں آنے والی بھی، جو میں جانتا ہوں وہ بھی اور جو میں نہیں جانتا وہ بھی، طلب کرتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر قسم کے شر سے جو جلد آنے والا ہو اس سے بھی اور جو دیر میں آنے والا ہو اس سے بھی اور جو میں جانتا ہوں اس سے بھی اور جو میں نہیں جانتا اس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ تمام بھلائیاں اور خوبیاں مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مانگی ہیں اور میں تجھ سے ہر اس

شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے پناہ مانگی ہے
اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کا اور ہر اُس قول یا عمل کا جو مجھے جنت سے قریب تر کر دے۔
اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور ہر اُس قول و عمل سے جو مجھے جہنم سے قریب تر کر دے
اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر بنا دے، اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں
کہ جس امر کا تو میرے حق میں فیصلہ کرے اس کا انجام میرے لئے اچھا کر دے۔

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

آلہی! تو ہمارے ہر کام کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر دے، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے
عذاب سے پناہ دے۔

(۳۴) اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ

اے اللہ! تو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اسلام کے ذریعہ میری حفاظت کر اور بیٹھا ہوا ہونے کی حالت میں بھی اسلام سے میری
حفاظت کر اور سونے کی حالت میں بھی اسلام سے میری حفاظت کر اُٹھتے، بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حالت میں اسلام کی پناہ میں رکھ)
اور کسی دشمن کو یا حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقعہ نہ دے! ای اللہ! میں تجھ سے وہ تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جنکے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں

(۳۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ۔

آلہی! تیری پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے اور اس تمام خیر و خوبی
کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ

مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے قطعی اسباب (اعمال و اخلاص) اور تیری مغفرت کے پختہ وسائل طلب کرتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی، اور ہر نیکی کی دولت مانگتے ہیں اور جنت تک رسائی اور دوزخ کی آگ سے نجات کی دعا کرتے ہیں۔

(۳۷) اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اے اللہ! تو ہمارا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے، اور نہ کوئی ایسی فکر و پریشانی چھوڑ جسے تو دور نہ کردے اور نہ کوئی ایسا قرض جسے تو ادا نہ کردے اور نہ کوئی دنیا اور آخرت کی ایسی حاجت جسے تو پورا نہ کردے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۳۸) اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ! تو ہماری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر، اور اپنا شکر ادا کرنے پر، اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر، (اور ہمیں ان کی توفیق دے دے)

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر، اور اپنا شکر ادا کرنے پر، اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر،

(۴۰) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ۔

اے اللہ جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور تو میری ہر غائب چیز (مال و عیال وغیرہ) پر خیر کے ساتھ میرا قائم مقام (محافظ) بن جا (یعنی سب کو بخیر و عافیت رکھ)

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی کی اور موزوں موت کی اور (دنیا سے) ایسی واپسی کی دعا مانگتا ہوں جس میں (حشر کے دن) نہ میری رسوائی ہو نہ فضیحت۔

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ، وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ

اے اللہ! میں (دینی امور میں) کمزور ہوں پس تو اپنی رضا (کے حاصل کرنے) میں میری کمزوری کو قوت سے بدل دے، پیشانی پکڑ (کر مجھے) خیر کی طرف (متوجہ) کردے، اور اسلام کو میرے لئے انتہائی پسندیدہ (خیر) بنادے الٰہی میں کمزور ہوں تو مجھے قوت دے میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے میں محتاج ہوں تو مجھے روزی دے

(۴۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَّاصِیَتُهَا بِیَدِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَّبَّهٗ۔

الٰہی! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر زمین پر چلنے والی مخلوق سے جو تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر گناہ سے اور کاہلی سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں ہر گناہ (کے نتیجے) سے اور ہر قرض (کے نتیجے) سے اے اللہ تو مجھے میری خطاؤں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے پاک

وصاف کردیتا ہے۔ اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے، یہ وہ دعائیں ہیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب سے مانگی ہیں۔

(۴۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَیْرَ الدُّعَاءِ، وَخَیْرَ النَّجَاحِ، وَخَیْرَ الْعَمَلِ، وَخَیْرَ الثَّوَابِ، وَخَیْرَ الْحَیَاةِ، وَخَیْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِیْ، وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ، وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ، وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ، وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ، وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ، وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ، وَتَضَعَ وِزْرِیْ، وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ، وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ، وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ، وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ، وَفِیْ بَصَرِیْ، وَفِیْ رُوْحِیْ، وَفِیْ خَلْقِیْ، وَفِیْ خُلُقِیْ، وَفِیْ اَهْلِیْ، وَفِیْ مَحْیَایَ، وَفِیْ مَمَاتِیْ، وَفِیْ عَمَلِیْ، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ

اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال کی، اور بہترین دعا کی، اور بہترین کامرانی کی، اور بہترین عمل کی، اور بہترین ثواب کی، اور بہترین زندگی کی، اور بہترین موت کی، دعا مانگتا ہوں۔ تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ اور میری (نیکیوں کی) ترازو (کا پلہ) بھاری کردے، اور میرے ایمان کو محکم (و استوار) کردے، اور میرا درجہ

بلند کردے، اور میری نماز قبول فرما، اور میری خطاؤں کو معاف کردے، اور میں تجھ سے جنّت کے بلند درجوں کا سوال کرتا ہوں، آمین (اے اللہ یہ دعا قبول کر)۔ اے اللہ! میں تجھ سے خیر وخوبی کی ابتداؤں کا اور خیر وخوبی کی انتہاؤں کا اور جامع خیر وخوبی کا، اور اول وآخر خیر کا، اور ظاہر وباطن خیر کا، اور جنت کے اعلیٰ درجوں کا سوال کرتا ہوں، آمین (تو یہ دعا قبول کر) اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اُس خیر کی خیر کا جو میں اختیار کروں، اور ہر اُس کام کی خیر کا جو مَیں کروں اور ہر اس کام کی خیر کا جو میں اختیار کروں اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا، اور جنت میں بلند درجوں کا۔ آمین (تو عطا فرما دے) اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند کر دے، اور میرا بوجھ ہلکا کردے، اور میرا (ہر) کام درست کردے، اور میرا دل پاک کردے اور تو میری شرمگاہ کو پاکدامن بنا دے اور تو میرے دل کو روشن کردے، اور میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجوں کی دعا بھی کرتا ہوں، آمین (تو قبول فرما)۔ اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں میں، میری آنکھوں میں، میری روح میں، میرے جسم میں میرے اخلاق میں، میرے گھربار میں، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں، اور میری ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرما دے، اور تو میری نیکیوں کو قبول فرما لے، اور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ وارفع درجوں کی دعا کرتا ہوں۔ آمین (تو قبول فرما)

(۴۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ

اے اللہ! تو میری (بڑھاپے) میں اور اخیر عمر میں زیادہ فراخ روزی مجھے عطا فرما۔

(۴۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَ وَعَمَدِيْ

اے اللہ! تو میرے (تمام) گناہ، بلا قصد اور قصداً کی ہوئی خطائیں (سب) معاف فرما دے

(۴۷) يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ، وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ، وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ، وَعَدَدَ

وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَآءٌ سَمَآءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِيْ وَعْرِهٖ اِجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ۔

اے وہ (ذات پاک) جسکو نہ (اس جہان میں یہ) آنکھیں دیکھ سکتی ہیں نہ (کسی کے) خیال و گمان کی اُس تک رسائی ہوسکتی ہے نہ اوصاف بیان کرنیوالے اس کے اوصاف بیان کرسکتے ہیں نہ حوادثِ زمانہ اس پر اثرانداز ہوسکتے ہیں، نہ گردشِ روزگار کا اُس کو کوئی اندیشہ ہے، جو پہاڑوں (تک) کے اوزان اور سمندروں (تک) کے پیمانے جانتا ہے اور بارش کے قطروں (تک) کی تعداد اور درختوں کے پتوں (تک) کی شمار جانتا ہے اور رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپالیتی ہے، اور دن جن چیزوں کو روشن کرتا ہے اُن کی تعداد بھی جانتا ہے نہ ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے، اور نہ کوئی سمندر اُن چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی پہاڑ اُن چیزوں کو جو اُس کے غاروں میں ہیں اُس سے چھپا سکتا ہے۔ تو میری آخری عمر کو بہترین عمر (کا حصہ) بنادے اور میرے آخری اعمال کو بہترین عمل، اور میرا بہترین دن اُس دن کو بنادے جس میں مجھے تجھ سے ملنا نصیب ہو۔

(۴۸) يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ

اے اسلام اور اہل اسلام کے مولیٰ! تو مجھے اسلام پر اس وقت تک ثابت قدم رکھ کہ تیری ملاقات کا شرف مجھے حاصل ہو جائے۔

(۴۹)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَاءِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قضا (فیصلہ) پر راضی ہونے کا اور مرنے کے بعد خوشگوار زندگی کا اور تیرے دیدار کی لذّت کا اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا جو بغیر کسی ضرر رساں مصیبت اور گمراہ کن فتنہ کے (نصیب) ہو۔

(۵۰)۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

اے اللہ! تو ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے

ف ! حدیث شریف میں آیا ہے:۔

جو شخص اللہ سے یہ دُعا کرتا رہے گا وہ (ناگزیر) بلائیں گرفتار ہونے سے پہلے ہی وفات پا جائے گا۔

(۵۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ

اے اللہ! میں اپنے غنا کی اور اپنے (ہر) مددگار کے غنا کا تجھ سے سوال کرتا ہوں

(۵۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ۔

اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی کی، اور موزوں موت کی، اور بغیر کسی رسوائی اور فضیحت کے (دُنیا سے) واپسی کی (یعنی حشر کی) دُعا مانگتا ہوں۔

(۵۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ

اے اللہ تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنّت میں داخل کر دے

(۵۴) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ، وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

اے اللہ! تو میرے دین میں برکت عطا فرما جو میرے ہر کام میں میری حفاظت کا ذریعہ ہے، اور میری آخرت میں، جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری دنیا میں جو (دین و دنیا کے مقاصد تک) میری رسائی کا مقام ہے (برکت عطا فرما) اور تو زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں زیادتی کا ذریعہ بنادے اور موت کو ہر شر سے راحت (نجات) کا ذریعہ بنادے۔

(۵۵) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔

الٰہی! تو مجھے بڑا صبر کرنے والا بنادے، اور تو مجھے بہت زیادہ شکر گذار بنادے، اور تو مجھے میری نظر میں (تو) چھوٹا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا بنادے۔

(۵۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں (کو حاصل کرنے) کی اور برائیوں کو چھوڑنے کی اور غریبوں سے محبت کرنے کی دعا مانگتا ہوں اور اس کی کہ تو میری توبہ قبول کرلے، اور اس کی کہ اگر (کسی وقت) تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے اس آزمائش میں ڈالے بغیر ہی اپنے پاس بلالے (دعا مانگتا ہوں تو قبول فرمالے)

(۵۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ! میں تجھ سے نفع پہونچانے والے علم کا، اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں (تو پورا کردے)

(۵۸) اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا

اے اللہ تو ہمارے ملک میں برکت، سرسبزی و شادابی اور امن و سکون رکھ دے۔

(۵۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ، وَالْاٰخِرُ

فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ، وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ

اے اللہ! میں تجھ سے اِس لئے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے اور کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد اور کوئی چیز نہیں، تو ہی ظاہر (سب سے بڑھکر ہے، تجھ سے اُوپر (بڑھکر) اور کوئی چیز نہیں، تو ہی (سب سے زیادہ) پوشیدہ و پنہاں ہے تجھ سے نیچے (زیادہ پوشیدہ) اور کوئی چیز نہیں ۔۔ (تو ہی اس سوال کو پُورا کرسکتا ہے) کہ تو ہمارا قرض ادا کردے اور تنگدستی سے (نجات دے کر) خوش حالی عطا فرمادے۔

(۶۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے (حق میں) سب سے اچھے کام کی رہنمائی طلب کرتا ہوں، اور تجھ ہی سے اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ، وَاَسْتَھْدِیْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ، فَتُبْ عَلَیَّ، اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْكَ، وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ، وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ، اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اور (اپنی زندگی کے صحیح مصالح کی رہنمائی طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں، پس تو میری توبہ قبول فرما، بیشک تو ہی میرا پروردگار ہے، اے اللہ پس تو مجھے اپنی طرف راغب بنالے، اور میرے دل کو غنی بنادے، اور جو کچھ (رزق) تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے، اور تو میری یہ دعا قبول فرمالے بیشک تو ہی تو میرا پروردگار ہے۔

(۶۲) یَا مَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ، وَیَا مَنْ لَا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَةِ

وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ، يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى، يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى، يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ، يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا، وَيَا مَوْلَانَا، وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ! اَنْ لَّا تُشَوِّیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ۔

اے وہ (ذات کریم) جس نے (اپنے بندوں کے) اچھے کاموں کو ظاہر کیا اور بُرے کاموں پر پردہ ڈالا، اور اے وہ (ذات رحیم) جو جرم پر (فوراً) مواخذہ نہیں کرتا اور (بدکاریوں کی) پردہ دری نہیں کرتا، اے بہت بڑے معاف فرمانے والے، اے بہت اچھے درگذر کرنے والے۔ اے وسیع (عام) مغفرت، اے رحمت کے لئے دونوں ہاتھ کھلے رکھنے والے، اے ہر سرگوشی کے جاننے والے، اے ہر شکایت کے آخری سننے والے، اے از راہِ کرم درگذر کرنیوالے اے بہت بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتوں (کے دینے) میں پہل کرنے والے اے ہمارے پروردگار، اے ہمارے مولیٰ، اے ہمارے مالک، اے ہماری رغبت کی انتہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! کہ تو میرے تن بدن کو جہنم کی آگ سے مت جھلسیو۔

(۶۳) تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ، عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ، بَسَطْتَّ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ، رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ، وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ، وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَأُهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِی السَّقِيْمَ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ، وَلَا يَجْزِیْ بِاٰلَاءِكَ اَحَدٌ، وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ۔

تیرا نور (ہدایت) پورا (اور کامل) ہے اسی لئے تو نے (تمام مخلوق کو) ہدایت کی بس تیرے ہی لئے (تمام تر تعریف

ہے، تیری بُردباری بہت بڑی ہے اسی لئے تو (اپنے بندوں کو) معاف فرماتا ہے پس تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے، تونے اپنا ہاتھ (اپنی عطا کیلئے) کُھلا رکھا ہے اسی لئے تونے (تمام مخلوق کو رزق) عطا فرمایا ہے پس تیرے ہی لئے (تمامتر) تعریف ہے۔ اے ہمارے رب تیری ذات سب سے بڑھکر کریم ہے اور تیرا جاہ وجلال سب سے بڑا جاہ وجلال ہے تیرا عطیہ سب سے افضل اور سب سے خوشگوار عطیہ ہے۔ اے ہمارے ربّ (جلیل) تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو اس کا بدلہ دیتا ہے، اور اے ہمارے رب (رحیم)! تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو بخش دیتا ہے، تو ہر مجبور و لاچار کی (دُعا) سُنتا ہے، اور (اس کی) تکلیف کو دُور کر دیتا ہے، اور ہر بیمار کو شفا بخشتا ہے اور (ہر) گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور (ہر شخص کی) توبہ کو قبول کرتا ہے تیری (ان) نعمتوں کا نہ کوئی بدلہ دے سکتا ہے اور نہ کسی تعریف کرنے والے کی تعریف تیری تعریف کا حق ادا کر سکتی ہے۔

(۶۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُھَا اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی اس کا مالک نہیں ہے (تو میرا سوال پُورا کر دے)

(۶۵) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَھِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ۔

اے اللہ! تو معاف کر دے جو کچھ میں نے بلا ارادہ کیا اور جو قصداً کیا اور جو کچھ چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو کچھ میں نہیں جانتا (یعنی نادانی سے کیا) اور جو میں جانتا ہوں (یعنی جان بوجھ کر کیا)۔

(۶۶) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَھَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدَنَا۔

اے اللہ! تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے ظلموں کو بھی ہمارے دل لگی کے طور پر کئے ہوئے اور بغیر دل لگی کے کئے ہوئے گناہوں کو بھی، ہمارے بلا ارادہ کئے ہوئے گناہوں کو بھی اور بالارادہ کئے ہوئے گناہوں کو بھی

اور سب ہی قسم کے گناہ ہم سے سرزد ہوئے ہیں (تو سب کو بخش دے)

(۶۷) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ۔

اے اللہ! تو میری بلا ارادہ کی ہوئی اور بالارادہ کی ہوئی خطاؤں کو اور میری دل لگی کے طور پر اور بغیر دل لگی کے کئے ہوئے گناہوں کو بخش دے۔ اور جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ فرما اور جس خیر سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے اُسکے فتنہ میں مجھے نہ ڈال (اسکا خیال میرے دل سے نکال دے کہ تیری ناشکری کر بیٹھوں)

(۶۸) اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ

الٰہی تو نے میری جسمانی خلقت کو اچھا بنایا ہے تو میرے اخلاق کو بھی اچھا بنادے

(۶۹) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ

اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کردے اور رحم فرما، اور مجھے پختہ (اور محکم) راہ پر (صراط مستقیم پر) چلا

(۷۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ

اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور صحت و عافیت طلب کرتا ہوں (تو عطا فرمادے)

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

اللہ سے عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو اس لئے کہ کسی بھی شخص کو ایمان و یقین کے بعد عفو اور عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

(۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:۔

(حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا): یارسول اللہ مجھے کوئی دعا بتلا دیجئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے رب سے عافیت (کی دعا) مانگا کرو۔ (حضرت عباس کہتے ہیں) کچھ دن بعد پھر میں (آپ کی خدمت میں) آیا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتلا دیجئے جو میں اپنے بزرگ و برتر پروردگار سے مانگا کروں، تو آپ نے فرمایا:

اے (میرے) چچا آپ اللہ سے دُنیا اور آخرت (دونوں) میں عافیت کی دُعا مانگا کیجئے۔ اسی روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں: اے چچا آپ کثرت سے عافیت کی دعا مانگا کیجئے

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

بندوں نے اللہ تعالیٰ سے اِس سے افضل کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت کر دے اور ان کو عافیت کے ساتھ رکھے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

(ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا): آپ مجھے کوئی ایسی دعا نہیں بتلا دیتے جو میں اپنے لئے مانگا کروں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں تم یہ دعا مانگا کرو:-

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاذْھَبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَ اَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا

اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غیظ و غضب کو دُور کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھ۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی یہ دعا ہرگز نہ مانگے اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ (اے اللہ مجھے میری حجت کی تلقین کر اسلئے کہ زندگی میں حجت کی تلقین تو کافر ہی کو کی جاتی ہے شیطان کی جانب سے)[1] بلکہ یُوں دعا کرے اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ (اے اللہ! تو مجھے مرتے وقت ایمان کی حجت (خلوص کے ساتھ کلمۂ توحید) تلقین فرما (نصیب فرما)

---

[1] عربی میں تلقین کے معنی ہیں کسی کے سامنے کوئی بات کہنا تاکہ وہ بھی سُنکر وہی بات کہنے لگے۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کافروں کو گمراہی پر قائم رکھنے کیلئے زندگی بھر کفر و شرک کی باتیں ان کے سامنے کہتا رہتا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم (بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں (گمراہ کن) باتیں ڈالتے رہتے ہیں) اس لئے زندگی میں تلقین کی دعا کرنا شیطان کو گمراہ کرنے کی دعوت دینا ہے اسکے برعکس مسلمان مرنے والا مرتے وقت نزع کی شدید ترین تکلیف کی وجہ سے بیشک اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ کوئی اسکے سامنے حجت ایمان (کلمہ طیبہ) پڑھے تاکہ وہ بھی سُنکر کلمہ پڑھے اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو اسلئے اس کی ضرور دعا کرنی چاہیئے۔ ۱۲ واللہ اعلم۔

خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت

عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامُ (آپ پر سب سے افضل درود وسلام)

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جس مجلس میں بھی لوگ جمع ہوں گے اور وہ اس میں نہ اللہ تعالےٰ کا ذکر کریں گے اور نہ اپنے نبی (علیہ افضل الصلوات والتسلیمات) پر درود (وسلام) بھیجیں گے قیامت کے دن ان کی وہ مجلس ان کے لئے (ذکر اللہ اور درود وسلام کے) ثواب (سے محرومی کی وجہ سے) حسرت وافسوس کا باعث ہوگی اگرچہ وہ جنت میں داخل بھی ہو جائیں۔

(۲)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود (وسلام) بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود (وسلام) (جمعہ کے دن خاص طور پر) میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(۳)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: جو بھی کوئی شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود (خاص طور پر) میرے سامنے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔

(۴)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے (خاصکر میرے روضہ پر کھڑے ہو کر) میری روح مجھ پر لوٹا دی جاتی ہے (یعنی اس کی طرف متوجہ کردی جاتی ہے) یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۵)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

(۶)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اصلی) بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا

اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔

(۷)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم کثرت سے میرے اُوپر درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ درود تمہارے (باطن کی تطہیر کے) لئے زکوٰۃ (پاک کرنے کا ذریعہ) ہے۔

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ شخص ذلیل وخوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۹)۔ایک اور حدیث میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کے سامنے میرا ذکر آئے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے، اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

(۱۰)۔ایک اور حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: جو کوئی میرا ذکر کرے اُس کو مجھ پر درود بھیجنا چاہیئے۔

(۱۱)۔ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تک درود پہونچنے کا ذریعہ بیان فرماتے ہیں: بیشک اللہ کے کچھ فرشتے (مامور) ہیں جو (دنیا کی محفلوں، مجلسوں اور مسلمانوں کے آس پاس) گھومتے رہتے ہیں، میری امت کے (درود و) سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

(۱۲)۔ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک مرتبہ) جبرئیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور اُنھوں نے مجھے خوشخبری سُنائی اور کہا کہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ: جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں (اس پر اپنی) رحمت (خاص) نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر (خاص) سلامتی نازل کروں گا۔" تو اس پر میں نے اللہ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۱۳)۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: "یا رسول اللہ میں سے اذکارِ دُعا کا (اپنا تمام وقت) آپ پر درود پڑھنے کے لئے ہی

وقف کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تب تو تمہاری تمام مشکلیں حل (اور ضرورتیں پوری) ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے (آخر حدیث تک)

(۱۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ؛ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

(۱۵) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے چہرۂ مبارک سے خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس (ابھی ابھی) جبرئیل آئے اور کہا: آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ: اے محمد! کیا تم اِس بشارت سے خوش نہ ہوگے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص بھی تم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس بار رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص بھی تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں دس مرتبہ اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

(۱۶) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور (جنت میں) اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں بھی اس کے لئے لکھ دی جاتی ہیں۔

(۱۷) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے اُس پر ستر مرتبہ رحمتیں (اور رحمت کی دعائیں) بھیجتے ہیں۔

نوٹ صلوٰۃ وسلام کی کیفیت (یعنی) الفاظ اور طریقے اس سے پہلے صفحہ ۱۳۴ پر بیان کئے جا چکے ہیں۔

(۱۸)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہر دعا (بارگاہ الٰہی تک پہونچنے سے) رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ (دعا کرنے والا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل (اہل و عیال) پر درود بھیجتا ہے۔ (تب بارگاہِ الٰہی تک پہونچتی اور قبول ہوتی ہے)

(۱۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: (ہر) دعا آسمان وزمین کے درمیان رُکی رہتی ہے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک) اس کا کوئی حصہ بھی نہیں پہونچتا، یہاں تک کہ تم اپنے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود بھیجو (تب وہ دعا بارگاہِ الٰہی میں پیش اور قبول ہوتی ہے)

(۲۰) شیخ ابو سلیمان دارانی (عبدالرحمٰن شامی متوفی ۲۱۵ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے (اپنی) کسی حاجت کی دُعا مانگو تو اُس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود (وسلام) بھیجو پھر جو چاہتے ہو دعا مانگو اور آخر میں پھر درود (وسلام) بھیجو۔ (یعنی ہر دعا کے اول وآخر درود شریف ضرور پڑھو) اِس لئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ (حسب وعدہ) اپنے کرم سے ان دونوں درودوں کو تو قبول فرمائیں گے ہی اور اُنکے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ ان کے درمیان کی دعا کو چھوڑ دیں (اور نہ قبول کریں۔)

صلوٰۃ وسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

اے اللہ! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بیشک توہی مستحق تعریف بزرگ ہے۔ اے اللہ تو محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور آل محمد پر برکتیں نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک توہی مستحق تعریف بزرگ ہے۔

اے اللہ! تو نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس وقت تک رحمتیں نازل فرما جب تک کہ ان کا ذکر کرنے والے ذکر کرتے رہیں اور اے اللہ تو حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس وقت تک رحمتیں نازل فرما جب تک کہ ان کی یاد سے غفلت برتنے والے، غفلت برتتے رہیں اور بہت بہت سلام بھیج۔

دُعاء

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ ارْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَّنْ لَّا يَرْحَمُهُمْ، فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهٗ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهٗ سِوَاكَ، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اے اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس حق کے طفیل میں جو تیری بارگاہ میں ان کا ہے تو (اپنی) مخلوق سے اس مصیبت کو دُور کر دے جس میں وہ گرفتار ہیں، اور تو ان پر ایسا فرماں روا مسلّط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے، اس لئے کہ مخلوق پر (اس وقت) ایسی مصیبت پڑی ہے جس کو نہ تیرے سوا کوئی اُٹھا سکتا ہے نہ دُور کر سکتا ہے۔ الٰہی! تو ہماری مصیبت دُور کر دے۔ اے بہت بہت کرم کرنے والے! اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے!

خاتمہ

از تلمیذ مصنف رح

اِس کتاب (حصن حصین) کے مؤلف جو بہت بڑے شیخ اور بڑے بڑے علماء کا مرجع، انبیاء علیہم السلام کے علموں کے وارث، آخری محدث، اپنے زمانہ میں مشرق و مغرب میں یکتا اور بحر و بر میں یگانہ ہیں جنھوں نے اطرافِ عالم میں وہ شہرت و مقبولیت حاصل کی ہے جو آفتاب کو نصف النہار (دوپہر) کے وقت حاصل ہوتی ہے، پاکیزہ کلمات، اور انسانی کمالات، اعلیٰ اور بلند اخلاق اور ملکوتی (فرشتوں جیسی) صفات کے مالک ہیں۔ ہمارے شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن الجزری —— اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں کا فیض تمام عالم کو خصوصاً اُن کے شاگردوں کو پہونچائے —— فرماتے ہیں:

اِس کتاب کا لکھنے والا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری —— اللہ تعالیٰ اس کی غربت (بےکسی اور بےبسی) میں اس پر اپنا فضل و کرم فرمائے، اور اس شدت اور سختی میں اس کی دستگیری فرمائے —— کہتا ہے کہ: میں اس کتاب "حصن حصین" (مستحکم قلعہ) کے انتخاب و ترتیب سے جو درحقیقت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ طیبہ کا (مقدس) مجموعہ ہے ۲۰ ذی الحجہ ۷۹۱ھ بروز یکشنبہ بعد نماز ظہر اپنے مدرسہ میں فارغ ہوا —— جو میں نے ہی دمشق کی ایک بستی عقبۃ الکتان کے سرے پر شہر دمشق کے اندر قائم کیا ہے —— اللہ تعالیٰ اس دمشق کو اور اس کے علاوہ تمام مسلمانوں کے شہروں کو ہر طرح کی آفتوں سے بچائے۔

یہ سطریں میں اُس وقت سپردِ قلم کر رہا ہوں جبکہ شہر دمشق کے تمام (آنے جانے کے راستے اور) دروازے بند کر دیئے گئے ہیں بلکہ پتھروں سے تیغنے لگا دیئے گئے ہیں۔ اور تمام مخلوق (دمشق کے باشندے) فصیلوں پر کھڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں فریاد کر رہے ہیں

اور اہل شہر (چنگیزیوں کے) محاصرہ کی وجہ سے سخت مصیبت میں گرفتار ہیں، شہر میں آب رسانی کا سلسلہ بند کردیا گیا ہے۔ بے بس و بے کس شہریوں کے ہاتھ (بارگاہِ الٰہی میں) اُٹھے ہوئے ہیں۔ شہر کے گردو نواح اور مضافات میں آگ لگادی گئی ہے اور اکثر و بیشتر نواحی بستیوں کو تاخت و تاراج کردیا گیا ہے۔ ہر شخص اپنے جان و مال اور اہل و عیال کی طرف سے خوف زدہ ہے، اپنے گناہوں اور شامتِ اعمال سے سہما ہوا ہے اور اپنے اپنے حسب مقدور اپنے بچاؤ میں سرگرداں ہے (نفسی نفسی کا عالم ہے)

(ایسے وقت میں) میں نے تو اس کتاب کو ہی اپنے لئے پناہ گاہ بنایا ہے، اور صرف اللہ جل شانہ پر بھروسہ کیا ہوا ہے وہی میرے لئے بہت کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

حصن حصین پڑھنے کی اجازت

میں نے اپنی اولاد،

ابوالفتح محمد، ابوبکر احمد، ابوالقاسم علی اور ابوالخیر محمد کو نیز فاطمہ، عائشہ، سلمٰی اور خدیجہ کو اس (حصن حصین) کے ــــ اور اسی کے ساتھ ان تمام احادیث کے جن کا روایت کرنا میرے لئے جائز ہے ــــ مجھ سے (میری طرف منسوب کرکے) روایت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

اسی طرح میں نے اپنے ہم عصروں کو بھی (ان سب کے روایت کرنے کی) اجازت دیدی ہے۔

اور صرف خدائے یگانہ کے لئے ہی (تمامتر) تعریف ہے، اول میں بھی آخر میں بھی، ظاہر میں بھی باطن میں بھی، اور اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ وسلام سرور کائنات محمدؐ اور اُن کے آل و اصحاب پر ہو۔

اے اللہ تو اس (حصن حصین) کے مؤلف کی اور اسکے لکھنے والے کی، پڑھنے کی، اور ان کے حق میں دعاء خیر کرنے والوں کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمادے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ، حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولٰی ونعم النصیر